بہارِ خلد

ترجمہ

شمائلِ ترمذی

سیّد کفایت علی کافی

مرادآبادی علیہ الرحمۃ

نعیمی کتب خانہ

Marfat.com

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم
و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب

کہ ترمذی کے شمائل زبان اردو میں
جو شرح نظم میں کافی نے کی بہر ثواب

بہار خلد

ترجمہ

شمائل ترمذی

بہار خلد رکھا نام تا کہ اہل جہان
پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب

ہزار و سہ صد و شصت و یک سنین ہجری کی
چھپی تھی مطبع سنگیں میں خوشنما و خوشاب

دوبارہ تیرہ سو چون میں اہلسنت کے
پریس قی سی یونس نے جاری کی یہ کتاب

Marfat.com

قصیدۂ فہرست ابواب کتاب بہا رخلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

	تعالیٰ شانہ کا وصف کب لکھنے میں آتا ہے	کہ مشکل یہاں وحشت سے خامہ کھبراتا ہے	ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجاتا	
	کہ تیرے ہی وسیلہ قلم کافی اٹھاتا ہے	سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے	کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے	
۲	بدل اسکو سنو اے عاشقان صورت احمد	باب خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے	۱۴
۹	مناسب ہے بدل سنکر اے نقش نگیں مجھے	باب خاتم النبوۃ	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے	۸
۱۳	یہ گیسو کے شوق گیسو نے کیا کافی کو دیوانہ	باب شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیر ہلاتا ہے	۷
۱۴	طریقہ آپکا تھا جس طرح کنگھے کے کرنیمیں	باب ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حدیثیں ترمذی اس باب میں ویسی ہی لاتا ہے	۵
۱۵	بیان شانہ وتدہین ہو تو ہو چکا کافی	باب شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	اب آگے آپکی پیری کا یہاں ذکر آتا ہے	۸
۱۷	ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضاب کو	باب خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو اب کافی قلم بھی شاخ مہندی بناتا ہے	۴
۱۸	ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمہ نور	باب کحل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو اب ہمکو بھلا کحل الجواہر کب خوش آتا ہے	۵
۲۰	کہوں کیا جند اعلام لباس مصطفائی کا	باب لباس النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن ٹکڑے کراتا ہے	۱۳
۲۳	خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے	باب عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	فقیروں منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے	۲
۲۴	بیان موزہ ہوا ذکر نعلین مبارک ہو	باب خف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	غرض ہم خاکساروں کو یہی چرچا خوش آتا ہے	۱۲
۲۷	بیان خاتم و ذکر تختم کو بھی لکھے	باب خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دل مشتاق یہ تقریب ہمکو سمجھاتا ہے	۸
۲۸		باب تختم النبی صلی اللہ علیہ وسلم		″
۳۰	بہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم	باب سیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دم تیغ زباں کیا کیا نئے جوہر دکھاتا ہے	۴
۳۱	زرہ کے وصف میں تھا مختصر باب جلا گیا	باب درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے	۲
۳۲		باب مغفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم		″
	بجال وصف دستار جناب سرور عالم	باب عمامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے	۵
۳۳	ازار لنگی و تہ بند نام ثوب وہ حد ہے	باب ازار النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جسکی حد و کیفیت میں یہاں یہ باب آتا ہے	۴

Marfat.com

صفحات				
۳۵	نہ دیکھا آہ ان آنکھوں نے رفتار مبارک کو	باب مشیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہی ڈر ہے کہ ہمکو حسرت و افسوس آتا ہے	۳
〃	تقنع میں ہوا وارد جو یہ باب جداگانہ	باب تقنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہاں ایک ہی روایت راوی اخبار لاتا ہے	۱
۳۶	یہ فیض وصف اجلاس شہ لولاک ہے کافی	باب جلسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جو تیری نظم کو اور رنگ شہرت میں بٹھاتا ہے	۳
۳۷	جناب تکیہ گاہ بیکساں کا بالش و تکیہ	باب تکأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہمیں جب یاد آتا ہے تو دل لوٹا ہی جاتا ہے	۴
۳۸	ہوئی مذکور یہانتک تکیہ و بالش کی کیفیت	باب اتکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنو تکیہ لگانیکا اب آگے ذکر آتا ہے	۲
۳۹	بیان اکل و وصف نان و ذکر نانخورش کافی	باب اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سرور کونین کا تمکو سناتا ہے	۴
۴۰		باب خبز النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۸
۴۲		باب ادام النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۲۹
۵۰	وضو ہی نام فعل خاص کا لیکن ہوا ثابت	باب وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام	کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال پاتا ہے	۲
۵۱	جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے	باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الطعام و بعد ما يفرغ منه	کہا کرتے تھے جو کچھ ذکر اب لکھنے میں آتا ہے	۷
۵۲	قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت	باب قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنو اے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے	۲
۵۳	شرف کیونکر نہ اس میوہ کو ہو ثمار جنت پر	باب فاکہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	لعاب لب مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے	۵
۵۴	بذکر وصف آب و طرز آشامیدن حضرت	باب شراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مذاق جان کو کیا لطف و کیفیت دکھاتا ہے	۲
۵۵	-	باب شرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۸
	صبا کیسے تعطر کی خبر لائی ہے گلشن میں	باب تعطر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	گلاب و کیوڑہ آب خجالت میں نہاتا ہے	۶
	کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے	باب کیف کان کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جہل و کفر کے مردوں کو وہ ابتک جلاتا ہے	۳
	لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے	باب ضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جو کنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنساتا ہے	۷
	مزاح و طیب جو آپ فرماتے تھے یاروں سے	باب مزاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہنساتے تھے انہیں ہمکو غم ہجراں رلاتا ہے	۶
	بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی	باب کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشعر	یہاں وہ حال بھی کافی ہو رفیق سناتا ہے	۹
	جناب شان رحمت صورت افسانہ جو باہم	باب کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السمر	کیا کرتے تھے اب احوال لکھنے میں آتا ہے	۲
	بیان خواب اس مصطفیٰ نوم و ذکر استراحت میں	باب نوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سید ابرار کی یہ باب آتا ہے	۶

Marfat.com

۷۴	کیے طاق اٹھائے نخیلہ راہ عبادت کی	باب عبادة النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ کا جو حوصلہ سختی اٹھاتا ہے	۲۰
۸۱	نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے	باب صلوٰۃ الضحیٰ	لکھوں باہم ملا کر دل اپنی رغبت دلاتا ہے	۸
۸۳	رہا جو کچھ رویہ آپکا صوم و نوافل میں	باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بتفصیل وہ بیاں یہاں تمہی کو بتاتا ہے	۱۵
۸۷	قرأت کے بیاں میں اسجگہ حافظ ابو عیسیٰ	باب قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بتصحیح بیاں کیا حدیثیں اب سناتا ہے	۸
۸۸	ہوا ثابت بکائے شاہ محشر سے بخوبی	باب بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ رونا آپکا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے	۶
۹۱	بیان بستر و فرش جناب سرور عالم	باب فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جہاں کے منعموں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے	۲
۹۲	بیاں کس طرح کیجئے آپکے حلم و تواضع کو	باب تواضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے	۱۲
۹۸	جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب	باب خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بیان عظمت اخلاق و حسن خلق آتا ہے	۱۴
۱۰۲	حیا و شرم سنکر افتخار آفرینش کی	باب حیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حیا سے دل عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے	۲
،،	ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا	باب حجامة النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے	۶
۱۰۵	درود و صلوات حرمت سے پڑھنا مناسب ہے	باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آتا ہے	۲
۱۰۶	بیاد عیش خیر المرسلیں کب دل سکیں	باب عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے	۸
۱۱۱	سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی	باب سن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	باضبط روایت بیاں راوی سناتا ہے	۴
۱۱۲	قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم	باب وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جسکا یاد کرنا آج تک ہمکو رلاتا ہے	۱۴
۱۱۹	رسول اللہ کی میراث عین ترک دنیا ہے	باب میراث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	محبوں کو یہ چرچا حب دنیا سے چھڑاتا ہے	۷
۱۲۱	مدد کرتا ہے جسکی طالع بیدار لے کافی	باب رؤیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار پاتا ہے	۸

از شیخ عبد الرحمن حسن

جمع الشمائل ترمذی احسن بصنعه و مقاله	كالدر تجري في شرحه ومحمد بفعاله	في طبعه صرف الهم للأخس بسؤاله
متمسكا بذيل الحسن حسنات جميع خصاله	قطع المبدا يأسه قد انقى نحو باله	تاريخه في ساعة بلغ العلى بكماله ۱۲۹۱ھ

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب خاص و عام	شد از حسن عادات خیر الوریٰ	تو سجاد از بہر طبعش بخواں	بیان صفات حبیب خدا ۱۲۹۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے
کہ مشکل بیدیاں دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجانا
کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود
الٰہی آپ کی الطاف بےحد
سمندر کی بنادیں گر سیاہی
ہر اک بندہ ہو رہین فضل باری
وہ رحمت کیا وجود مصطفیٰ ہے
مجھے شیریں زبانی دے الٰہی
فصاحت ہو سخن میں یہ دعا ہے

نبی کے واسطے اب راہ مقصود
بیاں کب ہوں کروں گر لاکھ میں کد
بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی
(مہربانی خدا)
کسے طاقت کرے نعت شماری
نمود ذات فخر انبیا ہے
کہ ہوں مصروف نعت مصطفائی
فصیحان عرب سے دل لگا ہے

بیان شانی و کافی عطا کر
فقط میں کیا اگر افراد عالم
ہر اک احسان اسکا بے بدل ہے
ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم
سزاوار خطاب پاک لولاک
ملاحت شعر میں میں چاہتا ہوں
ملے میرے سخن کو فیض ارشاد

ثنا خوان جناب مصطفیٰ کر
قلم اشجار کے لیکر ہوں باہم (درختان)
ہر اک انعام فیض لم یزل ہے
ولیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم
ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک
ملیحان عرب کا خاک پا ہوں
بحق احمد (حسینان) و اولاد امجاد (بزرگ)

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے
کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار
کہ جبکے نظم اخلاق نبی کو
زبان ہند میں اسکو سناؤں

سنو اب بندہ کافی کی گفتار
احادیث کتاب ترمذی کو
رلاؤں عاشقوں کو اور ہنساؤں

کہ تھی مدت سے مجھکو یہ تمنا (یعنی خدا)
نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے
رہی یکچند دل ہی دل میں حسرت

یہی تھا روز و شب مقصود اپنا
محبوں کے لیئے آرام جاں ہے
نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

Marfat.com

عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار	کیا جو مشورہ میں عقل کو بار	خرد نے یہ سنایا گوش جانمیں	فراغت غیر ممکن ہو جہانمیں
فراغت کا اگر طالب رہیگا	نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا	غرض اب میں بنام حی قیوم	کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم
نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار	مگر اس راہ میں اللہ ہے یار	اگر تائید پر ہے فضل باری	بزودی ہو گی حل مشکل ہماری
یہ طرز نظم ہے میں نے اٹھایا	کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا	کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے	کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے
کلام مختصر مرغوب پایا	احادیث مکرر کو نہ لایا	نہایت میں نے کی تشویش و دقت	سمائی پر نہ اسناد روایت
نہ آئے راویوں کے نام کیں	فقط باقی رہا یہ کام اس میں	نہیں جائے تعرض اہل انصاف	یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف
کدھر ہیگا کہاں کافی گیا تو	ہو محتاج انصاف سخن گو	تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے	تجھے کیا کام تحسین جہاں سے
کہ یہاں تعریض اور تحسین ہے بے اصل	سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل	کہ فرمایا محمد مصطفےٰ نے	رسول مجتبیٰ خیر الوریٰ نے
کہ سمجھو انما الاعمال کی بات	عمل کو ربط ہے نیات کیساتھ	مدار کار دنیا ہے بہ نیت	مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت
ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی	کہ تا روز قیامت ہو رہائی	الٰہی واسطے خیر الوریٰ کے	ریا و شرک سے ہمکو بچالے

بَابُ مَا جَاءَ فِی خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [۱]

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَكَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ۔

بدل اس کو سنو اے عاشقان صورت احمد / سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے

روایت کی ہے یہ راوی انس نے	نبی کے یار ہمدم ہمنفس نے	کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت	نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت
میانہ وہ قد خیر الوریٰ تھا	درازی اور پستی سے جدا تھا	نہ بے غایت سپید رنگ میں تھی	ملیح محض بھی رنگت نہ انکی
صباحت اور ملاحت دونوں پیدا	میانہ رنگ مثل قد و بالا	وہ فرق پاک پر موی معنبر	نہ ژولیدہ [۲] نہ سیدھی تھی سراسر
غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی	مبرا راستی ژولیدگی سی	ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت	عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

۵۲ اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

۵۳ ازجولیدن بروزن و معنی ولیدن کہ ازہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

Marfat.com

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک	برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک سپیدی موئے ریش و سر میں گو تھی	ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی و لیکن بیس بالو تک نہ پہنچی	تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ

روایت دوسری بھی ہے انس کی بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم	کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے جمال و حسن کی محبوبیوں سے نہ ژولیدہ فقط نہ راست باہم قدم پڑتا تھا آگے وقت رفتار	کہ تھے حضرت میانہ قد و بالا سمائی تھی یہ طرز اعتدالی اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا دلاور کی طرح قوت سے ہر بار	درازی اور پستی سے مبرا نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی دمکتی سرخی کی تھی اسمیں ہویدا

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

برا ابن عازب یار حضرت میانہ قد مگر اس طرح کا تھا کہوں کیا جعد بالوں کا عالم نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر تو اسکی کیجیے ظاہر حقیقت	بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا قد پڑی تھی کان کی لووں تک اُسم جہاں میں انسی احسن اور خوشتر کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت کہ تھی اسمیں خطوط سرخ اکثر	کہ تھے سردار عالم مرد والا بیاں شانوں کی خوبی کیجیے کیا لباس سرخ جسکے زیب تن تھا ہوئی مذکور یاں جو سرخ پوشاک لکھی ہے شارح مشکوۃ یہ بات نہ تھا لیکن تمامی سرخ وہ جامہ	میانہ آپکا تھا قد و بالا فراخی دوش سے تا دوش پیدا کوئی ایسا حسیں ہم نے نہ دیکھا کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک کہ وہ حلہ تو تھا اسطور کے ساتھ

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

روایت دوسری سنیے مناسب کہ میں نے کوئی ذی حلیہ نہ دیکھا جس کے بال کندھوں تک ہوں وہ بکھرے بال فرق پاک پر تھے	کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب لباس سرخ میں زیبندہ ایسا کہ کندھوں تک وہ لٹکے آکر تھے قد والا کا تھا انداز ایسا	برا کا دیکھیے انداز گفتار کہ جیسا حسن تھا خیر الورا کا بہت وسعت میان دوش پیدا درازی اور پستی تھی نہ پیدا	کہ طرز عشق ہے جس سے نمودار رسول اللہ محبوب خدا کا کہ تھی پیوستگی ان میں ہویدا

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ

Marfat.com

وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّاسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّوًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی امام اولیا نے	علی مرتضیٰ شیر خدا نے	کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت	کہ ہو قد مبارک میں طوالت
غرض یوں تھا عیاں شان نبی سے	منزہ ہیں درازی کوتہی سے	کف دست مبارک تھی کشادہ	بطرز وصاف قوت میں زیادہ
قدم میں آپ کے زیبا سطبری	سر عالی باندازِ بزرگی	ہر اک پیوند عضو و استخوانکا	بعنوان بزرگی خوب زیبا
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف	کھنچی موئے مبارک سے بہت صاف	پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پر	قدم آگے ہی کو پڑتے تھے بڑھکر
یہ صورت چال سے انکی عیاں تھی	بلندی سے ہی گویا میل پستی	جمال حسن میں کوئی طرحدار	ندیکھا میں نے اُنسے لگے زنہار
کہوں کیا بعد بھی اُنکے نہ دیکھا	جہاں میں آپ کی مانند رعنا	یہاں اب فکر حسن بے بدل ہے	یہاں کب عاشقونکی جی کو کل ہے

ذرا او کافی آشفتہ احوال — **غزل** — غزل کوئی سنادے ہمکو فی الحال

بہار خلد ہے روئے محمد	نسیم جانفزا روئے محمد	یہی سرو ریاض بے مثالی	قد رعنائی دلجوئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس	وہ اگر دیکھ لے کوئی محمد	کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہو گا	عدیم المثل ہی خوئے محمد
ہمیں ہے وہ جگہ محراب طاعت	جہاں ہی ذکر ابروئے محمد	دل وحشی ہے زنجیریں تڑواتا	بشوق یاد گیسوئے محمد
	بس اب کافی ہی آگے جا نہ آ	کہاں تو اور کہاں روئے محمد	

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بہ فرماتے علی مرتضیٰ ہیں	کہ وصاف جناب مصطفیٰ ہیں	کہ تھا بیحد نہ طول قد اقدس	نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ از بس
میانہ قد سے تھے مخدوم دو عالم	سبھی قوم و قبائل سے معظم	میانہ قد مگر اسطرح کا تھا	کہ تھا مائل درازی کو ذ بالا

Marfat.com

نقط سیدھے نہ پُرخم بال انکے	خمی و راستی کے درمیاں تھے	تنِ عالی نہ فربہ تھا سراسر	رُخِ انور نہ تھا مطلق مدوّر
کچھ اک تدویر بھی لیکن نمایاں	بروئے مقتدائے دین و ایماں	وہ پُرانوار تھی حضرت کی رنگت	سپیدی تھی نہ جسمیں بے نہایت
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی	چمکتا تھا یہ کچھ نورِ تجلّی	سیہ چشمی کا عالم چشم بد دور	درازی غرہ کی نور علیٰ نور
بخوبی و بخورگی بسکہ دلبند	تمامی مرفق و شانہ کے پیوند	نہ اکثر بال تھے حضرت کے تن پر	نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف	کھنچا تھا خطِ مو سینہ سے تا ناف	کفِ دست و کفِ پا بھی ہیں	بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہا ہے اوّلوں شارح نے بجا	بزرگی انگلیوں میں تھی ہویدا	خرام ایسا جنابِ پاک کا تھا	کہ جس سے طرزِ جولانی تھا پیدا
قدم برکندہ تھے حضرت اٹھاتے	زمین پست کو گویا تھے جاتے	اُٹھاتے تھے جدھر کو چشمِ عالی	نظر کرتے تھے حضرت لاابالی
نظر میں نور بیباکی عیاں تھا	نہ وہاں ذرہ دین دنیا کا گماں تھا	میانِ دوش تھی مہرِ نبوت	رسول اللہ تھے ختمِ رسالت
عطا و جود میں تھے اجود الناس	بکرنے تھی کبھی دینے میں وسواس	لب و لہجہ مزین راستی سے	بجا ہے یعنی صادق انکو کہیے
ملائم خو نہایت نرم گفتار	بفرطِ مکرمت یاروں کے غمخوار	اُنھیں جو دیکھتا ناگاہ انساں	جلالِ شان سے ہوتا ہراساں
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو سے	تو رکھتا دوست انکو ہر کسو سے	جمال و حسن کا عالم کہوں کیا	کہے تھا مدح خوانِ خیرِ الورا کا
کہ کیا حسنِ جنابِ مصطفےٰ تھا	کہ ان جیسا کوئی میں نے نہ دیکھا	نظیرِ حسنِ احمد کوئی خوش رو	نظر آیا نہ اُس سے قبل مجھ کو
پس و پیدا حضرت بھی جہاں میں	نہ دیکھا کوئی گل اِس گلستاں میں	نزولِ رحمت و صلِ الٰہی	بروئے پاک و حسنِ مصطفائی

مج عن الحسن بن علي قال سألت تعالى هند بن ابي هالة وكان وصافا عن حلية النبي صلى الله
عليه وسلم وانا اشتهي ان يصف لي منها شيئا اتعلق به فقال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر اطول من المربوع واقصر
من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر ان انفرقت عقيقته فرق والا فلا يجاوز شعره
شحمة اذنيه اذا هو وفره ازهر اللون واسع الجبين ازج الحواجب سوابغ في غير قرن
بينهما عرق يدره الغضب اقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله اشم كث
اللحية سهل الخدين ضليع الفم مفلج الاسنان دقيق المسربة كان عنقه جيد دمية في صفاء
الفضة معتدل الخلق بادن متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين
المنكبين ضخم الكراديس انور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري كالخط عاري
الثديين والبطن مما سوى ذلك اشعر الذراعين والمنكبين واعالي الصدر طويل الزندين

Marfat.com

رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيعَ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفا نے	حسن سبط رسولِ مجتبیٰ نے	کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال	رسول اللہ کا تھا واصف احوال
کیا میں نے سوال اُس باخبر سے	خبر دے حلیۂ خیر البشر سے	کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا بجد	بیاں کر کچھ تو حالِ جد امجد
غرض میری یہ ہے سنکر وہ احوال	کروں جو ہو سکے اسناد اعمال	کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اسدم	رسول اللہ تھے فخیم مفخم
نگاہوں میں وہ یعنی خوش سیر تھے	دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے	تجلی روئے انور پر درخشاں	کہ جیسے چودویں کا چاند تاباں
میانہ کب قدِ خیر الوریٰ تھا	میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا	اگر کوتاہ کہئے تھا نہ کوتاہ	غرض یہاں کیفیت نے گم کیا راہ
قد و بالا کا تھا اُنکے یہ عالم	میانہ سے دراز اطول سے کچھ کم	بزرگی تھی سرِ عالی میں پیدا	نہایت حسن موزونی ہویدا
خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی	کچھ اک جو لیدگی لیکن بہم تھی	بکھرتے تھی جو فرقِ پاک بال	دو فرقہ انکو کر دیتے تھے فی الحال
اگر از خود نہ بال اُنکے بکھرتے	تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے	بحال وفرہ سر کے بال انکے	گزرتے نرمہ گوش سے تھے
درخشانی کا عالم رنگ میں تھا	کشادہ تھی جبینِ عالم آرا	مقوس دونوں ابروئے مقدس	مقدس دونوں ابروئے مقدس
بانداز مناسب طاق ابرو	نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو	عجب خمدار و باریک مطول	بخوبی طاق تھا ثانی و اول
میان ابروان اک رگ نمایاں	بوقت غصہ ہو جاتے درخشاں	کہوں کیا خندہ بینی کا عالم	کہ تھے نور و نکے شعلے جس سے توام
معلے بینی خیر البشر تھی	باندازِ بلندی جلوہ گر تھی	جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا	بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا
حقیقت میں بلندی تھی نہ چنداں	مگر تھی وہ شعاع روئے رخشاں	خط رخسار کا عالم کہوں کیا	محاسن میں بہت انبوہ پیدا
ملائم آپکے رخسار دونوں	بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو	بزیبائے کشادہ وہ دہن تھا	کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا
کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ	سپید و صاف آپس میں کشادہ	دقیق المسربہ یعنی خط مو	کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گلبو
بوصف گردنِ شایان معراج	کہا راوی نے تمثل صورت عاج	مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی	بشکل نقرہ بانورِ ضیا تھی
کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا	بوضع خود مناسب اور زیبا	بخوبی تھے تناور فخر عالم	تمامی عضو تن مربوط باہم
شکم سینہ صفائی میں برابر	مگر سینہ عریض و بہن خوشتر	فراخی دونوں شانوں میں عیاں تھی	سراسر استخواں میں تھی بزرگی
بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا	درخشندہ وہ نور پاک سے تھا	یہ کس کے حسن کا چرچہ ہوا ہے	دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے

Marfat.com

سنی تعریف کس نوربدن کی	کہ ہی آمد بہار ہوا نہ بن کی	دل مشتاق نے پایا بہانہ	غزل پڑھتا ہی طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا آپکا کان تجلی	عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی	تصور کس کی صورتکا بندھا ہے	کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کی نورجبیں کو	بجا ہی گر کہیں جان تجلی	رخ پر نور پر بالونکا عالم	بہار سنبلستان تجلی
بر و دوش و سر و دست مبارک	ستون نور از کان تجلی	قد حالی بحسن اعتدالی	سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم	در دنداں کا لمعان تجلی	نکلنے سے ہوا پٹکے کے تابت	کمر تھی برق جولان تجلی
	نہ دیکھا آہ دیدار مبارک	رہا کافی کو ارمان تجلی	

بس ابکافی ذرا تو ہوش میں آ	کہ ہی ختم روایت کا ارادا	گلوئے پاک سے تا ناف والا	خط مو تھا کھنچا باریک زیبا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر	معرا مو سے تھا صافی برابر	کلائی دونوں شانے اور بازو	مزین تھی بزیب کثرت مو
وہ انکی صدر حالی کی بلندی	خط موسی کی تھی ارجمندی	طویل انگشت دونو دست والا	کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی اس کف پا میں عیاں تھی	نمایاں دونوں قدمونمیں بزرگی	کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا	لقب ہی سائل الاطراف جنکا
کہا یا شابل الاطراف کافی	کہ حاصل انگلیونکو تھی بزرگی	یہاں جو سائل و شابل کو لایا	ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا
کف پا میں سمائی تھی بغبی	کہ رہتی تھی زمین پر سے ذرا نچی	ہوا وارد بوصف پاکے اقدس	کہ تھی پائے مبارک نرم و املس
جدا رہتے زمین سے یوں کف پا	کہ پانی اسکے نیچے سے گزرتا	زمین پر جب خراماں آپ جاتے	قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے
انھیں ہوتا خیال سیل بشیبن	بنرمی راہ جاتے سرور دین	ہوا یہ حال وارد باخبار	کہ جسدم آپ جاتے تند رفتار
تو اسدم تھے عیاں یہ صاف معنی	بلندی سے ہی گویا سیل پستی	انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا	نظر کرتے تھے حضرت بے محابا
بہت رہتے تھی آنکھونکو جھکائے	نظر یعنی سوئے باطن لگائے	زمین اکثر مشرف تھی نظر سے	فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
تامل سوچ تھا کیا ہے نظر میں	لحاظ انکے سمایا تھا بصر میں	بیاں کرتا ہی راوی اور یہ بات	کہ ہوتے آپکے اصحاب جب سات
تو یہ ارشاد فرماتے تھی حضرت	چلو تم مجھ سے آگے کر کے سبقت	عجب اخلاق تھی خیر الوریٰ کے	کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے
سنو یہ اور عادت مصطفیٰ کی	کہ ہوتا جو کوئی ان سے ملاقی	جناب پاک کرتے اسکو جو تکلم	بتقدیم سلام دین اسلام

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ

بیان جابر نے کی شیریں زباں نے	ہمیں یہ ذکر ہی رحمت کی آیت	ضلیع الفم کہا خیر الوریٰ کے	بزرگی تھی دہن میں یعنی انکے
ہوا مذکور لفظ اشکل العین	بوصف چشم پاک جد حسنین	کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی	سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی

بیان ہوتا نہیں خوبی کا عالم	سپیدی اور وہ سرخی کا عالم	سبک کم گوشت ایڑی آپکی تھی	یہ ہے تفسیر منہوس العقب کی

ح ۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ أَضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے	کہ سنتا تو نکا دل تڑپا گئی ہے	کہ دیکھا میں نے جو خیر البشر کو	شب مہتاب میں شکل قمر کو
کہا تھا حلہ حمرا بدن میں	لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں	مری کچھ اس گھڑی مضطر نظر تھی	کبھی انپر کبھی سوئے قمر تھی
بتحقیق سخن نزدیک میرے	رسول اللہ احسن تھے قمر سے	کیا یہاں شوق ذکا فی تقاضا	کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے	منہ تو دیکھو کہ ترے منہ کی مقابل ہووے	آہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید	دعوی نور سے خجلت اسے حاصل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر	آپکے آگے ٹھہرنا اسے مشکل ہووے	شان اجلال یہ آجائیں اگر وہ رخسار	اسکو طاقت ہے کہ اس وقت مقابل ہووے
یہاں خوش آیا نہیں حسن ذکر گل عارض کی	نغمہ عود ہو یا صوت عنادل ہووے	ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر ڈالے	جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
آہ برباد نہ یوں جائے مرا نالہ آہ	آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے	اب تو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبراتا ہے	یا الہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
لائیں گر آپکی تصویر نکیر و منکر	کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے	ہے تمنا یہی دن رات کہ روز محشر	دست کافی میں ترا پایہ محمل ہووے

ح ۱۰ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحق ہے اک مرد راوی	روایت اسنے کی ہے سطر حلی	کہ اصحابو نمیں ہیں جو ابن عازب	کوئی اسنے ہوا آکر مخاطب
کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو	خبردار جمال با صفا ہو	بتاؤ کیفیت روئے نبی کی	کرو تعریف شکل احمدی کی
کہ روئے پاک محبوب خدا کا	بشکل سیف کہیے فی المثل تھا	کہا اس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا	وہ روئے پاک بل مثل قمر تھا

ح ۱۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ نے بیاں کی	زباں وصف نبی میں درفشاں کی	کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام	سپید و صاف گویا نقرہ خام
	کچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی	ہویدہ تھی ادا جو لیدہ پن کی	

ح ۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ

Marfat.com

شبہًا صاحبکم یعنی نفسہٗ ورأیت جبرئیل فاذا اقرب من رأیت بہ شبہًا دحیۃ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار	یہاں اس طرح سے کرتے ہیں گفتار	کہ فرمایا امام مرسلاں نے	کہا ہے سرور کون و مکاں نے
کہ دکھلائے گئے مجھ کو نبی سب	کلیم اللہ پر آئے نظر جب	انھیں ناگاہ اس صورت میں پایا	شنوءہ کے تھے اشخاص گویا
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا	شبیہ عروہ بن مسعود پایا	خلیل اللہ ابراہیم فی الفور	نظر یوں آئے گر اب کیجیے غور
تو انکی مثل ہیں صاحب تمہارا	کیا اپنی جانب کو اشارہ	کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا	خلیل اللہ کی صورت ہویدا
نظر کی اور جو روح الامیں پر	اسے ناگاہ دیکھا پیش منظر	تو اسکی شکل کی تشبیہ شایاں	ہے شکل دحیہ کلبی نمایاں

۳ح عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد رآہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہیں یہ جریری	روایت یہاں ہوئی ہے اس سے مروی	وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا	کلام بوطفیل اس طرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں اس محترم نے	رسول اللہ کو دیکھا ہے ہمنے	نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر	بجز میرے کوئی یار پیمبر
کیا یہ عرض میں نے اس ولی سے	مشرف کیجیے وصف نبی سے	کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا	عجب شکل سمن صافی بدن تھا
تماشے تھے توسط کے یہ اطوار	صباحت میں ملاحت تھی نمودار	سلام اللہ کا خیر الوریٰ پر	رسول اللہ محبوب خدا پر

۴ح عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس	نبی کے ابن عم وہ افصح الناس	کہ دونوں آپکے دندان پیشیں	جدا آپس سے تھے بخشندہ آئیں
کچھ ایسا فرق تھا دانتوں میں پیدا	کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا	بہنگام تکلم بات کے سات	نظر آتے تھے کیا انوار لمعات
	عجائب فرق تھا دانتوں میں انکے	نمایاں جس سے تھے نور انکے شعلے	

باب ما جاء فی خاتم النبوۃ

یہ باب بیچ مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیث ہیں

۱ح عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذہبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضأ فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا ہو مثل زر الحجلۃ

مناسب ہے دل سنکر اسے نقش نگیں کیجیے	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

Marfat.com

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیاں کرتا تھا یہ احوال سائب	رسول اللہ کا اجلال سائب
کہ مجھ کو میری خالہ سات لیکر	گئی سوئے قسیم حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض تم سے شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب سکو غمناک	شفیق دردمنداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میری واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کی یعنی اس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش والا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	سنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	یہاں شارح نے کی دو طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پرواز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

یہاں کرتا ہے اک راوی بقول	کلام جابر سمرہ کو منقول	کہا اس نے کہ خاتم میں نے دیکھی	رسول اللہ کے کندھوں میں دیکھی
برنگ	برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	

۳ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رمیثہ نے بیاں ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپکا کہنا سنا ہے	اگر اس وقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپ کی اس صنع پر تھی	کہ مابین دو شانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا وقت سماعت	کہ لیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے اس دم	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	ہلا اس کے لئے ہے عرش رحمان	

۴ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ عَلِيٌّ إِذْ وَصَفَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	باوصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل الذیل اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دو شانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

۵ عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ أَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

Marfat.com

ابو زید عمرو ابن اخطب انصار	رسول اللہ کا یار مددگار	بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایت	کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت
کہ اے بوزید میرے پاس آ تو	ذرا کر مسح پشت مصطفیٰ کو	یہ سنکر بات میں نے پاس آکر	پھرایا ہاتھ پشت باصفا پر
کہ آئیں انگلیاں میری یکایک	بروئے خاتم مہر نبوت	یہاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا	کہ بوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا
کہ تھی کسطرح کی حضرت کی خاتم			کہا مجتمع تھے مو گرد باہم

٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامَةٍ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے	کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے	کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے	یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ سلمان آپکی خدمت میں آیا	چھوہاروں کا بھرا اک خوان لایا	یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت	کہ جب سوئے مدینہ آئے حضرت
رکھا اس خوان کو حضرت کے آگے	کہا حضرت نے مرد فارسی سے	کہ اے سلماں تو یہ کیا چیز لایا	کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا
کیا ہے میں نے اس صدقہ کو حاضر	تمہارے واسطے یاروں کی خاطر	کیا ارشاد حضرت نے کہ سلمان	اٹھا لے اب چھوہاروں کا تو یہ خوان
کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو صلا	یہ سنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا	پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر	رکھا حضرت کے آگے خوان لاکر
کیا پھر آپنے ارشاد کیا ہے	کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے	کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ	ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ
پھر اس کے بعد سلماں نے نظر کی	بسوئے خاتم خیر البشر کی	وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی	کہ پشت صاحب لولاک پر تھی
ہوئے سلمان مشرف بایمان	کہ لائے آپ پر ایمان سلمان	وہ سلماں تھے جو مملوک یہودی	کچھ اک قیمت معین کر کے ان کی
رسول اللہ نے ان کو خریدا	ثمن دی اور یہ مشروط ٹھہرا	کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار	جہودوں کے لیے کر دیویں تیار

وہ نخلستاں نہ جبتک بار دیوے	نہ اُسکا قابل خوردن ثمر ہو	رہی مصروف کار و بار سلمان	نہ بیٹھی اِس جگہ بیکار سلمان
غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا	بدست پاک نخلستاں لگایا	مگر اک نخل خرما کو عمر نے	جمایا باغ میں اُس خوش سیر نے
کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال	پھلا پھولا وہ نخلستاں اسی سال	مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا	کہ جسکو تھا عمر نے وہاں لگایا
رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار	نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار	عمر نے اِس حقیقت کو سنایا	یہ نخلہ ایک تھا میں نے لگایا
اکھاڑا آپ نے نخل عمر کو	لگایا اپنے ہاتھوں وہاں شجر کو	دکھایا دست معجز نے یہ اجلال	پھلا پھولا وہ نخلہ بس اسی سال

ح۷ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَہْرِہٖ بَضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ

روایت ہے ابی نصرہ سے منقول	کہ فرماتا ہے یوں وہ مرد مقبول	کہ تھی جو بو سعید باسعادت	یہ اُن سے میں نے پوچھی تھی حقیقت
کہ حال خاتم حضرت بتاؤ	بیاں مہر نبوت کا سناؤ	جواب ایسا دیا اُس خوش سیر نے	ندیم مجلس خیر البشر نے
کہ خاتم تھی میان پشت زیبا	کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا	وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پہ تھا	نمایان و ممیز سر بسر تھا

ح۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ
اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ہٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَہْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ
عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَہَا خِیْلَانٌ کَاَنَّہَا ثَآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ
وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

روایت اب وہ ہوتی ہے قلمبند	کہ راوی جس کا ہے سرجس کا فرزند	رکھا تھا نام عبد اللہ اُس کا	سنو یہ قصہ دلخواہ اُس کا
بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا	کہ میں نزد رسول اللہ آیا	جناب شان رحمت اُس گھڑی تھی	میان مجمع اصحاب بیٹھی
فدرت ہکذا یعنی کہ ذرا	کیا یوں میں نے گرد پشت والا	ہوئے جب آپ اِس معنی سے آگاہ	کہ تھی مہر نبوت کی مجھے چاہ
ردا پشت مبارک سے گرا دی	تو جائے مہر میں نے دیکھ پائی	ہوئی اُس مہر کی مجھکو زیارت	کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت
نمایاں مثل مشت دست خاتم	کچھ اک تل اُس کے گرداگرد باہم	تلونکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل	سر پستان تھی گویا وہ ثالیل
پھرا پیچھے سے جب میں کرکے دورا	رسول اللہ کے آگے کو آیا	کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے	کہا مجھکو بھی ہاں وہ مغفرت دے
کہی پھر قوم نے یہ بات مجھکو	دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھکو	کہا میں نے کہ ہاں مجھکو دعا دی	تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی
	پڑھی پھر میں نے ازبہر حضرت	یہ واستغفر لذنبک ساری آیت	

Marfat.com

باب ہم بیچ بیان موئے مبارک رسول اللہ | وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ | [illegible] آئی ہیں ۱۲ احادیث

اور گناہ بخشوا تو اپنی امت کے و مغفرت چاہ تو سب مومن مرد اور عورتوں کے واسطے

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کافی کو دیوانہ		کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے	
اب انس موئے مبارک کا بیاں ہے	کہ رنگ سنبل باغ جناں ہے	انس نے زلف لیلائے سخن کو	کیا اس طرح سے ہے عنبری بو
کہ موئے مشکبو خیر الوریٰ کی	رسول اللہ محبوب خدا کی	بنصف گوشہائے پاک تک تھی	غرض یہ ہے کہ یونہی انسنے دیکھی

کہا جاتا ہے نظر و نیں وہ عالم — **غزل** — کہاں آنکھوں سے کافی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے	گل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے	ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے	داغ حرمان دل مجزوں سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے	دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے	پائے قدس ہی اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو	روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آجاتی	چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے	خواب میں دولت بیدار ہی ملتی واگر	بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے	دھجیاں جیب گریباں کی اڑاتے جاتے	دست صیاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح	چمن کوچہ دلبر ہی کو جاتے جاتے
	کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے	لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	

۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں	کہ وہ محبوب خیر الوریٰ ہیں	بیاں کرتی ہیں وہ اس طرح کی بات	کہ تھی میں غسل کرتی آپکے سات
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن	کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن	بیاں موئے مبارک کا کیا حال	کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھی بال
	فرو تر یعنی نرمہ گوش سے تھی	کچھ اک اونچی مبارک دوش سے تھی	

۳ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

برا فرزند عازب کی روایت	دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت	کہ تھی حضرت ببالائی میانہ	فراخی انکی مابین دو شانہ
	کچھ ایسے موئے اطہر آپکے تھے	کہ نرمہ گوش تک وہ آرہے تھے	

۴ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

یہ بیچ گنگھری نہ سیدھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے — قَالَ لَمْ یَکُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ کَانَ یَبْلُغُ شَعْرُہٗ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ

قتادہ ایک راوی معتبر ہے	انس سے اسکو اسناد خبر ہے	کہا اسنے کہا میں نے انس سے	کہ موئے فرق تھے حضرت کے کیسے
انس نے یہ کیا اظہار احوال	نہ تھے جولیدہ مطلق آپکے بال	کہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے	خمی و راستی کے درمیاں تھے
	پہنچتے تھے رسول اللہ کے بال	بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال	

٥ ح عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا مَکَّۃَ قَدْمَۃً وَلَہٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ

ابوطالب کی بیٹی ام ہانی	بیاں کرتی ہیں با صدق زبانی	کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے	ہمارے یہاں نبی تشریف لائے
	کیا تھا موئے سر کو چار گیسو	کہ تھے بافیض اسدن آپکے مو	

٦ ح عَنْ اَنَسٍ اَنَّ شَعْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ

انس سے اور ہے منقول یہ حال	کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال	کہ نصف گوشہائے پاک تک تھے	بگوش صاحب لولاک تک تھے

٧ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْدُلُ شَعْرَہٗ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُؤُسَھُمْ وَکَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدُلُوْنَ رُؤُسَھُمْ وَکَانَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ بِشَیْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ

یہاں سے ہے بیان ابن عباس	بیان در فشان ابن عباس	کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں	سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے	جبین و پشت پہ پڑتے بکھر کے	وہاں تھے مشرکان زشت زندیق	کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
دو حصہ کر کے یعنی موئے سر کو	جدا کر دیتے تھے ادھر ادھر کو	وہاں اہل کتاب از روئے ترجیل	کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
محبت تھی رسول اللہ رکھتے	موافق ہونے میں اہل کتب سے	نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا	کیا کرتے تھے حضرت سات انکا
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال	کئے دو حصے فرق پاک کے بال	نکالی مانگ یعنی موئے سر میں	جدائی کی عیاں شام و سحر میں

٨ ح عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ اَرْبَعٍ

مجاہد نام ہے جو ایک راوی	یہ اس نے ام ہانی سے خبر دی	کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے	جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
بیاں کرنے میں احوال غدائر	کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر	جناب مصطفے نے موئے سر کو	کیا تھا چار گیسو بافتہ ہو

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

١ ح عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

Marfat.com

طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں
حدیثیں ترمذی اس باب میں ویسی ہی لاتا ہے

کروں کیا وصف ام مومناں کا
جناب عائشہ صادق زباں کا
کہیں در حالت عذر زمانہ
کہ عورت سے نہ امر دین چھپایا
کیا کرتی سر حضرت میں شانہ
صریحاً مسئلہ اُسکو بتایا

۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہے
کہ وہ خادم جناب پاک کا ہے
رسول اللہ کی ایک ایک عادت
ہمارے واسطے ٹھہری عبادت
انھیں مرغوب تھی روغن کی کثرت
بہت محبوب تھی روغن کی کثرت
رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر
کہ جس سے بو نچھتے موئے معنبر
یہ باعث کثرت تدہین کا تھا
بیان کرتا ہے عادات نبی کو
خوش آتا ہے بہت یہ کرجی کو
یہ عادت بھی ہوئی وا ذخبر میں
کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں
یہ بھی حضرت کی خوئے جاودانہ
محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ
جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن
وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن
وہ کپڑا ثوب زیاتاں ہوا تھا

۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ اِنْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے
جناب عائشہ صادق زباں سے
یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں
یمیں سے شانہ کرتے آپ مو میں
کہ رکھتے دوست تھے حضرت یمیں کو
بہت کاموں میں سمت راستیں کو
یمیں سے ابتدا غسل کرتے
یمیں سے کفش میں وہ پانو دھرتے

۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے
کہ یار صحبت خیر البشر ہے
کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ
کہا اُسنے کہ حضرت نے نہی کی
کریں ہاں ایکدن کے بعد شانہ
نہی یعنی یہ ہے حضرت نبی کی

۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ

حمید عبد رحمن نے کہا ہے
کہ ایسے شخص سے میں نے سنا ہے
کہ بتحقیق عادت آپکی تھی
کہ حضرت کی اُسے صحبت تھی حاصل
وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگھی
بیاں کرتا تھا یوں وہ مرد ناقل

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موئے مبارکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

قال لم يبلغ ذلك انما كان شيئا في صدغيه ولكن ابو بكر خضب بالحناء والكتم شيبا

بیان شانہ و تدہین مو تو ہو چکا کافی	اب آگے آپ کی پیری کا بیاں کو رآتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے	انس سے یہ روایت اُنسی کی ہے	کہا اُسنے انس سے ہم نے پوچھا	خضاب مو بھی حضرت نے کیا تھا
انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت	کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت	سوا اسکے نہیں موئے بنی میں	سپیدی کچھ نمایاں کنپٹی میں
ولیکن حضرت بوبکر صدیق	کہ ہو راضی خدا اُس سے بہ تحقیق	اُنھوں نے یوں خضاب مو کیا تھا	کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تھا

ح ۲ عن انس قال ما عددت في راس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحيته الا اربع عشرة شعرة بيضاء

انس سے ہم کو اک اُنس دلی ہے	عجب وہ واقف حال نبی ہے	بیاں کرتا ہے وہ ایسی روایت	عیاں ہے جس سے انداز محبت
کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی	جناب سرور عالم کے آئی	کیا میں نے جو گننے کا ارادہ	نہ پائے بال چودہ سے زیادہ
	سر و ریش مبارک میں سپیدی	جو کی تعداد میں نے اسقدر تھی	

ح ۳ عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا دهن راسه لم ير منه شيب فاذا لم يدهن رؤي منه

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے	کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے	کہ پوچھا پوچھنے والے نے ان سے	کہ حال پیری حضرت بتا دے
کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے	کہ جب دہن تھے وہ سر میں کرتے	نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں	کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر میں
جو ہوتا اتفاق ایسا بھی انکو	کہ بے تدہین رہتے آپکے مو	تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر	بفرق پاک بس شفاف ظاہر

ح ۴ عن نافع عن ابن عمر قال انما كان شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوا من عشرين شعرة بيضاء

کیا آگاہ نافع نے خبر سے	خبر اُسنے سنی ابن عمر سے	کہ کہتے تھے سوا اسکے نہیں حال	کہ تھا یہ آپکی پیری کا احوال
	کہ یعنی اُنکو جب آئی سپیدی	قریب بیس مو پائی سپیدی	

ح ۵ عن ابن عباس قال قال ابو بكر يا رسول الله قد شبت قال صلى الله عليه وسلم شيبتني هود والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون واذا الشمس كورت

فقیہوں میں علم میں ابن عباس	نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس	بیاں کرتے ہیں احوال تحقیق	کہ یار غار وہ بوبکر صدیق
جناب سرور عالم سے بولے	وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے	کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو	بڑھاپا آ گیا تحقیق تم کو
جواب اُنکو دیا حضرت نے فی الحال	کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال	بنایا مجھ کو سورہ ہود نے پیر	کیا ہے ہول الواقعہ نے دلگیر
امور مرسلات و سورہ عم	دکھاتے ہیں مجھے پیری کا عالم	کہوں کیا حال شمس کورت کا	کہ جسکے ہول سے آیا بڑھاپا

Marfat.com

ح ۶ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاکَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَّاَخَوَاتُھَا

روایت کر گیا ہے بو جحیفہ	ہمارا رہنما ہے بو جحیفہ	بیاں کرتا ہی وہ شیر بن عباد	کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں ہمکو جو ہم	عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم	کیا ارشاد ختم الانبیا نے	جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
	کہ سورہ ہود اور بہنوں نے انکی	دکھایا مجکو یہ ہنگام پیری	

ح ۷ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِّیْ
قَالَ فَاُرِیْتُہٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ ھٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا	مرا بیٹا تھا میرے ساتھ اسدم	کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جسدم انکو دیکھا	نبی اللہ ھذا ابی محابا	رسول اللہ کے اُس وقت تک	وہاں ملبوس تھی دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی	بیان ہوتی نہیں خوبی بدنکی	یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا	کہ مجبور ہوگئے دل نے جوش کھائے
نہ دیکھا آہ اُس زیبیدہ تن کو	ہری پوشاک میں رشک چمن کو	نہ دیکھی آہ صورت مصطفیٰ کی	رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب آنکھ کا پھوڑنا کام	کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام	بیاں کرتا ہے راوی حال ہو کو	نبی کے موے اطہر مشکبو کو
کہ تھا اُن پر نمایاں شیب کا حال	مگر سرخی لئے تھے آپ کے بال	ہوا ثابت باندازِ سپیدی	کہ وہ سرخی تھی آغاز سپیدی

ح ۸ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَکَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِہٖ اِذَا ادَّھَنَ وَارَاھُنَّ الدُّھْنُ

سماک حرب سے ہے قول منقول	کہ جابر یوں ہوا ایک مسؤل	کسی سائل نے پوچھا یعنی اس سے	کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار	غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار	جواب ایسا دیا جابر نے اُس کو	نہ تھے ایسے تو سر میں آپکے مو
مگر تھے انکی فرق میں کچھ ایک بال	کہ تھا اُن پر عیاں کس طرح کا حال	کیا کرتے مگر تدہین جس دن	سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے خضاب لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۔۔

ح ۱ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُکَ
ھٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی
ھٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

Marfat.com

اراده ہے جو لکھنے کا مضامینِ خضابی کے ۔ تو اب کاتبِ قلم بھی شاخِ منہدی سے بنا ہے

الو رمثہ نے کی رنگین روایت ۔ کہ آیا میں سوئے ختم رسالت ۔ مرا فرزند تھا ہمراہ میرے ۔ کہ فرمانے لگے یوں آپ مجھے

یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں ۔ گواہی کا ہوں اسپر خوشحال ۔ جواب ایسا دیا باخیر الورا نے ۔ جنابِ شافعِ روز جزا نے

خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہرچند ۔ نہ ہوے تو بھی خائن بہر فرزند ۔ کہا راوی نے بس میں نے جو دیکھا ۔ نمایاں شیب احمر آپ کا تھا

یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر ۔ کہ ہے اس بات میں احسن یہ تقریر ۔ مگر ہے اور روشن تر روایت ۔ کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بوہریرہ سے کسی نے ۔ کیا تھا کیا خضاب مو کسی نے ۔ جواب اسطرح کا سائل نے پایا ۔ کہ حضرت نے خضاب مو کیا تھا

۳ عَنِ الْجَهْدَمَةِ امْرَأَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْ قَالَ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِيْ هٰذَا الشَّيْخُ

ہوئی مروی روایت جہدمہ سے ۔ بشیرِ خوشخبر کی اہلیہ سے ۔ کہا اس نے کہ حال اسطرح کا تھا ۔ رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا

نکلتی تھی جناب پاک گھر سے ۔ وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے ۔ جھٹکتے تھے وہ اپنی موئے سر کو ۔ کہ آپ غسل سے تھے تر بتر مو

ملی کچھ چیز تھی بر فرق والا ۔ کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا ۔ کہا راوی نے یا رنگ حنا ہے ۔ اثر فرق مبارک پر تھا یعنے

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے یہ حال ۔ رسول اللہ کا مخضوب تھا بال ۔ بیاں کرتا ہے یہاں یہ بات حماد ۔ کہ عبد اللہ سے ہے اسکو اسناد

وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو ۔ انس کے پاس دیکھا آپکا مو ۔ غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال ۔ بیاں کرتا تھا عبد اللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۵ حدیثیں ہیں

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصفِ سرمۂ اثمد ۔ تو اب ہم کو بھلا کحلِ جواہر کب خوش آتا ہے

عبد اللہ سے وارد خبر ہے ۔ ہمارے واسطے نور بصر ہے ۔ بیاں کرتے ہیں حضرت کی زبانی ۔ کہ دو آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

کہ بس تحقیق وہ سرمہ بانساں
بیاں کرتے ہیں یہی ابن عباس

بصارت کے تئیں کرتا ہے تاباں
کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس
دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت

وہ سرمہ موے مژگاں ہے جماتا
اسی سے آپ لیتے تھے سرمہ
ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت

بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا
ہمیشہ رات کو دیتے تھے سرمہ

۲ ح عن بن عباس رضی اللہ عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن ھارون فی حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ تکتحل منہا عند النوم ثلثا فی کل عین.

کہا عباس کے دانا پسر نے
یہ تھا ہنگام خفتن انکا معمول
محدث ہے یزید ابن ہارون

خبیر حال اخبار و سیر نے
کہ پیش از خواب کرتے چشم مکحول
ادا اُسنے کیا یہ اور مضمون
لگا لیتے تھے میل سرمہ بھر کر

کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے
ہر اک چشم منور میں سہ کرت
کہ تھی اک سرمہ دانی از بہر حضرت
مکرر تین تین آنکھوں کے اندر

مبارک چشم میں سرمہ لگاتے
لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت
اسی سے آپ وقت استراحت

۳ ح عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

کہا ہے جابر روشن بیاں نے

کہ فرمایا رسول انس و جاں نے
کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو

کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو
جماتا ہے وہ سرمہ مژہ کے مو

رہو دیتے بوقت خواب مانو

۴ ح عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر

سنو اب یہ کلام ابن عباس
کہا یعنی یہ چشم عرب نے
ضیا نور نظر کو اس سے حاصل

کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ الناس
جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

رسول اللہ کے بھائی چچا زاد
کہ اثمد بہترین توتیا ہے

زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد
تمہارے واسطے کحل صفا ہے
نمود موے مژگاں اس سے کامل

۵ ح عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

خبر منقول ہے ابن عمر سے
کہ یعنی تم یہ میری بات مانو

ندیم مجلس خیر البشر سے
سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو
نظر پانی ہے بس تائید اس سے

کہا فرزند یار مصطفےٰ نے
کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے
مژہ کے واسطے تاکید اس سے

کہ فرمایا رسول مجتبیٰ نے
بصر کے واسطے عین جلا ہے

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِی لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں — اور اس میں ۱۳ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ﴿ح﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا		یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن ٹکڑے اڑاتا ہے	
زبان خامہ یہاں شق بیدہ سر ہے	کہ ذکر کسوت خیر البشر ہے	یہ کس پوشاک کا مذکور آیا	کہ سنتا تو نکے دل نے جوش کھایا
یہ حضرت ام سلمہ کی روایت	دل صدچاک کو دیتی ہے راحت	کہ حضرت کو سبھی پوشاک تن سے	محبت تھی زیادہ پیرہن سے

۲ ﴿ح﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی	کہ تھی اسطرح فرماتی وہ بی بی	بیان آستین پیرہن میں	یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں
	کہ حد آستین حضرت نبی کی	بحد بند دست پاک تک تھی	

۳ ﴿ح﴾ عَنْ قُرَّۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ مُّزَیْنَۃَ لِنُبَایِعَہٗ اِنَّ قَمِیْصَہٗ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِیْصِہٖ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ جَیْبِ قَمِیْصِہٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرتا ہے قرہ حال اپنا	کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا	ہوا حاضر حضور با صفا میں	جناب مستطاب مصطفا میں
مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص	انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص	ہوئے تھے اس لئے ہم آکے موجود	رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود
بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا	قمیص سرور عالم کھلا تھا	کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ	کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ
بہر صورت یہ ہے مطلب ہویدا	کہ تھا اس دم گریباں آپکا وا	میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے	گریباں میں قمیص مصطفا کے
دیا بوسہ بروئے خاتم پاک	ہوا یعنی بایں دولت شرفناک	یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے	مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے
بھلا کافی نہ کیونکر جوش کھاوے			کہ دست غیر یہ دولت اڑا دے

غزل

سنا جب دست غیر آیا وہاں چاک گریباں پر	نظر یہاں غیرت الفت نے کی تاراج داماں پر	یہ کیسے مسکراتا کا تصور دل میں آیا تھا	کہ بجلی طور کی سی آہ بھر کر گری جاں پر
تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے	کہ جانا وجد کے عالم میں ہے خار بیاباں پر	دکھائی تیرہ بختی نے بنا ظلمت فرقت	نظر کرتا ہوں او رشک قمر شام غریباں پر
	قفس میں ہم اسیر ان کا بھی ایں بھائی	کھلا ہے دیدۂ امید تک لطف نہ داماں پر	

۴ ﴿ح﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَھُوَ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ.

انس کرتا ہے یہاں ایسی روایت	کہ باہر آئے تھے ختم رسالت	وہ اس انداز سے تشریف لائے	کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

Marfat.com

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا	رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا	جناب پاک کے اُس وقت تھیں	لپٹا تھا جامہ قطری بدن میں
چھپا تھا اُنمیں اُنکا جسم والا	تنِ والا پہ تھا وہ ثوب زیبا	پھر اس کے بعد ہوتا ہی یہ اثبات	پڑھی ملکر نماز اصحاب کے ساتھ

ح۵ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا
کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے مروی	کہ وہ راوی لقب ہے جنکا خدری	بیاں مجھ سے کیا اُس متقی نے	محدث معتبر یار نبی نے
کہ تھے حضرت بایں عادت انکو	کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس	جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے	ردا و پیرہن کا نام لیتے
بیاں کرتے جناب نیک فرجام	عمامہ کا زبانِ پاک سے نام	غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے	اسی کا نام لیتے تھے زباں سے
پھر اسکے بعد فرماتے کہ یارب	تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب	مجھے پوشاک یہ جیسے پنہائی	بیاں کس طرح ہو حمد الٰہی
سوال اب تجھ سے کرتا ہوں خدایا	میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا	ہو جس خیر خاطر یہ تیار	الٰہی ہو وہ خیر اس میں نمودار
اماں دے اس کے شر سے یا الٰہی	بچا لینا ضرر سے یا الٰہی	بچا اُس شر سے جو اسمیں رکھا ہے	و یا تیار یہ شر سے ہوا ہے

ح۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃ

انس فرزند مالک کا کہا ہے	لباسِ پاک کا جو ماجرا ہے	کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ	تمامی کسوت والا سے حبرہ
بہت حبرہ پہننے کرکے محبوب	نہایت اُس کو رکھتے آپ مرغوب	مگر تفسیر میں حبرہ کے کافی	ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی
کوئی کہتا ہے یہ شایان سخن ہے	غرض اس سے مگر برد یمن ہے	کوئی کہتا ہے یہاں یہ بات ہے خوب	کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

ح۷ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ
سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاھَا حِبَرَۃً

کلام بو جحیفہ معتبر ہے	کہ وارد بیشتر اس سے خبر ہے	بیاں کرتا ہے احوال نبی کو	کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو
یہ تھا انداز محبوب خدا کا	بدن میں حلۂ حمرا کھبا تھا	مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم	کہ تھا ساقِ نبی سے نور توام
کیا سفیان راوی نے اشارا	کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا	کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے	وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

ح۸ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ
حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِنْ مَنْکِبَیْہِ

ابی اسحٰق نے کی درفشانی	کہ تھی یہ ابن عازب کی زبانی	برا ابن عازب کہہ رہا تھا	کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

Marfat.com

کہ یعنی اسطرح کا وہ لبشر ہو کہوں کیا حلہ حمرا کا عالم نہ ہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا	لباسِ سرخ میں زیبندہ تر ہو تن زیبا پہ جو زیبا تھا اسدم غزل فروغ عارض گلگوں نہ دیکھا قفس میں تو نے او گلرو نہ دیکھا	غرض دیکھا تو دیکھا مصطفا کو وہ گیسو دوش پر جو آرہے تھی رہے اکثر کف افسوس ملتے بھلا کہیے کہ کیا دیکھا جہاں میں	بخوبی طاق محبوب خدا کو بہار تازہ تر دکھلا رہے تھی سر زلف معنبر کو نہ دیکھا کہ اُن ہاتھوں کا دستبنو نہ دیکھا اگر کافی نے یہاں تمکو نہ دیکھا

۹ عن ابی رمثۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	روایت کو رواں کرتا ہے ایسا	کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو	ہری رنگت کی اوڑھے چادریں دو

۱۰ عن قیلۃ بنت مخرمۃ قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ اسمال ملیتین کانتا بزعفران وقد نفضتہ فی الحدیث قصۃ طویلۃ

روایت ہے زبان قیلہ سے نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا	سنا راوی نے بنت مخرمہ سے تو تھے دو جامہ کہنہ بدن پر کہ اُسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا	وہ مستورہ بیاں کرتی ہے ایسا عیاں یہ بھی ہوا اُسکے بیاں سے طوالت اس خبر میں بیشتر ہے	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا کہ رنگیں تھی وہ رنگ زعفراں سے لکھا راوی نے یہاں پر مختصر ہے

۱۱ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسہا احیاءکم وکفنوا فیہا موتاکم فانہا من خیار ثیابکم

مبین اس خبر کے ابن عباس یہ لازم ہے لباس اسکا بناؤ	بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس غرض ساتر تن اُس سے بناؤ کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے	کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا برائے زندگاں تزئین اُس سے تمہارا بہترین جامہ ہے	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا کرو مُردوں کی بھی تکفین اس سے

۱۲ عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم

بیاں فرزند جندب نے کیا ہے	کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو اپنے	کہ بے تحقیق یہ تو پاک ستھرا

۱۳ عن عائشۃ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر ا

کہا محبوبہ محبوب رب نے	جناب عائشہ صاحب ادب نے	کہ نکلے صبحدم فخر دو عالم	حبیب خاص حق ذات کرم

Marfat.com

ہوئے اسطرح سے اُس دن برآمد | کہ اوڑھے تھے گلیم موئے اسود

ح ۱۴ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

ہوا ثابت باسنادِ مغیرہ | کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ | وہ جبہ صنعتِ رومی میں تھا | غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستیں تھا
ہوا واضح مگر یہ بھی خبر میں | کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گزران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۲ حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يُرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے | فقیروں منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے | بیاں کرتا یہ حالِ واقعی ہے | کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے | یہ حالت دیکھتے اُسکی ہم تھے
کہ تھے قسم کتانی پارچے دو | کیا رنگین گل احمر سے انکو | غرض اوڑھے ہوئے دو ثوب رنگین | جلیس بزم تھا با عزّ و تمکین
بسبب اتفاق ناگہانی | ہوئی معلوم بینی میں گرانی | کنارہ ثوب رنگین کا اُٹھایا | صفائی کے لیئے بینی پہ لایا
غرض اُس مقتدا نے سا بن جو بینی صاف کی پوشاک تن سے | پھر اس کے بعد دو بار پیمبر | کہے تھا لفظ بخ کو مکرر
کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا | کہ بینی پاک یہ جامہ بنایا | قسم کھاتا ہوں میں اپنی خدا کی | کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی
رسول اللہ کا منبر اُدھر تھا | ادھر حجرہ تھا حضرت عا کا | ضعیفی سے جو غش میں آگیا میں | میان حجرہ و منبر گرا میں
پڑا تھا غش کی حالتمیں یکایک | جو آنے والے آتے تھے وہاں پر | مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو | سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو
بھلا مجکو کہاں دیوانگی تھی | مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی | عزیزو غور کرنیکی یہ جا ہے | فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے
رسول اللہ نے بھی اس جہاں میں | اٹھائی کیا نہ سختی امتحاں میں | کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے | گزارے بیشتر دو دو مہینے
| ہوئی روشن نہ گھر میں آگ صلا | رہی ایسی ہی تکلیف دنیا |

ح ۲ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

Marfat.com

روایت مالک دینار سے ہے	کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے	کہا اس نے جناب مصطفےٰ نے	شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو کر کھائی	نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی	رسول اللہ کو لیکن ضفف پر	ہوا کرتی تھی یہ حالت میسر
وہی راوی ہے اب آگے یہ کہتا	کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا	کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام	جواب اس نے دیا مجھ کو بانجام
	کہ کہتے ہیں ضفف اس کو مقرر	کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر	

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۱۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

۱ عَنْ اِبْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ ہو یا ذکر نعلین مبارک ۔۔		غرض ہم خاکساروں کو یہی جی چاہے خوش آتا ہے	
بیان موزہ خیر البشر ہے	یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے	پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار	نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کے جوڑے	رسول اللہ کو کتنے اس نے بھیجے	ہوا ثابت کہ ان موزوں کی رنگت	سیاہ محض تھی دونوں کی رنگت
پہنکر ان کو ختم انبیا نے	کیا پھر جو وضو خیر الوریٰ نے	غرض فارغ ہوا ارکان کر سے	کیا پھر مسح ان پر دست کر سے

۲ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا

بیاں کرتا ہے شعبی یہ روایت	کہ ہے اس کو مغیرہ سے سماعت	مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال	کہ جوڑی اس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے	مشرف پاؤں سے فرمائے موزے	غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول	دیا عامر نے لیکن اسجگہ طول
کہ وہ موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے	مگر جبہ بھی تھا ہمراہ انکے	کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس	دیا موزوں کو اعزاز قدمبوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال	کہ ان موزوں نے پایا تھا یہ جلال	وہ یہانتک پائے والا میں رہے تھے	کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے
یہاں راوی نے کی ہے یہی تقریر	کہ ان موزوں کا کچھ احوال تطہیر	نہ جانا آپ نے با حال ظاہر	کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سنکر یہ حقیقت	نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت	کہ یہ تو یہاں رہے محروم و مایوس	وہاں ہوں موزہ چرمی قدمبوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں			رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا	یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں	رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق	پڑھے جیسے کتاب مذہبی میں

Marfat.com

ہوا ثابت ہو گا مثل اُن کے سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طور کہوں کیا حال کافی ہصنوبر	ملک جن و بشر حور و پری میں دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں پھنسا ہے جب کے دام بیکسی میں	قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی نکلجائے تمامی دلکی حسرت رلاتا ہے اُسے سو شوق ہائی	صنوبر سرو شمشاد و سہی میں اگر مر جائیے اُسکی گلی میں تڑپتا ہے امید مخلصی میں

٣ خ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا ذوال چرم تھی ہر نعل میں دو	کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا	تھا اُس خادم حضرت سے احوال	کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال مرتب یوں کیا تھا کفش پا کو

٤ خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا

سُنو تھا نے بیان ابن عباسؓ	کہ رہتے تھی بہت وہ آپکے پاس کہ تھی سطرحکی ترکیب نعلین	انھوں نے حال نعلین نبی کا کئے تھی تعبیہ اُسپر دوالین	کیا ہی اسجگہ مذکور ایسا

٥ خ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپ سے تھی محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان اثر اُنپر عیاں تھا کہنگی کا یہاں کرتا ہی عیسیٰ یہ بھی گنتا	نہ وہ اُلفت اُسے اب آپکی تھی رقم کرتا ہے اس وداد کو یہاں نہ موئے پوستین باقی رہا تھا کہ مجھسے پھر کیا ثابت نے اظہار کہ یعنی جو انس کے پاس تھیں	یہ تھا عین محبت کا تقاضا کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا دوالین چرمیں اُسپر جو لگی تھیں کہ ۰ اظہار کی اسطرح سطر یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں	کہ نعلین مبارک کو رکھا تھا ہمارے پاس جفت نعل لایا ہوا محسوس یہ دو دو لگی تھیں کہ یہ ثابت باسناد انس ہے

٦ خ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

روایت ہی عبید با خبر سے کہا ابن عمر نے بے تکلف کہ اُنکے چرم پر پیدا نہ تھا مو	کہ اُسنے یہ کہا ابن عمر سے کہ یعنی اس سبب سے مجکو ہے لطف مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو مجھے ہے یہ محبت کا تقاضا	کہ دیکھا میں نے یہ احوال ترا کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا وضو سے جب فراغت آپ پاتے کہ ہوں جو ایسی نعلین پہنتا	کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا قدوم پاک نعلینوں میں لاتے

Marfat.com

ح عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْنِ مَخْصُوْفَیْنِ

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سے	کہ ہے آگاہ وہ حال سیر سے	یہاں ناقل ہوا ہے اس خبر کا	کہ میں نے آپ کو اس طرح دیکھا
کہ تھے یعنی وہ مصروف عبادت	نماز اس طور سے پڑھتے تھے حضرت	کہ نعلین قدوم پاک میں تھیں	قدوم صاحب لولاک میں تھیں
ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف	کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف	سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا	سیا ہو جس میں باہم چرم دو ہرا

۸ ح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِیَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیَنْعَلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُحْفِھِمَا جَمِیْعًا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا	کہ یہ ارشاد ہے حضرت نبی کا	یہ فرماتے تھے وہ عالم کے مرشد	نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد
نہ کوئی یوں چلے زنہار رستا	کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا	اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے	وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

۹ ح عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ یَعْنِی الرَّجُلَ بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ

کہا جابر نے حضرت سے نہی کی	یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی	نہ کھانا کوئی دست چپ سے کھاوے	نہ ہرگز نعل واحد پا میں لاوے
	چلے کوئی نہ راہ لاابالی	کہ ہو اک پا تو کفش پا سے خالی	

۱۰ ح عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَھُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَھُمَا تُنْزَعُ

کیا اعرج نے یہ بیان کو رم کا	کلام بوہریرہ جو سنا تھا	کہ یوں تقریر کی اس خوش سیر نے	رفیق خادم خیر البشر نے
کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین	اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین	کرے وہ ابتدا پائے یمین سے	نہ پھیرے پاؤں سمت مدعا سے
خیال اس طرح کا لازم ہے اس دم	پہننے میں کرے دہنا مقدم	نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو	تو پائے چپ ہی بہتر ابتدا کو

۱۱ ح عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ تَرَجُّلِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ وَطُھُوْرِہٖ

جناب عائشہ صادق زباں نے	رسول اللہ کی آرام جاں نے	خبر دی حال خیر المرسلیں سے	کہ تھی الفت انہیں سمت یمیں سے
اگر شانہ کشی کرتے بگیسو	مقدم رکھتے سمت راستیں کو	پہنتے تھے اگر نعلین والا	مقدم وہاں بھی پائے راستیں تھا
اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے	تو کرتے ابتدا داہنی طرف سے	غرض حضرت کو تا امکان طاقت	یمین و راستیں سے تھی محبت

۱۲ ح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَاَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَّاحِدًا عُثْمَانُ

کہا ہے بوہریرہ متقی نے	محدث معتبر صادق کہی نے	کہ نعلین رسول اللہ میں تو	مرتب تھی دوال چرم دو دو

Marfat.com

یہی حال ابوبکر و عمر تھا	کہ دو تسموں کی نعلینوں کو پہنا	مگر انداز کفش یک دوالی	ہوا ہے حضرت عثماں سے جاری

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ذِکْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

١ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَکَانَ فَصُّہٗ حَبَشِیًّا

بیان خاتم و ذکر تختم کو ہم لکھے
دل مشتاق یہ تقریب سے ہم کو سمجھایا

انس کا کیا کلام دلنشیں ہے
بجان عاشقاں نقش نگیں ہے
نگینہ اس کے اوپر جو لگا تھا
کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی
حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا
وہ انگشتر تو نقرہ کی بنی تھی

٢ ح عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ فَکَانَ یَخْتِمُ بِہٖ وَلَا یَلْبَسُہٗ

ہوا ابن عمر سے قول مروی
کہ نامی جو ہوا کرتے تھے مرقوم
کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی
بمہر خاص فرماتے تھے مختوم
بنایا اس کو سیم خام سے تھا
فقط یہ کام تھا انگشتری سے
مگر مقصود تو اس کام سے تھا
رہی پر دور انگشت نبی سے

٣ ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ فَصُّہٗ مِنْہُ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے
نگینہ کا یہ تھا اس کے قرینہ
مخالف قول اول سے مگر ہے
کہ تھا چاندی ہی کا اسکا نگینہ
کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی
روایت ہے یہ اس معنی کی شاید
بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی
کہ تھی آپس میں دونوں جنس واحد

٤ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا کِتَابًا عَلَیْہِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ کَفِّہٖ

انس کہتے ہیں جو دونوں ارادہ
کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو
عجم والوں کا یہ دستور ہے معمول
انس کہتا ہے اب آگے کہوں کیا
یہ مجمل سنو حال مفصل
پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہم کو
نہیں رکھتے خط بے مہر مقبول
مری نظروں میں ہے وہ حال گویا
یہاں آ قریب کی اس زیادہ
کسی نے آپ سے کی یہ گذارش
سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار
سفیدی جلوہ انگشتری کی
کہ ٹھیرا آپ کا جب یہ ارادہ
کہ ہے اس طرح پر حال نگارش
تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
کف والا میں جلوہ کر رہی تھی

٥ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ

انس کہتا ہے جو تھی یہ روایت
محمد سطر پائیں لکھا تھا
کہ نقش خاتم ختم رسالت
رسول اوسط میں کندہ کیا تھا
ہوا اس طرح سے کندہ نگیں میں
لکھا تھا کلمہ اللہ بالا
کہ تھیں اس میں منقش تین سطریں
کہ سب کاموں سے تھا یہ نام والا

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۶ عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى وقيصر والنجاشي فقيل له انهم لا يقبلون كتابا الا بخاتم فصاغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما حلقته فضة ونقش فيه محمد رسول الله

انس سے یہ روایت پانچویں ہے	بیاں کرتا وہ یوں اس کے تئیں ہے	کہ جس ہنگام میں خیر الورا نے	یہ چاہا افتخار انبیا رے
کہ فرما دیں رقم منشور اطہر	سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر	کسی نے آپ سے کی ایسی تقریر	کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر
یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر	نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر	وہیں حضرت نے بنوائی انگوٹھی	وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی
کہ حلقہ اس انگوٹھی کا بنایا	بسیم خام تھا اچھا بنایا	میان مہر یہ نقش بجا تھا	محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

۷ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء نزع خاتمه

چھٹی سنیے انس کی یہ روایت	حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت	کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے	انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

۸ عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق فكان في يده ثم كان في يد ابي بكر ويد عمر رضي الله عنهما ثم كان في يد عثمان رضي الله عنه حتى وقع في بئر اريس نقشه محمد رسول الله

اب آگے قول ہے ابن عمر کا	وہ حال مہر نو ظاہر ہے کرتا	کہ لی تھی آپ نے وہ جو انگوٹھی	بنی انگشتری وہ سیم سے تھی
رہی وہ خاتم والا مکرم	بدست پاک سردار دو عالم	ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی	وہ خاتم ہاتھ میں بوبکر کے آئی
رکھی انگشتری یار نبی نے	بدست خود ابوبکر ولی نے	خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی	تصرف میں ہی ان کے انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت	گئی ان پاس وہ مہر رسالت	رہی ان کے تصرف میں یہاں تک	کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بے شک
اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام	گری جس میں وہ مہر نیک فرجام	کہ جس کا نقش تھا اس راہ کی سات	محمد تھا رسول اللہ کے سات

بابُ ما جاء في تختم رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس خاتمه في يمينه

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے	علی فرزند عم مصطفےٰ سے	بیاں کرتے ہیں وہ با طرز اخلاص	کہ سردار دو عالم خاتم خاص
	رکھا کرتے تھے دست راستیں میں	پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں	

۲ عن حماد بن سلمة قال رأيت ابن ابي رافع يتختم في يمينه فسألته عن ذلك فقال رأيت عبد الله بن جعفر يتختم في يمينه وقال عبد الله بن جعفر كان النبي صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه

Marfat.com

کیا حماد نے مذکور ایسا کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا انگوٹھی تھی بدست راست اسکے کیا پس میں نے استفسار اس سے
جواب اس نے دیا مجھکو ہویدا کہ عبداللہ تھا جعفر کا بیٹا اسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا بدست راست اس وقت پوچھا
کہا اس نے کہ سردار دو عالم پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

٣ ح عن عبد الله بن جعفر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتختم في يمينه

کہوں میں جو روایت دوسری ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے کہی ہے رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی رہا کرتی بدست راست تھی

٤ ح عن الصلت بن عبد الله قال كان ابن عباس يتختم في يمينه
ولا إخاله إلا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه

یہاں احوال ہوتا ہے مرقوم ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم کہ عبداللہ تھے فرزند عباس انگوٹھی وہ پہنتے جانب راست
گماں کرتا ہوں میں اس بات کا بھی کہ اس مخدوم نے ایسا کہا بھی کہ مہر خاص ختم الانبیاء کی بدست راست میں زینت فزا تھی

٥ ح عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من فضة وجعل فصه مما يلي
كفه ونقش فيه محمد رسول الله ونهى أن ينقش أحد عليه وهو الذي سقط من معيقيب في بئر أريس

روایت اب سنو ابن عمر کی کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ
انگوٹھی کے نگینہ کو پھراتے ہتیلی کی طرف کو آپ لاتے کھدوایوں نقش تھا مہر نبی کا محمد تھا رسول اللہ بھی تھا
مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی نکھدوائی کوئی ایسی انگوٹھی مبادا کوئی یوں ہوجائے بیباک کہ چاہی التباس خاتم پاک
ہوا پھر اتفاق کار ایسا کہ خادم حضرت عثمان کا تھا اسی کے پاس تھی مہر رسالت رکھے تھا وہ بعنوان کفالت
اریس اک چاہ ہے مشہور عالم گری وہاں سے جو تھی وہ خاتم

٦ ح عن جعفر بن محمد عن أبيه قال كان الحسن والحسين رضي الله عنهما يتختمان في يسارهما

امام جعفر صادق زباں سے روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے کہ عادت حضرت حسنین کی تھی بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

٧ ح عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم تختم في يمينه

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں رکھی تھی مہر دست راستیں میں

٨ ح عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب فكان يلبسه في يمينه فاتخذ
الناس خواتيم من ذهب فطرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لا ألبسه أبدا فطرح الناس خواتيمهم

Marfat.com

کیا مذکور فرزند عمر نے — کہ فخر انبیاء خیر البشر نے — انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار — طلا سے تھی بنی وہ مہر زرکار

مگر دستور یہ بھی آپ کا تھا — کہ دست راست میں اس کو رکھا تھا — خبر اشخاص نے جس وقت پائی — کہ پہنی آپ نے مہر طلائی

یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثر — ہوئے مصروف زیب خاتم زر — جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال — تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو فی الحال

کیا یہ اور بھی ارشاد و اظہار — نہ پہنونگا اسے زنہار زنہار — سبھوں نے دیکھکر حال نبی کو — گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حج عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم — دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر دکھاتا ہے

انس نے کھینچکر تیغ زباں کو — کیا تسخیر اقلیم بیاں کو — کہ قبضہ سیف ختم المرسلیں کا — رسول غازی سلطان دیں کا

ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار — بخوبی تھا طرحدار و نمودار

۲ حج عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بو الحسن کی — انس کے قول سے جو متحد تھی — کیا بس اکتفا اس ہی بیاں پر — نکی تکرار مضمون مکرر

۳ حج عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا — کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا — کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر — وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر

یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا — طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا — بیاں کرتا ہے طالب نام راوی — کہ یہ تقریر سنی ہود سے کی

کہ تو مجھسے بیاں کر حال اسکا — کہ نقرہ کس جگہ اس پر لگا تھا — دیا اس نے جواب آشکارا — لگا تھا اس پہ سمت قبضہ نقرہ

۴ حج عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے — کہ جس سے صورت معنی عیاں ہے — مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو — محبت جس کسی سے ہو کسی کو

اسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا — اسی کی چال پر چلتا رہے گا — غرض ہے ابن سیریں کی بیاں کی — ولیکن بات ہے یہ امتحاں کی

کہ تیغ اس نے بنائی از رہ حب — بطرز و شکل تیغ ابن جندب — کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار — بعینہ مثل تیغ شاہ ابرار

مکرر یہ بیاں کرتا ہے راوی — کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

Marfat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

اخ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَۃَ تَحْتَہٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جداگانہ — سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی نے	بشارت اس کو جنت کی ملی ہے	مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت	انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو	کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو	یہاں کافی نہ خاموشی کی جا ہے	کہ وصف غزوہ خیر الوریٰ ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا	نبی غازی آخر الزماں کا	مسلح درمیان رزم گہ تھے	زرہ پر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل	کہ ہے روز وغا آن تجمل	عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت	جبیں تھی مطلع انوار شوکت
تہور کا یہ عالم برملا تھا	کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا	شجاعت دیکھکر محبوب رب کی	ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم ٹھیرا عزم والا	کہ ہوں بالائے صخرا جلوہ فرما	کہ تا اصحاب دیکھیں روئے اطہر	بزودی ہوں مظفر اشقیا پر
ولیکن کثرت جالش گری سے	تن والا پہ آثار کسل تھے	تردد نے دکھایا تھا یہ نیرنگ	نہ آسکتے تھے حضرت برسر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر	ادب سے پشت کو اپنی جھکاکر	بعینہ صورت زینہ بنایا	رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جانفشاں تھا	حصار دین کا گویا نردباں تھا	غرض حضرت باستقلال کامل	ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے پس میں سن رہا تھا	کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا	یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب	کہا شارح نے یہاں نعم المطالب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر	شفاعت کو کیا یار روز محشر	نہیں معلوم یہ کافی کدھر ہے	کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھنا خیر الوریٰ کی	کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی	پکڑ لے آکے داماں نبی کو	نچھوڑ اے گدا دست سخی کو

غزل

سرت گردم بمیدان شفاعت			نظر فرما بخواہان شفاعت
حبیب مطلع خورشید احسان	جمالت ماہ تابان شفاعت	سرافرازی بتاج عز و تمکین	سرافرازی بایوان شفاعت
سحاب رحمتے برفرق عالم	محیط گہرستان شفاعت	برائے تشنگان روز محشر	وجودت ابر نیسان شفاعت
گرفتارم باسقام جرائم	علاجم کن بدرمان شفاعت	چہ بیم از آفتاب روز محشر	ظلل مہر تابان شفاعت

Marfat.com

گدایان در ت را یاد آری — بروز حشر بر خوان شفاعت — بحال کافیٔ مسکین کرم کن — کہ شایان لبا مان شفاعت

۲ نخ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا

یہ راوی نام صاحب خبر ہے — طریق راستی کا راہبر ہے — کہا حال جناب مصطفیٰ کو — کہ تھے روز احد پہنے زرہ دو
بشکل ابرہ و استر ملا کر — کیا تھا انکو ہم پشت و مظاہر

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ نخ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

انس سر خیل اصحاب خبر ہے — بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے — کہ حضرت آئے یوں مکے کے اندر — رکھا تھا خود بر فرق منور
لگا کہنے کوئی وہاں صبا بوش — کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش — وہ یعنی اپنے ہاں مخفی ہوا ہے — پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے
دیا حضرت نے حکم قتل اس کو — کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو

۲ نخ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

انس نے اور بھی تقریر کی ہے — حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے — کہ جس دم آپ منصور و مظفر — ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر
وہاں جب خود سر پر سے اتارا — کہ اتنے میں کوئی مخبر پکارا — کہ اب ابن خطل حال پریشاں — ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں
وہ مرتد آج یہاں آ کر چھپا ہے — جو بر پردہ پنہاں ہو گیا ہے — ہوا اس کے لیے یہ حکم والا — کہ ہوئے قتل وہ مرتد اسی جا
روایت اور اک راوی نے کی ہے — کہ یہاں یہ بات بھی میں نے سنی ہے — کہ جب کعبہ میں آئے ہو کے فیروز — نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ نخ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

بحال وصف دستار — جناب سرور عالم — دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے
بیان جابر شیریں ادا ہے — مجتوں کو نوید جاں فزا ہے — کہ روز فتح ہنگام دل افروز — ہوئے کعبہ میں داخل پیغمبر فیروز

	بفرقِ پاک تھا رنگین عمامہ	سیہ رنگت کا اک مشکیں عمامہ	
٢ خ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء			
کہا ہے جعفر ابن عمر نے	کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے عمامہ تھا جو بر فرقِ مکرم	کہ میں نے سرورِ عالم کو دیکھا سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم	عمامہ آپکے سر پر بندھا تھا
٣ خ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء			
روایت او جعفر نے یہ کی ہے میانِ خلق یعنی خطبہ خواں تھے	زبان بیان بھی اسکو باپ نے کی زبانِ وعظ سے گوہر فشاں تھے	وہ کہتا ہے بہ تحقیق روایت عمامہ تھا سرِ عالی پہ اسدم	کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم
٤ خ عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال وكان ابن عمر يفعل ذلك قال عبيد الله ورأيت القاسم بن محمد وسالما يفعلان ذلك			
ہوئی مروی خبر ابن عمر سے کہا نافع نے بھی ابن عمر سے	کہ تھا یہ عادتِ خیر البشر سے ہمیشہ باندھتے دستار ایسے وہ دو تو شخص یعنی اسطرح سے	کہ جسدم باندھتے حضرت عمامہ عُبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے	رکھا کرتے میانِ دوش شملہ کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
٥ خ عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصابة دسماء			
ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس	بفرقِ پاک سردارِ دو عالم	سیہ رنگت کی تھی دستار اسدم

باب ما جاء في صفة ازار رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان تہ بند مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ١٢

١ خ عن ابي بردة قال اخرجت الينا عائشة رضي الله عنها كساء ملبدا وازارا غليظا فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين			
ازار و لنگی و تہ بند نام ثوب احد ہے نہایت یہ روایت جانگزا ہے نکالے عائشہ نے پارچہ دو بہ صورت کثرت پیوند کی تھی	کہ جسکی حد و کیفیت یہاں ہے بیانِ عسرتِ خیر الورا ہے ہمارے سامنے لے آئیں انکو سمجھی شکل وہ چادر ہو گئے تھے	ابی بردہ سے ہو منقول حوال کہی راوی نے یہاں اسطرح کی غرض ان دو میں تھی یک چادر سنو اب کیفیت ثوب دگر کی	بیان کرتا ہے وہ یوں صورت حال ہوئی تھی یعنی یہ اتفاق اوقات لگے تھے اوسمیں بھی پیوند اکثر ازار خاتم پیغمبران تھی

Marfat.com

حقیقت یون ہوئی اسکی مرد نے	کہ تھی موٹی باندازِ سطبرے	کہا پھر صاف ام مو سنان نے	رسول اللہ کی آرام جان نے
یہ دونو پارچہ یعنی جو دیکھے	غرض وصاف بھی دونوکی کہن لگی	انہین مین آپنے فرمائی رحلت	یہی ملبوس تھا ہنگام فرقت
بوقتِ استعمال وارفا سے لے	بیان کیا کیجیے غم کی کہانی	اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے	یہی دونو بدن مین آپ کی تھے

٢ ح عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَمْشِیْ بِالْمَدِیْنَةِ
اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰی وَاَبْقٰی فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ مَالَكَ فِیْ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰی نِصْفِ سَاقَیْهِ

بیان کرتا ہے اشعث یون حقیقت	کہ ہے میری پھوپھی سے یہ روایت	پھوپھی میری بیان کرتی ہے ایسا	کہ تھا میرا چچا یہ بات کہتا
کہ مین شہر مدینہ مین رواں تھا	چلا جاتا بحال خود وہان تھا	کہ اس حالت مین کوئی شخص ناگاہ	مرے پیچھے سے بولا برسر راہ
ازار اپنی کو پیچھے سے اٹھالے	کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے	بتقوی لبسہ یہ نزدیکتر ہے	غرض پائندہ تر بھی سر بسر ہے
وہین ناگاہ اسکا کہنے والا	جناب سرور عالم کو پایا	کہ تھے پیچھے سے وہ تشریف لاتے	یہ باتین آپ تھے مجکو سناتے
کیا پھر عرض مین نے شاہ دین سے	جناب رحمت للعالمین سے	کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت	نہایت باتکلف بیش قیمت
بنی ہے یہ اسی انداز کے سات	نہین لٹکائی مین نے ناز کے سات	کیا ارشاد یہ حضرت نے مجکو	نہین کرتا ہمارا اقتدا تو
غرض سنکر یہ مین نے بات ٹوری	ازار پاک کی جانب نظر کی	معاً مجکو ہوئی یہ بات محسوس	کہ نصف ساق تک کرتے ہین ملبوس
	یہی ارشاد مجکو آپ کا ہے	ازار اسطرح پر رکھنا بجا ہے	

٣ ح عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ یَاْتَزِرُ اِلٰی اَنْصَافِ
سَاقَیْهِ وَقَالَ هٰکَذَا کَانَتْ اِزَارَةُ صَاحِبِیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ایاس باخبر سے	کہ ہے وہ زمرہ اہل سیر سے	ہوا ہے باپ سے اوسکے یہ منقول	کہ تھا یون حضرت عثمان کا معمول
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی	کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑھتی	ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس	کہ نصف ساق رکھتے غیر ملبوس
کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی	ازار ایسی ہی صاحب کی تھی	غرض یہ سنت خیر الوریٰ ہے	ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

٤ ح عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ
اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ

حذیفہ جسکا سر بنی ہے	روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے	کہا اوس مقتدای دین نے ایسا	کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑ
دیا ساق مبارک پر کہا ہات	کہی راوی نے یہان تشکیک کی بات	بہر صورت یہ ہے مقصود درود	کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

ازار اس جا سے مت لٹکا زیادہ | یہی حد معین ہے حذیفہ | غرض مقدار نصف ساق تک ہے | نہیں اس بات میں ہرگز شک ہے
اگر لٹکا تو رکھتا ہو اس سے | تو ہاں کچھ ایک نیچی یہاں تک رکھ | نہیں اصلی اگر اس بات پر بھی | تو شاید چاہتا ہے تو درازی
نہیں لنگی پہ ثابت حق کعبین | رہی یہ ساق او کعبین کے بین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مِشْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْہِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْہِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ

نہ دیکھا آہ ان آنکھوں سے رفتار مبارک کو | یہی رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے
رقم جو جا بجا ہوتا یہاں ہے | زبان بوہریرہ کا بیان ہے | کہ یوں اسکی زبان گوہر فشاں تھی | کہ میں نے کوئی شئی ایسی نہ دیکھی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو | بھلا حاصل ہوا حسن کس کو | وجاہت جنبد اروی بنی کی | کہ تھا اسمیں کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہوں کیا | نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکھا | یہ سرعت آپ کی رفتار میں تھی | زمین انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تھے ہم کوشش نہایت | کہ تا رستہ چلیں ہمسر او حضرت | مگر وہ راہ جاتی بے تکلف | قدم کو تھے اٹھاتے بے تکلف

ح ۲ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صَبَبٍ

روایت ہے جناب بوالحسن سے | علی شیر خدا خیبر شکن سے | کہ حمید حبیب کبریٰ کرتے بیان تھے | وہ یوں وصف نبی میں در فشاں تھے
کہ کرتے آپ جب رفتار جس دم | یہ ہنگام خرامش تھا یہ عالم | قدم برکندہ تھی رفتار ان کی | بلندی سے ہے گویا میل پستی

ح ۳ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ تَکَفُّؤًا کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

روایت اوسکی شیر خدا سے | سزاوار خطاب ہل اتٰی سے | کہ تھا یہ حال محبوب خدا کا | کہ جسدم آپ جاتے راہ بیتا
قدم اسطرح آگے کو اٹھاتے | نشیب و پست کو گویا اترتے جاتے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سر پر قناع رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ۱۲

ح ۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الْقِنَاعَ کَاَنَّ ثَوْبَہٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ

تقنع میں ہوا وارد یہ باب جداگانہ | یہاں ایک ہے روایت راوی اخبار لاتا ہے

Marfat.com

بیانِ حاصلِ قولِ انس ہے	کیا یون اسنے راہ گفتگو طے	کہ تھی یعنی یہ خوئی سرورِ دین	کیا کرتے تھے موی سر مین تیل
پس تھین مو ایک ثوب لیکے	وہ اپنی موی سر کو پوچھتے تھے	کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام	تقنع ہے مگر اس کام کا نام
دہان کی کیا کہون طرزِ نفاست	کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت	برای جذبِ روغن ایک کپڑا	متعین آپ نے جو کر رکھا تھا
بفرقِ پاک رکھ لیتے تھے اکثر	وہ ہوتا چرب روغن سے مکرر	یہ اوس کپڑے کا آخر ماجرا تھا	بشکلِ ثوبِ زیاتان ہوا تھا
عزیز دیر مکان کبھی رشک کا ہے	کفِ افسوس ملنے کی یہ جا ہے	ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو	کہ رہتا بیشتر ہمدوشِ گیسو

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

یہ فیضِ وصفِ اجلاسِ شہِ لولاک ہے کافی — کہ تیری نظم کو اورنگِ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیانِ جلسۂ شاہِ رسل ہے	یہان قاصر زبانِ جزو و کل ہے	سزاوارِ جلوسِ تختِ جنت	تقسیمِ صدرِ ایوانِ رسالت
کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ	بیان اوسکا نہین ہوتا ہے نقشہ	فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے	کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے
عیان ہوتی نہین کیفیتِ حال	ترٹپتا ہے بہت ہجر انکا پامال	اگر شکلِ مبارک دیکھ پاوے	کوئی انداز تو لکھنے مین آوے
الٰہی ہو دعا میری اجابت	رسول اللہ کی پاؤن زیارت	مجھے غم سے چھڑا دے یا الٰہی	رخِ احمد دکھا دے یا الٰہی
بس اب کافی نہ آگی کو ٹھہر جا	یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا	تجھے اب موقوف کر اظہارِ فرقت	کہ ہے منظورِ تحریرِ روایت
بیان کرتی ہے بنتِ مخرمہ کا	کہ اوسنے سرورِ عالم کو دیکھا	کہ تھے رونق فزا مسجد کے اندر	جنابِ شافع و سردارِ محشر
بطورِ قرفصا حضرت نبی تھے	بزانوی مبارک متکی تھے	باجلاسِ نیاز و خاکساری	مراقب تھے سوئے درگاہِ باری
جو دیکھا منکسر انکو سراپا	پڑا اک زلزلہ میری بدن پر	کہ سلطانِ رسل اوس وقت بیٹھے	باندازِ خشوع و مسکنت تھے
روایت تو ہوئی اتمام اسجا	رہا اجمال لیکن قرفصا کا	سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر	کتابون مین ہوی جس طرح تحریر
کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا	نشستن گاہ پر ہو شخص بیٹھا	شکم سے اپنے گھٹنون کو لگا دے	بگردِ ساق وہ ہاتھون کو لاوے
وہ دونون ہاتھ اسکے بالضرورت	بگردِ ساق ہون حلقہ کی صورت	غرض اسطرح کا جو بیٹھنا ہے	عرب مین نام اوسکا قرفصا ہے

۲ ح عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

یہان ہے راوی روداد عباد	کہ ہے اپنی چچا سے اسکو اسناد	کہا اوسنے کہ میری عم نے دیکھا	جنابِ سرورِ عالم کو لیٹا

Marfat.com

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر	رکھا تھا پشت عالی کو یعنی	یہ تھا انداز پائے با صفا کا	اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
	غرض او سید م سزا و رسالت	وہاں لیٹے تھے مستلقی کی صورت	

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بو سعید با صفا کی	مبین ہے نشست احتبا کی	کہا اسنے کہ دو عالم کا سرور	تھے جب سید م بیٹھے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا بھی	ہوئی مذکور یوں تفصیل اسکی	زمین پر آپ یعنی بیٹھ جاتے	شکم کو دونو ہاتھوں سے ملاتے
کھڑا کر لیتے دونو ساق پا کو	پکڑ لیتے بزور دست و بازو	بنا ہاتھوں کا حلقہ بیچا با	بگرد ساق رکھتے دست والا
	نزول رحمت حق انکے اوپر	باصحاب کرام و آل اطہر	

باب ما جاء فی تکأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکساں	کا بالش و تکیہ	ہمیں حب یاد آتا ہے	تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت	کہ پائی آپ کی میں نے زیارت	جو دیکھا آپ تھے اسطرح بیٹھے	سر بالش پہ اس سید م متکی تھے
	مگر بالش کا یہ انداز دیکھا	کہ سمت چپ وہ تکیہ لگ رہا تھا	

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان	بیان کرتا ہے یہ حال نمایاں	کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے	کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہ اے لوگو ذرا سوچو تو کیونکر	نہ بتلاؤں کبائر تم کو اکبر	کیا معروض اصحاب نبی نے	کہ ہمسے یا رسول اللہ کہیے
کیا یوں آپنے لوگوں کو ارشاد	کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد	کبھی زنہار تم ہرگز نہ کیجو	شریک خالق اکبر کسیکو
کبیرہ نام ایسے جرم کا ہے	شریک حق بہلا کب دوسرا ہے	ستانا اور یہ مادر پدر کا	کبیرا ہے کبیرا ہے کبیرا
کہا راوی نے بیان یہ ماجرا	کہ بیٹھے آپ تھے اس سید م بلا خطر	کہ تھے تکیہ لگائے ذات اکرم	جناب سرور سردار عالم
ہوا ارشاد خیر الوریٰ کا	کہ ہے جھوٹی گواہی بھی کبیرا	کہا تہا یا کلام زور اس جا	ہوا ہے شک یہاں راوی کو پیدا

Marfat.com

کہا راوی نے یہ ہر وقت ہر بار کیا کرتے انہیں باتوں کو تکرار یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے کہ ہم یہ اپنے دل میں فکر کرتے
کہ ان باتوں سے ہوتے کاش خاموش جناب رشد ہر صاحب ہوش

٣ ح عن ابی جحیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اکل متکئا

ہوا ہے بوجحیفہ سے یہ مروی بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی کہ فرمایا شہ کون و مکان نے جناب رہنمائے گمرہاں نے
کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہے اپنا مقرر

٤ ح عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادة
قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یسارہ وھکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو روایة
وکیع ولا نعلم احدا روی فیه علی یسارہ الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا نظر یعنی پڑی یوں آپ آئے سر بالش پہ تھے تکیہ لگائے
مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی بتصریح حقیقت جستجو کی وکیع راوی اخبار کی بابت بیان کرتا ہے اس تقریب کے تحت
کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا بیان اوروں کا بھی یہاں ہے معتمد کہ اسرائیل سے اونکو ہے سند
وکیع باخبر سے ہیں موافق روایت اُن کی ہے سب کے مطابق بیاں کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت کہ ہم کو یہ نہیں ثابت روایت
کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو ولیکن ایک یہ اسحق راوی روایت کر گیا ہے اسطرح کی
کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا ہے اسرائیل سے اسناد کرتا

باب ما جاء فی اتکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

١ ح عن انس رضی اللہ عنه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا
فخرج یتوکأ علی اسامة وعلیه ثوب قطری قد توشح به فصلی بهم

ہوئی مذکور یہاں تک تکیہ بالش کی کیفیت سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے
روایت یوں ہوئی مروی انس سے کہ کچھ بیمار ختم انبیا تھے کہ اس حالت میں آئی آپ باہر اسامہ کی پہ تکیہ بنا کر
اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا کہوں کیا جامہ قطری کا عالم بہ بالائے مبارک تھا جو اسدم
پڑھی پھر واں نماز اسدم نبی نے ہوئے باہم وہ سب اصحاب انکے

٢ ح عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه

Marfat.com

الذي توفي فيه وعلى رأسه عصابة صفراء فسلمت فقال يا فضل قلت لبيك يا رسول الله قال اشدد بهذه العصابة رأسي قال ففعلت ثم قعد فوضع كفه على منكبي ثم قام ودخل في المسجد وفي الحديث قصة طويلة

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس — کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس — یہ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور — ہوئے تھے آپ جن روز رنجور
یہ ہے مذکور اس رنج و مرض کا — کہ جسمیں آپنے دنیا کو چھوڑا — عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر — سلام اونکو کیا واں بیٹھی آکر
مجھے یا فضل کہکر جو پکارا — کہا لبیک میں نے آشکارا — کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت — مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سے مرا سر — ذرا اب باندھ دے مضبوط کسکر — غرض میں نے عصابہ سے اسی دم — سر والا کو باندھا خوب محکم
پھر اس کے بعد بیٹھے آپ دوجا — رکھا کندھے پہ میری دست والا — وہاں سے پھر قدم آگے بڑھائے — وہ مسجد کی طرف تشریف لائے
خبر میں تھا طویل الذیل احوال — لکھا ہے ترمذی نے بہ اجمال

باب ما جاء في صفة أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن ابن الكعب بن مالك عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق أصابعه ثلاثا قال أبو عيسى وروى غير محمد بن بشار هذا الحديث قال كان يلعق أصابعه الثلث

بیان اکل و وصف نان و دیگر — ناخورش کا سنے — جناب سرور کونین کا تم — کو سناتا ہے
کہا کعب ابن مالک کے پسر نے — کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے — کہ بہ تحقیق یہ حضرت کی عادت — کہ انگشتان عالی کو سہ کرت
پس از خوردن دہانیں اپنے لاتے — زبان باصفا سے چاٹتے تھے — ابو عیسی بیان کرتا ہے تکرار — کہ بجز ابن بشار راوی ابن بشار
سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں — روایت اسطرح سے کر گئے ہیں — کہ سبابہ و انگشت اور وسطی — رہا معمول انکو چاٹنے کا

۲ ح عن أنس قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أكل طعاما لعق أصابعه الثلث

انس بھی اب بتشریح روایت — بیاں یہ آپکی کرتا ہے عادت — کہ جسدم آپ کھانیکو کھاتے — تو اپنی انگلیونکو چاٹتے تھے
جناب سرور عالم کی تھی خو — کہ تھے وہ چاٹتے تین انگلیونکو

۳ ح عن ابن الكعب بن مالك عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بأصابعه الثلث ويلعقهن

یہ بیٹا کعب کا راوی اخبار — زبان کعب سے کرتا ہے اظہار — کہ کرتے جب تناول آپ کھانا — تو رکھتے دخل بس تین انگلیونکا
تناول سے جو ہو جاتی فراغت — تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت

۴ ح عن مصعب بن سليم قال سمعت أنس بن مالك يقول أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فرأيته يأكل وهو مقع من الجوع

Marfat.com

رکھے ہے منصب اخبار مصعب کہ شاہ افتخار انبیا کے	یہاں کرتا ہے یوں اظہار مصعب چھوہارے سامنے لائے گئے تھے اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے	کہ میں نے اپنے کانوں سُنا ہے نظر میں نے جو کی دیکھی یہ حالت عیاں آثار اُن پر بھوک کے تھے	انس یار نبی نے جو کہا ہے بعینِ اشتہا کھاتے تھے حضرت

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۷ ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عیسیٰ یہاں کرتا ہے تحریر کہ وہ محبوبہ ختم رسالت نہ کھائے نانِ جو دو دن برابر	زبانِ اسود راوی کی تقریر بیاں کرتی تھیں یہ حالِ عترت انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر	کہا اس واقفِ حالِ خبر نے کہ تھا یہ حال آلِ مصطفیٰ کا رہی یہ آپ پر عسرت گرانی	سند دیگر جناب عائشہ سے نبی کی اہل بیت باصفا کا کیا جس روز تک نقل مکانی

ح ۲ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ

سلیم ابن عامر نے کہا ہے کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ	کہ میں نے بو امامہ سے سُنا ہے یہ تھی انکی معاش جاودانہ	بیاں کرتا تھا وہ راوی احوال کبھی یعنی نہ انکے پاس بچتی	معیشت کا رسول اللہ کے حال زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

ح ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ

ہوا ثابت بقولِ ابن عباس بہت راتوں کو اہل بیت والا میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا	کہ تھا اکثر یہ حالِ اشرف الناس شکم خالی کیا کرتے تھے فروا تو وہ کھانا بھی ہوتا اس طرح کا	بسر کرتے تھے یوں اوقات عالی طعامِ شب نہ پاتے تھے وہ اکثر کہ اکثر بیشتر نانِ جویں بھی	کہ گھر ہوتا طعامِ شب سے خالی غذا را توش کھاتے تھے وہ اکثر بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

ح ۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ

Marfat.com

زبان سہل بن سعد کی بات　سناتا ہے کہ تھی ہوش کی سات　رسول اللہ کا وہ یار مقبول　ہوا اس حال سے ایکبار مسئول

کہ حضرت نے بہلا میدہ کی روٹی　تناول بھی کبھی فرمائی ہوگی　کہا اس واقف حال خبر نے　خبردار و احادیث و اثر نے

کہ حال نان میدہ یعنی یہ سچا　رسول اللہ نے اس کو نہ دیکھا　ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل　ہوئی کب انکو نان میدہ حاصل

دوبارہ سہل سے سائل نے پوچھا　کہ ہان عہد رسول اللہ مین کیا　تمہارے پاس تھے موجود غربال　بیان اسکا بھی کیجئے یعنی حال

کیا پھر سہل نے سائل سے اظہار　نہ تھا غربال سے ہمکو سروکار　کہا پھر پوچھنے والے نے اسکو　کہ کیا کرتے تھے تم با آرد جو

سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال　کہ ان روزون مین تھا اسطرح کا حال　کہ سبوس آرد جو کو جدا ہم　کیا کرتے تھے یعنی پھونک کر دم

تف دم سے اوڑاتے تھے جو بہوکہ　وہی اوڑ رہے تھے جو اسمین سے اوڑتے　تھے دل اسطرح بہوسے اوڑا کے　خمیر آرد جو پھر بنا تے

۵ عن یونس عن قتادة عن انس بن مالك قال ما اكل نبی الله صلی الله علیه وسلم علی خوان ولا فی سکرجة ولا خبز له مرقق قال فقلت لقتادة فعلی ما كانوا یاكلون قال علی هذه السفر

روایت یونس اسکا نے ہے　سند اسکی قتادہ سے انسی ہے　قتادہ کو انس سے ہے سماعت　کہ اسکی جانب پر ہو حق کی رحمت

کہا یہ ذکر مالک کے پسر نے　کہ فخر دو جہان خیر البشر نے　کہا یا خوان پر کہانا لگا کے　طبقچہ مین نہ آیا ان کے آگے

نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تھے　کبھی نان تنک یعنی چپاتی　کبھی حضرت نے وہ روٹی نہ کہائی　لب جان بخش تک گر نہ آئی

کہے ہے راوی اخبار ایسا　کہ مین نے پھر قتادہ سے یہ پوچھا　کہ تھے کس چیز پر کہانے کو کہاتے　جناب مصطفے مجھکو بتا دے

جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے　قتادہ واقف حال خبر نے　کہ یعنی آپ جب کہانے کو کہاتے　تو دستر خوان کو تھے وہ بچہاتے

۶ عن مسروق قال دخلت علی عائشة رضی الله عنها فدعت لی بطعام فقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابكی الا بكیت قال قلت لم قالت اذكر الحال التی فارق علیها رسول الله صلی الله علیه وسلم الدنیا والله ما شبع من خبز ولا لحم مرتین فی یوم واحد

کہا مسروق نے احوال اپنا　کہ نزد عائشہ وارد ہوا تھا　یہ ام المومنین کے جی مین آیا　کہ میرے واسطے کہانا منگایا

کہی یہ بات بھی مجھسے کہ سیر ہو　کہ رہتا ہے مرا یعنی یہ عالم　کبھی کہاتی نہیں ہون سیر ہو کر　کہ مین یہ چاہتی ہون [illegible]

کہ دل کو کہول کر اب خوب رولون　یہ آب دیدہ اپنے منہہ کو دہولون　تو ہین پھر صورت ابر بہاری　مژہ پر اشک ہے جاتے ہین جاری

کہا مین نے غرض منکر یہ احوال　کہ ہے کسواسطے یہ آپکا حال　کیا یہ عائشہ نے مجکو ارشاد　کہ مین کرتی ہون اس حال کو یاد

گئے جس حال پر دنیا سے حضرت　بیان کرتی ہون یعنی وہ حقیقت　قسم ہے مجکو ذات کبریا کی　کہ تھی حالت یہ محبوب خدا کی

کہ نان و لحم سے زنہار زنہار　نہ کہایا سیر ہو کر دن مین دو بار　نہ پایا آپ نے ایسا زمانا　کہ کہاتے ایکدن دو بار کہانا

Marfat.com

۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

ہوا یوں مروی عائشہ سے	جناب زوجۂ خیر الورا سے	کہ نان جو سے کبھی دو دن برابر	نہ کھایا شاہ دیں نے پیٹ بھر کر
	گئے جب تک دنیا سے حضرت	رہی لاحق ہی کچھ ایسی عسرت	

۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے	رکھا یا خواں پر کھانا نبی نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال ان کا	کبھی نان تنک کو بھی نہ کھایا
ہوئی جب تک وفات اقدس	یہی دستور حضرت کا رہا بس	سلام حق تعالیٰ اور رحمت	جناب مصطفیٰ پر تا قیامت

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ اِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۳۹ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

جناب عائشہ وہ بنت صدیق	بیاں کرتی ہیں یہ احوال تحقیق	کہ حضرت نے کیا ارشاد ایسا	کہ بہتر نانخورش ہے کیا ہی سرکہ

۲ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهُ

سماک نے ایسا کہا ہے	کہ نعمان سے تئیں میں نے سنا ہے	بیان کرتا تھا یوں وہ احوال	مخاطب ہو کے لوگوں سے یہ احوال
کہ لوگو کس طرح کا ماجرا ہے	تمہیں کس درجہ حرص و اشتہا ہے	کہ جو کچھ چاہے دل تمہارا	اسی کھانے کو کرتی ہو گوارا
قسم کھا کے غرض میں ہوں یہ کہتا	نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا	کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے	رسول اللہ صلعم نہ پاتے
	وہ جس سے جناب پاک کھا کر	شکم اپنے کو کرتے سیر یکسر	

۳ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى فَاُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

روایت زہدم جرمی نے کی ہے	حقیقت اس کی دیکھی ہوئی ہے	بیان کرتا ہے وہ یہ صورت حال	کہ تھے وہ جو ابو موسیٰ خوش افعال
ہم ان کے پاس تھے مجلس میں جالس	کہ وہاں ایسا ہوا احوال ظاہر	کہ یک ناگاہ لحم مرغ خانہ	ہوا حاضر یہ پیش آن یکایک
غرض یہ ہے کہ کوئی شخص کیا	وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا	پھر اس مجمع کے لوگوں سے کوئی یار	کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
	ابو موسیٰ نے فرمایا یہ اسکو	کہ تو کیوں ہو گیا اب ہٹ کے یکسو	

Marfat.com

کہا اسنے کہ میں نے مرغ دیکھا	کہ وہ اشیائے بدبو کھا رہا تھا	تو پس میں نے قسم کھائی باز کار	کہ لحم مرغ کھاؤں گا نہ زنہار
کہا اس سے ابوموسیٰ نے ایسا	کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا	کہ میں نے اسطرح دیکھا نبی کو	کہ کھایا لحم مرغ خانگی کو بھی

ح ۴ عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى

سفینہ نام ہے ایک مرد راوی	روایت اسنے اپنے باپ سے کی	سفینہ کی پدر نے بھی روایت	پدر سے اپنے کی تا حد غایت
غرض جد سفینہ نے کہا ہے	کہ یہ بھی ماجرا ایکبار کا ہے	کہ میں نے آپ کے ہمراہ کھایا	حباری جانور کے لحم کو تھا

ح ۵ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ
لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ
فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت	کہ اس راوی نے کی ایسی روایت	روایت کا یہ ہے راوی کی مقصود	کہ ہم نزدیک ابوموسیٰ تھے موجود
کہ وہاں لایا گیا کھانا کو آگے	رکھا آگے ابوموسیٰ کے لا کے	ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا	اُس میں لحم مرغ خانگی تھا
وہاں اشخاص تھے موجود اکثر	ان اشخاصوں میں تھا اک مرد احمر	کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا	برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا
کہ اپنی قوم کا گویا تھا [illegible]	نہ آیا پاس اب کھانے کے زنہار	ابوموسیٰ نے جب یہ حال دیکھا	کہا اس سے کہ تو نزدیک آ کر
بتحقیق بیان کرتا ہوں ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	کہ لحم مرغ کھایا مصطفیٰ نے	جناب شافع روز جزا نے
کہا پھر معترض نے سنکے یہ حال	کہ میں نے اسطرح دیکھا تھا احوال	یہ مرغ خانگی کچھ کھا رہا تھا	پلید اوسکے تئیں سمجھا میں [illegible]
	وہیں کھائی قسم میں نے بالکل	کہ کھاؤں گا نہ اسکا گوشت زنہار	

ح ۶ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

کہا ہے بو اسید با حسب نیکو	کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے	کہ تم سب روغن زیتون کھاؤ	بدن میں اپنے یہ روغن لگاؤ
کہ بالتحقیق ہے احوال ایسا	کہ یہ روغن ہے برکت کے شجر کا	ہوئیں یہاں دو حدیثیں اگر وارد	بلفظ و معنی و مضمون واحد
	کلام مختصر میں نے اٹھایا	روایات مکرر کو نہ لایا	

ح ۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ
بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے	کہ خادم آپکی درگاہ کا ہے	بیان کرتا ہے وہ یہ آپکی خو	کہ دو آتا تھا خوش حضرت نبی کو

Marfat.com

ہوا تھا اتفاق کار ایسا	کہ کھانا انکو وہان لایا گیا تھا	دیا اونکے لیے کھانا منگایا	ہوا شک لفظ مین راوی کو پہلے
انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل	کہ آیا تھا کدو بھی اسکی شامل	ہوا تھا مین تو یون آمادہ کار	رکھون تا اسکو انکو آگے ہر بار
	کہ تھی معلوم مجکو یہ حقیقت	کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت	

۸ عن جابر قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت عنده دباء يقطع فقلت
ما هذا قال نكثر به طعامنا قال ابو عيسى وجابر هذا هو جابر بن طارق ويقال
ابن ابي طارق وهو رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نعرف له الا هذا الحديث الواحد

کہا جابر نے یہ احوال اپنا	کہ مین نزد رسول اللہ آیا	وہان پر آکر مین نے یہ دیکھا	حضور پاک مین رکھا کدو تھا
کہ اسکی آپ قاشین کر رہے تھے	کہا مین نے جناب مصطفےٰ سے	کہ یہ کیا چیز ہے یون آپ نے تب	طعام اپنا بڑہاتے ہین ہم اس سے
غرض یہ ہے کہ فرمایا یہ جابر	کہ اس سے نانخورش ہوتا ہے وافر	روایت تو ہوئی اتمام یہان تک	و لیکن اسم جابر مین ہے اک شک
ابو عیسی بیان کرتا ہے ایسا	کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا	کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے	اسے ابن ابی طارق کہا ہے
بہر صورت یہ جابر نام راوی	ہوا ثابت کہ ہو مرد صحابی	و لیکن ہے حقیقت اسطرح کی	حدیث اس سے یہی ہے ایک ہی

۹ عن انس بن مالك يقول ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه
قال انس فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ذلك الطعام فقرب الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرأيت النبي صلى الله
عليه وسلم يتتبع الدباء حوالي القصعة فلم ازل احب الدباء من يومئذ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی	ضیافت اوسنے کی حضرت نبی کی	پکایا اسنے کھانا انکی خاطر	ہوا مین آپکے ہمراہ حاضر
غرض حضرت ہوئے جب رونق افزا	طعام اسطرح کا نزدیک آیا	کہ تھے نان جوین اور شوربا تھا	کدو و لحم خشک اسمین ملا تھا
یہ دیکھی اسگھڑی مین نے حقیقت	کہ ختم انبیا آثار رحمت	میان کاسہ دست پاک لاکے	کدو کی قاش ہر سو ڈھونڈتے تھے
	اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب	ہمیشہ اسکو مین کہتا ہون مرغوب	

۱۰ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل

جناب عائشہ کرتی بیان ہے	بآداب نبی رطب اللسان ہین	کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا	کہ رکھتے دوست تھے وہ شہد و حلوا

۱۱ عن ام سلمة انها قربت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلوة وما توضأ

جناب ام سلمہ کی روایت	ہوئی وارد یہان ایسی روایت	کہ اسنے پہلوے بریان بزکو	رکھا نزد نبی لاکر وہ پہلو

سنو پھر بعد کا حال نمایان کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریان اٹھے پھر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش
ہوئے مصروف وہ سوئے عبادت لگے پڑھنے نماز اسوقت حضرت نہ فرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا بیان کرتا ہے با طرز دل آرا کہ تھی اسطرح کی تقریب اک بار کہ ہم کھاتے تھے کھانا آپ کے ساتھ
رسول اللہ تھے مسجد میں بیٹھے وہاں وہ لحم بریان کھا رہے تھے

۱۳ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهٗ قَدْ وَفٰى فَقَالَ لَهٗ اُقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصُّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت ہوا تھا داخل بزم ضیافت بیان کرتا ہے وہ اسطرح کا بیان کہ وہاں بلایا گیا تھا لحم بریان
جناب پاک پھر کارد اٹھا کر لگے وہ گوشت کرنے ٹکڑے ٹکڑے غرض میرے لئے وہ لحم بریان جدا کارد سے کرکے آپ تھے وہان
پھر اتنے میں بلال آکر پکارا اذان دینے لگا وہ آشکارا لگے ارشاد کرنے شاہ والا دلاتا تھا مگر وقت عشا یاد
وہیں حضرت نے پھر کارد کو ڈالا لگے ارشاد کرنے شاہ والا کہ ہو اسکے لئے یعنی یہ کیا بات کہ خاک آلود ہو اسکی ہو جیو ہات
یہاں شارح نے کی تشریح و تفسیر کہ تھا یہ کلام مقصود تقریر کہ تو نے دی اذان کیا جلد کر مناسب تھا توقف کچھ یہاں تک
نہایت وقت تھا باقی عشا کا بہت ہنگام تھا یاد خدا کا ابھی کھانے ہی کو ہم کھا رہے تھے خورش سے ہم نہیں فارغ ہوئے تھے
توقف تھا مناسب جبکہ اتنا کہ کھا لیتے باطمینان کھانا پھر اسکی بعد کرتے ہم عبادت باطمینان مستحکم عبادت
کسی راوی نے یہاں تک کی اور بات کہ گذری یہ حقیقت تھی اس اوقات کہ مونچھ لب کے تھے نہایت طوالت کر گئے تھے حد علت
کہا یہ آپ نے اندو سے اداک تراشوں مونچھ لب چوب مسواک دیا مسواک پر رکھ مونچھ لب کو بلال اب قطع کر دوں سب کے لب کو
یہاں جو کلمہ تردید لایا ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا

۱۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا

حضور پاک کا یہ ماجرا ہے کہ مروی ابو ہریرہ سے ہوا ہے کہ کچھ ایک لحم وہان لایا گیا تھا غرض بہر نبی حاضر کیا تھا
اٹھا اسمیں سے لحم شانہ اسدم کوئی لایا بہ پیش فخر عالم وہ یعنی جانتا تھا یہ حقیقت کہ لحم شانہ سے رکھتے ہیں رغبت
غرض پھر آپ لحم شانہ لیکے بدندان مبارک کاٹتی تھی پسند خاطر اقدس جو وہ تھا تو اسطرح وہ لحم شانہ کھایا

۱۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ هُمْ

ہوا ثابت بقول ابن مسعود	یہ حال احمد ممدوح و محمود	کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم	وہ ہوتے لحم سے شانہ کے خرم
انہیں مرغوب تھا بکری کا شانہ	خورش اسکے پسند جاودانہ	ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال	کہ تھے وہان جو یہود ان فعال
انھون نے زہر حضرت کو دیا تھا	یہودون نے فریب ایسا کیا تھا	کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر	ملایا زہر تھا اوسمین سراسر
کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر	ہوا اُسوقت یہ اعجاز ظاہر	کہ بے کام و زبان بولا وہ شانہ	کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ مین کر گیا ہے سم سرایت	نفرماوین تناول مجکو حضرت	وہین دست مبارک کو اُٹھایا	رسول اللہ نے اسکو نکھایا

ح ۱۶ عَنْ اَبِی عُبَیْدٍ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَکَانَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُہُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَمْ لِلشَّاۃِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِی الذِّرَاعَ بعد ذراعٍ مَا دَعَوْتُ

کلام بو عبید سطر تکا ہے	کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے	کہ جسکے واسطے حضرت نبی کے	نبی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم پزیکا تھا	ہوئے سردار عالم رونق افزا	یہ تھے حضرت کی خوبی جاودانہ	پسند آتا اُنہیں بکری کا شانہ
تو مین نے ایک شانہ کو نکالا	رکھا لاکر حضور شاہ والا	کیا جب نوش جان حضرت نبی نے	تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر	کیا اسکو بھی لاکے مین نے حاضر	کیا بار سوم ارشاد مجکو	کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر مین نے یہ اُنسے	کہ شانے ہوتے ہین بکری کے کتنے	عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے	کہان بکری مین شانہ تیسرا ہے
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی	کہ ہے سوگند ذات کبریائی	بقدرت ہے جسکا میری جان پر	اگر خاموش تو رہتا یہان پر
نکرتا تو اگر تکرار کی بات	تو کھلتی اسجگہ اسرار کی بات	نہ دینے مین کچھ تکرار لاتا	جہان تک مانگتا مین دیتا جاتا

ح ۱۷ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَکَانَ یُعَجِّلُ اِلَیْہَا لِاَنَّہَا اَعْجَلُہَا نُضْجًا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا	نہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب	مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
جو آتا تھا کبھی ان کو میسر	تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر	بسوی لحم شانہ جو کہ حضرت	کیا کرتے شتابی اور سرعت
	تو اس جلدی کی تھی یہ وجہ نمایان	کہ وہ ہوتا بزودی پختہ بریان	

ح ۱۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَطْیَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّہْرِ

یہان راوی ہوا جعفر کا بیٹا	کہین نے آپ سے ایسا سنا تھا	جناب سرور کونین سے یعنی	بوصف لحم تھے ارشاد کرتے
	کہ سارے گوشتون سے گوشت بہتر	یہ لحم پشت ہے پاکیزہ خوشتر	

Marfat.com

ح ۱۹ عن ام ہانی قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء فقلت لا الا خبز یابس وخل فقال ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل

بیان کرتی ہین حضرت ام ہانی ہوا محکوم یہ حکم اشرف الناس مگر ہے ایک نان خشک اسجا نہین محتاج وہ گھر نانخورش کا	کہ ہین دختر وہ حضرت کے چچا کی کہ کچھ کھانے کو ہی اسدم ترے پاس بجای نانخورش ہے او سرکا	کہ میرے یہان رسول اللہ آئے کہا مین نے کہ ہون اسوقت قاصر کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ	بعین مرحمت تشریف لائے نہین کچھ غیر میرے پاس حاضر وہ روٹی اور سرکہ اب مجھو دو کہ ہووی جس جگہ موجود سرکا

ح ۲۰ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی ہوا راوی خبر کا	حدیث ہادی جن و بشر کا کہ جیسی یہ ترمذ از روی توفیق	کہ فرماتے تھے یون عالم کے سرور سبھی کھانون سے ہے فاضل بتحقیق	یہ فضل عائشہ ہے عورتون پر

ح ۲۱ عن ابی ہریرۃ انہ راے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا من ثور اقط ثم راٰہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا

بیان بوہریرہ ہے بتصدیق پھر اس کے بعد کہتا ہے وہ راوی تناول کرکے لیکن گوشت بزکا	کہ اسنے آپ کو دیکھا بتحقیق کہ دیکھی تھی حقیقت مین تھے بھی وضو پھر گرنہ حضرت نے کیا تھا وضو سے یہان مناسب بحث ہے	کہ کہا کر آپ نے ثور اقط کا کہ لحم شانہ بکری کو کہا کر یہان پر اہل تحقیق خبر نے مراد شستن دست و دہن ہے	وضو بھی بعد اسکی پھر کیا تھا لگے پڑہنے نماز اسوقت سرور لکھا ہے شارحان معتبر نے

ح ۲۲ عن انس بن مالک قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ بتمر و سویق

انس کہتا ہے جب حضرت نبی کی ولیمہ اسکو کہتے ہین عرب مین	صفیہ سے ہوئے تھے ہمسر عروسی طعام و مسکن و محبوب بیٹھے کھلا دے اپنے یار و اقربا کو	کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ کہ جب شوہر دلہن کو بیاہ لاوے ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو	کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ وہ اپنے گھر مین کچھ کھانا پکاوے

ح ۲۳ عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوہا فقالوا لہا اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ فقالت یا بنی لا تشتہیہ الیوم قال بلی اصنعیہ لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنتہ ثم جعلتہ فی قدر وصبت علیہ شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل

Marfat.com

فقربته الیهم فقالت هذا مما كان يعجب النبي صلى الله عليه وسلم ويحسن اكله

سنو احوالِ سلمہ کی زبان کا کیا اظہار اس عورت نے ایسا
کہ یعنی وہ حسن فرزند حبیب پسر عباس کا اور ابن جعفر
یہ تینوں مجھکو باہم سات آئے جہاں سلمہ تھی وہاں تشریف لائے
کہا اس سے کہ کھانیکو پکا تو ہمارے واسطے اسطرح کا تو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو سمجھتے تھے خورش کو اسکو نیکو
کہا سلمہ نے یوں اُنسے کہ بیٹا نہ آویگا تمہیں اب خوش کھانا
اُنھوں نے پھر کہا اُس سے بہ تکرار ہمارے ہی واسطے کیجو ہی طیار
کہا راوی نے وہ بی بی پھر اُٹھکر کچھ اک جو لیکے آئی آسیا پر
پھر انکو پیش کر آرد بنا کے رکھا وہ دیگچی کی بیچ لا کے
کچھ اُسپر روغن زیتون ڈالا ملائے اُسمیں فلفل اور زیرا
یہ پھر کہنے لگی اُنسے وہ بی بی کہ ان چیزوں سے ہے ترکیب اُسکی
کہ جن سے آپ تھے خوشحال ہوتے خورش کو اسکے احسن جانتے تھے

۴۴ح عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم في منزلنا فذبحنا له شاة فقال كانهم علموا انا نحب اللحم وفي الحديث قصة

زبانِ جابر فرخندہ گفتار ہوئی ہے اس حقیقت سے گہربار
کہ حضرت سرور کونین آئے ہمارے گھر نبی تشریف لائے
کیا بس ایک بز کو ہم نے ذبح بنائے خاطر محمود و ممدوح
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا کہ تھا معلوم ان لوگوں کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات ہوا اس ذبح سے یعنی یہ اثبات
طوالت اس خبر میں بیشتر ہے کہا راوی نے اسجا مختصر ہے

۴۵ح عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل منها واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر فصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ

ہوا منقول جابر کی زبان سے کہ نکلے آپ تھے اپنے مکان سے
غرض میں بھی تو تھا ہمراہ خادم کہ یہ ظاہر ہوا احوال اُسدم
ہوئی داخل زنِ انصار کے ہاں جناب رہنمائی جن و انسان
زنِ انصار نے بکری کو لیکر کیا بس ذبح از بہرِ پیمبر
جناب مخزنِ اخلاق نے وہ لگے کرنے تناول لحم بز کو
کیا پھر لا کے اس عورت نے حاضر چھوہاروں کا طبق اک انکی خاطر
رسول اللہ نے خرمے کو کھایا پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا
وضو فرمایا حضرت مصطفےٰ نے نماز اُسدم پڑھی خیر الوریٰ نے
فراغت آپنے جس وقت پائی حضور پاک میں وہ زن پھر آئی
بقیہ جو رہا تھا لحم بز کا اسے پیش حضرت لا کے رکھا
تناول کرکے پھر اس لحم کو بھی نماز عصر حضرت نے ادا کی
نہ فرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

۴۶ح عن ام المنذر قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل وعلي معه ياكل فقال رسول الله

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ یَا عَلِیُّ فَإِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَھُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ ھٰذَا اَوْفَقُ لَکَ

ہوا ثابت بقول امِّ منذر
ہمارے یہاں دوال نخل خرما
کیا ارشاد حضرت نے علی کو
علی نے تھی جو بیماری اٹھائی
علی مرتضی بیٹھے ہوئے تھے
بنایا یعنی آش سلق وجو کو
ہوا لفظ دوال اس میں جو تحریر
نجامی جس گھڑی انکو بادیں
توقف اسکو انکے گھر میں جب ہو

کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہیں ظاہر
کہ تھیں اس وقت موجود و مہیا
کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ
تو حضرت نے یہ بات انکو سنائی
رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے
تو حضرت نے کہا حیدر کہ کھاؤ
تو اب اس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر
انھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں
تو پک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو

کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے
چھوہارے آنکے کھائے کچھ نبی نے
کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت
کہا ہے امّ منذر نے پھر ایسا
پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا
کہ اسکا حال تو اسطرح ہے
عرب میں ہے دوال اسکا رکھا نام
چھوہارونکی بھری شاخیں سراسر
یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے

علی مرتضی بھی ساتھ آئے
ہمراہ نبی کھائے علی نے
تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت
کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا
کہ انکے واسطے میں نے بنایا
کہ تم سے یہ موافق سر بسر ہے
کہ خوشہ شاخ خرما پر بہ اتمام
وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر
دوال اس کے تئیں کہنا بجا ہے

۴۵ ح عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ اَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ اُھْدِیَتْ لَنَا ھَدِیَّۃٌ قَالَ وَمَا ھِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّیْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَکَلَ

جناب عائشہ فرخندہ افعال
کہ تیرے پاس ہے اسوقت موجود
کہ یعنی کہ نہیں موجود کھانا
کہ آئے میرے یہاں ختم رسالت
کہا ہے کہ جسکا حیس ہے نام
کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا
یہاں کہتے ہیں اکثر اہل اخبار

بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال
طعام روز میں کہتے کہ مفقود
تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ
تو کی معروض میں نے یہ حقیقت
وہ ہدیہ آگیا ہے گا ابن ہنگام
بہ ہنگام سحر میں جو اٹھا تھا
کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار
کہا لیکن قضا اسکے تئیں ہے

کہ تھے جو آپ میرے یہاں گئے
یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما
کہا ہے عائشہ نے اور یہ بھی
کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا
کیا ارشاد تو ہوا اس سے آگاہ
بیاں اب عائشہ کرتی ہیں ایسا
پس از نیت گر اسکے دلیں آئے
کہا بعضوں نے کچھ واجب نہیں ہے

تو وہ اسطرح تھی ارشاد کرتے
بقول خاص اتی صائم کا
کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی
کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا
کہ میں نے صبح کے روزہ کے ارادہ
کہ حضرت نے پھر اس کھانے کو کھایا
کہ کھانا کھائے بیشک وہ کہا ہے

۴۶ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ کِسْرَۃً

Marfat.com

من خبز الشعیر فوضع علیہا تمرۃ ثم قال ہذہ ادام ہذہ فاکل

بیاں کرتا ہے عبداللہ ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	کہ ٹکڑا نان جو کا ایک لیکر	رکھا بس ایک خرما اسکے اوپر
پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا	کہ ہے یہ نانخورش یعنی اب اسکا	کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے	جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

۲۹ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ الثفل قال عبد اللہ یعنی ما بقی من الطعام

بیاں کرتا ہوں اب قول انس کو	کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو	کہ بچ رہتا تھا جو کھانیکا ثفل	جناب پاک ہوتے اس سے خوشحال
غرض یہ ہے کہ جو پس ماندہ ریزہ	کہ رہ جاتا میان دیگ کاسہ	خوش آتا تھا وہ ختم المرسلیں کو	جناب رحمۃ للعالمین کو

باب ما جاء فی صفۃ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانے کے اور اس میں دو ۲ حدیثیں ہیں

۱ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ الطعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ

وضو ہے نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت — کہیں یہ ہاتھ دہونے میں بھی استعمال پاتا ہے

خبر وارد یہ عبداللہ سے ہے	کیا یوں اس نے راہ گفتگو طے	کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے	برآمد جو ہوئے بیت خلا سے
حضور سرور سردار عالم	رکھا لوگوں نے کھانا لاکے اس دم	رکھا کھانا کیا معروض ایسا	کہ ہم لائیں پانی وضو کا
کیا تب آپ نے یہ انکو ارشاد	کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد	کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے	تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
	کہ یعنی جب نماز اٹھکر پڑھوں میں	وضو اسکے لئے اس دم کروں میں	

۲ عن سلمان انہ قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قرأت فی التوراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ

بیان اس بات کا سلماں نے کیا	کہ یوں میں نے پڑھا توریت میں تھا	کہ دھونا ہاتھ کا کھانیکو کھا کر	یہی کھانیکی ہے برکت سراسر
غرض توریت کی پھر یہ حقیقت	بیاں کی میں نے جا کر پیش حضرت	خبر دی آپکو اس خیر کے سات	پڑھی تھی میں نے جو توریت میں بات
کیا بس آپ نے ارشاد مجکو	کہ اب اس بات کو بھی جان لے تو	کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا	یہی کھانے میں ہے برکت کا ہونا

باب ما جاء فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الطعام و بعد ما یفرغ منہ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے کے اور بعد اس کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن ابی ایوب الانصاری قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقرب الیہ طعام

Marfat.com

فَلَمْ اَطْعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِي اٰخِرِهٖ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ
هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطٰنُ

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے / کیا کرتے تھے جو کچھ ذکر سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت / کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت / کہ بس اسوقت وہ کھانا کھانیکو آیا / کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا

کہ ہووے جو طعام از روے برکت / زیادہ اُس سے اول میں بعظمت / غرض یہ ہے کہ ہمنے وہ جو کھایا / تو اسمیں سطرح کا وصف پایا

پھر اُس کھانے میں ہمنے آخر کا / عدیم البرکتی کے پائے آثار / کہا تب آپ سے ہمنے یہ احوال / کہ کچھ تجھ سے بیاں کیفیت حال

کہ یعنی اُس خورش میں خیر و برکت / ہوئی محسوس اول میں بکثرت / پھر آخر ہوگئی وہ خیر معدوم / ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم

کہا حضرت نے ہاں یہ ماجرا تھا / کہ ہمنے لیا نام خدا تھا / لیا وقت خورش نام الٰہی / اُسی کے واسطے سے خیر آئی

پھر ایسا شخص اُس کھانے پر آیا / کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا / تو بس شیطان نے کھایا ساتھ اسکے / ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

ح ۲ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فنسي ان يذكر الله تعالى على طعامه فليقل بسم الله اوله واٰخره

حدیث عائشہ اس طرح آئی / کہ فرماتے تھے محبوب الٰہی / کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا / اُسے ہو اور ایسا سہو پیدا

وہ یعنی از رہ نسیان بھولے / کہ ہنگام خورش نام خدا لے / غرض اُس کے تئیں لازم ہے یہ بات / فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات

کہے وہ یعنی کر کے غور آخر / کہ بسم اللہ اول اور آخر

ح ۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ
فَقَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا / بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا / کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ کے / طعام اُسدم رکھا تھا انکے آگے

کہا از راہ شفقت یا نبیؐ / ہمارے پاس یعنی آ بنیؐ / تناول کر خدا کا نام لیکے / بدست راست اپنے سامنے سے

ح ۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ
مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

ہوا ہے بو سعید اس طرح گویا / کہ یہ دستور تھا حضرت نبی کا / کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت / تو یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت

کہ حمد بعد وا سکو سزا ہے / کہ جسنے ہمکو کھانیکو دیا ہے / پلایا ہمکو پانی کے تئیں ہے / بنایا اُس نے ہمکو مسلمیں ہے

ح ۵ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتْ مَائِدَةٌ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

Marfat.com

ہوا ہے بو امامہ سے یہ منقول
تو فرماتے تھے حضرت اِس دعا کو
کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک

کہ کھا لیوں آپکا دستور معمول
تمامی حمد ہے ثابت خدا کو
کہ ہووے خیر ہی سے وہ شرفناک
غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا

کہ دسترخوان جب از پیش حضرت
بیاں حمدًا کثیرًا طیبًا کا
نہ ہو وہ حمد قابل چھوڑنیکے
بلفظ ربنا ختم دعا تھا

اٹھایا جاتا تھا باخیر و برکت
رسول اللہ کا ورد زباں تھا
نہ ہووے بے نیازی اور اس سے

ح ۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات
رسول اللہ کے وہ یار و احباب
کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا

کہ یعنی یوں ہوئے آفتاد اوقات
جلیس بزم تھے اُس دم چھ صحاب
کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا

کہ تھے حضرت نبی کھانیکو حاضر
کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا
تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت

کچھ ایک اصحاب تھے ہمراہ اُنکے
وہ کھانا اُس نے دو لقموں میں کھایا
غرض تم سیر ہوتے حد غایت

ح ۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

ہوا مفہوم گفتار انس سے
کہ ہووے ایک لقمہ ہی فرخناب

کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے
و یا سیراب ہو پکر دے آب

کہ اُس بندے سے ہے اللہ راضی
کرے وہ اُسکا پھر شکر باری

کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی
رہے اُسکی زباں پر حمد باری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت
سنو اے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یار نبی کا یار ثابت
پیالہ وہ دکھایا ہمکو لا کر
پشیزی اُسپہ آہن کی لگی تھی

یہاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت
ہوئے آگاہ اُس سے ہم سراسر
لگی تھی اُسپہ آہن کی پشیزی
کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے

کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا
کیا تیار اُس کو چوب سے تھا
کہا پھر مجھکو یا ثابت انس نے
یہ کاسہ کاسہ خیر الوریٰ ہے

نکالا اُس نے کاسہ چوب کا تھا
سطبری تھی پیالہ میں ہویدا
مخاطب ہو کے فرمایا مجھی سے

ح ۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

Marfat.com

انس کا اور یہ قول سکرر | بکام جان ہے گو یا شیر و شکر | قسم کھا کے بیاں کرتا تھا ایسا | کہ اس کاسہ ہی میں ہے میں نے پلایا
رسول اللہ کو از قسم آبی | سبھی شہد و نبیذ و شیر صافی

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

ح ١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو ہو اثمار جنت پر | لب لعل مبارک تک | جسے مقسوم لاتا ہے
ہی فرزند ہے جعفر کے یہ بات | وہ ہے موسوم عبد اللہ کے سات | بیاں کرتا ہے وہ راوی روایت | ہوئی مذکور یہ اس کی روایت
کہ حضرت سید کونین کھاتے | خیار تر کو باخرمائے تر تھے

ح ٢ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور | کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور | کہ خربوزہ چھواروں سے ملاکر | جناب سرور عالم تھے کھاتے

ح ٣ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بتشریح عبارت | بیاں اس طرح کرتا ہے حقیقت | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | بوقت خوردن بطیخ و خرما
حضرت نوشجاں کرتے تھے ہمدم | چھوارے اور خربوزے کو باہم

ح ٤ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ
مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَ
اِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ
لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

بیاں ہے بوہریرہ کی زباں کا | ہوا ہے وہ مبین اس بیاں کا | کہ تھے اشخاص جو اہل مدینہ | یہ ان لوگوں کا ٹھیرا تھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو | تو لاتے نوبر سیراب تر کو | بہ پیش نوبہار ہشت جنت | بطور ہدیہ بھر یمن و برکت
رسول اللہ جب وہ پھل اٹھاتے | یہ الفاظ دعا کے تھے لب پہ لاتے | کہ اے اللہ کر برکت ہویدا | ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
خدایا اور برکت کر عنایت | ہمارے اس مدینہ میں نہایت | الٰہی اور کر برکت کو ظاہر | ہمارے وزن صاع و مد میں حاضر
خداوندا وہ بندہ خاص تیرا | کہ ہے گا نام ابراہیم جس کا | کہ ہے تحقیق تجھ سے دوستی ہے | وہ تیرا دوست پیغمبر نبی ہے

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا	نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا	خدایا تجھ سے جو اس نے دعا کی	برائے مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں	مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں	کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسے	زبہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میری خدایا	مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا	دو چنداں اس سے بھی بہر مدینہ	دعا گو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرماتا ہے راوی	کہ تھی عادت جناب مصطفےٰ کی	کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر	جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
	عطا کرتے تھے اس نو رس ثمر کو	غرض طفل صغیر نو بسر کو	

۱۲

ح ۵ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ اَجْرٍ
مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ وَعِنْدَهٗ
حُلِيَّةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَاَ يَدَهٗ مِنْهَا فَاَعْطَانِيْهِ

کہا بنت معوذ نے وہ احوال	کہ ہے اس طرح کیفیت حال	کہ تھا جو معاذ ابن عفرا	طبق دیکر مجھے تھا اس نے بھیجا
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر	جُنی تھیں ککڑیاں کچھ ان کے اوپر	وہ ایسی آریاں تھیں تازہ تر	نمایاں جن کے ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ٹھیری تھی عادت	کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت	تو بس میں اس طبق کو آپ لیکے	جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں یہ دیکھا	کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا	کہ ان کے واسطے تحقیق آیا	وہ زیور جانب بحرین سے تھا
	رسول اللہ نے بھر ہاتھ بھر کر	عطا مجھکو کیا اس میں سے زیور	

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

بذکر وصف آب طرز آشنا سیدان حضرت		مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے	
بوصف شربت ختم نبوت	جناب عائشہ سے ہے روایت	کہ تھا محبوب تر نزد شہ دیں	خنک شربت نہایت سرد و شیریں

ح ۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى يَمِيْنِهٖ
وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهٖ فَقَالَ لِيَ الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ
مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰى سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا

Marfat.com

مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِيْ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

کیا عباس کے بیٹے نے ایسا	کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا	فقط میں کیا کہ خالد کو بھی لائے	وہ میمونہ کے گھر میں جبکہ آئے
جناب زوجۂ سردار عالم	تبرک شیر آئیں پیش اُس دم	وہ میمونہ جو ام المومنیں تھیں	ہمارے واسطے وہ شیر لائیں
جناب سرور کون و مکاں نے	کیا کچھ نوش جاں وہ شیر لے کے	بسمت راست میں بیٹھا ہوا تھا	اُدھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پی کر جناب پاک نے شیر	مخاطب ہو کے کی یوں مجھ سے تقریر	کہ یعنی پی چکا اول میں اُس کو	احق و مستحق اب بعد ہے تو
ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے	تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے	بیاں کرتے ہیں عبداللہ احوال	کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال
کہ مجھ کو ہے بھلا کب یہ گوارا	کہ ہے جو شیر پس خوردہ تمہارا	کروں میں دوسرے پر اُس کو ایثار	نہیں منظور ہے یہ بات زنہار
کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم	کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم	اُسے لازم ہے پڑھنا اُس عطا کا	مناسب شکر ہے اپنے خدا کا
کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر	ہمارے واسطے برکت عطا کر	کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا	کہ ہووے اُس سے بہتر اور اچھا
کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد	بلاوے شیر جس کو رب جواد	غرض لازم ہے اُس کو شکر باری	زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری
کہ اس میں کر عنایت رب عزت	بہت کچھ خیر و افزائش نہایت	غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو	زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو
بیاں کرتا ہے راوی آخر کار	کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار	کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر	کہ ہووے کھانے پینے کی برابر
	اگر یہ شیر کو ہے بات حاصل	کہ ہے وہ کھانے پینے کی مقابل	

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان طرح آشامیدن رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

کہا ہے ابن عباس ولی نے	کہ محبوب خدا حضرت نبی نے	پیا اس طرح آب چاہ زمزم	کہ تھے اُس دم کھڑے سردار عالم

ح ۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

ہوا ہے عمرو مخبر اس خبر سے	اسے اسناد ہے اپنے پدر سے	پدر بھی عمرو کا تا حد غایت	ہے اپنے باپ سے کرتا روایت
یہ جد عمرو بولے میں نے دیکھا	جناب سرور کونین کو تھا	کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے	کھڑے ہو کر کبھی اور گاہ بیٹھے

ح ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ ایسا	کہ میں نے آپ کو پانی پلایا	پلایا یعنی آب چاہ زمزم	کیا سب نوش جاں حضرت نے اُس دم

Marfat.com

غرض یہ ہے کہ وقت نوش آب کھڑے تھے حضرت محبوب وہاب

٣ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ بِکُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّھُوَ فِی الرَّحْبِ فَاَخَذَ مِنْهُ کَفًّا فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ وَرَاْسَهٗ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ یُحْدِثْ ھٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

یہاں اب راوی اخبار زاہل — عیاں کرتا ہے کیفیت حال
کہ از بہر علی شیر وہاب — کوئی لے کر کے آیا کوزہ آب

وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر — اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت
کف والا میں اس سے آب لیکے — علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے

دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب — پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب
کیا مسح بروی پاک و اطہر — کیا پونچھوں پہ بھی مسح سراسر

اسی کوزہ سے پھر حضرت علی نے — پیا کچھ آب اس حق کے ولی نے
غرض یہ ہے پیا پانی جس ہنگام — کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام

کیا ارشاد اس کے بعد ایسا — کہ یعنی یہ وضو ہے اس شخص کا
بحال خود وضو جس شخص کا ہے — وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے

رسول اللہ کو تھا میں نے دیکھا — انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا

٤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا اِذَا شَرِبَ وَیَقُوْلُ ھُوَ اَمْرَءُ وَاَرْوٰی

انس نے یہاں سنا کر اس بیاں کو — کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو
کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے — تو اس کے درمیاں دم تین بھرتے

بظرف آب وقت خوردن آب — وہ لیکن تین دم ہوتے تھے سیراب
کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات — کہ پینا آپ کا اس طرح کے سات

گوارندہ غرض یہ بیشتر ہے — طراوت دینے والا سر بسر ہے

٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَیْنِ

بذکر آب نوشی ابن عباس — بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس
کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار — تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دو بار

٦ عَنْ کَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت — کہ لائے میرے ہاں تشریف حضرت
مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی — کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی

غرض مشک معلق کے دہن سے — پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے
کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم — کھڑے تھے اس گھڑی سردار عالم

بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال — اٹھی میں مشک کی جانب فی الحال
وہیں میں نے کیا اس کا بریدہ — کہ تا ہووے نہ وہ دنداں رسیدہ

کوئی اور اس کو منہ میں لاوے — کسی ناکس کے وہ منہ میں نہ آوے
حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے — یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے

کہ اس نے جو وہاں مشک کاٹا — تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا
کہ اس عورت نے بہر یمن حضرت — وہاں مشک کو کاٹا بہر عزت

Marfat.com

کسی کو وہ اگر بیمار پاتے ۔ تو انس بن بھر کے وہاں پلاتے
غرض پانی وہ جسکے بشکن آتا ۔ شفائی الحال وہ بیمار پاتا

ح عن انس كان انس بن مالك يتنفس في الاناء ثلثا وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا

انس کا فعل یوں مروی ہوا ہے ۔ کہ پانی اسطرح انسنے پیا ہے
وہ حضرت مصطفیٰ کا یار اکثر ۔ پیا کرتا تھا پانی تین دم کر
کہا کرتا تھا یہ بھی وہ صحابی ۔ کہ یہ تقلید ہے حضرت نبی کی

ح عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقربة معلقة فشرب من فم القربة وهو قائم فقامت ام سليم الى راس القربة فقطعتها

ہوئے داخل جناب شان رحمت ۔ انس کے گھر میں از راہ عنایت
وہاں اک مشک پانی کی بھری تھی ۔ معلق اور آویزاں دھری تھی
رسول اللہ کے یوں حال ہے آیا ۔ دہان مشک سے منہ کو لگایا
کھڑے پیتے ہے اسمیں سے پانی ۔ ز روئے لطف و راہ مہربانی
انس کی ماں نے جو حال دیکھا ۔ وہیں کٹ کر دہان مشک کا تا
تبرک جانکر اسکو رکھا پاس ۔ باداب ہاں اشرف الناس

باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان خوشبو لگانے کے بھی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

ح ۱ عن انس بن مالك قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها

صبا کس کے تعطر کی خبر لائی کہ گلشن میں ۔ گلاب و کیوڑہ اب آب خجالت میں نہاتا ہے
ملا ہے عطر کس گل نے بدن میں ۔ کہ چرچا آج ہے جسکا چمن میں
معطر پیرہن کس نے کیا ہے ۔ گل فردوس کو شرما دیا ہے
صبا نے کسکی بوئے پاک ہے آج ۔ دماغ گلستاں کو دی ہے معراج
کروں کیا وصف اس پاکیزہ تر کا ۔ کہ جان عطر ہے جسکا پسینا
معطر جسکی بو سے بوئے گل ہو ۔ بھلا محتاج وہ کیا بوئے گل ہو
مگر عاجز نوازی کی یہ ہی بات ۔ کہ تھا خوشبو سے انکو ربط و ترا
انس راوی کا یہ مذکور سنکر ۔ دماغ جاں ہوا اپنا معطر
بیاں کرتا ہے حال مصطفیٰ کو ۔ کہ انکے پاس تھی از قسم خوشبو
مرکب چیز تھی جو بوئے خوش سے ۔ وہ رکھتے اس لوئے خوش سے ربط رکھتے

ح ۲ عن ثمير كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب

انس کے پاس جو لاتا تھا خوشبو ۔ نہ کرتا رد انس زنہار اس کو
رسول اللہ کا وہ خادم خاص ۔ بیاں کرتا تھا یوں از روئے اخلاص
کہے ہے احوال یہ خوش کا ایسا ۔ حضور پاک میں جو لے کے آتا
جناب مخزن اسرار و انوار ۔ نہ کرتے رد اسے زنہار زنہار

ح ۳ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدهن واللبن

Marfat.com

بیاں ہو گرچہ یہ ابن عمر کا کہ تکیہ اور روغن بوئے خوش کا	مگر دیتا ہے حضرت کا حوالا کوئی دیوے تو رد کیجو نہ اصلا غرض یہ تین چیزیں جو کوئی دے	کہ ہے یہ سرور عالم کا ارشاد سوا اسکے اگر دیوے کوئی شیر تو لینے میں نہ کچھ انکار کیجے	مجھو اسکو مت بھولو رکھو یاد تو لینے میں نہ کیجو اسکے تقصیر

۴ عن رجل عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه۔

ہوا اس شخص سے مروی یہ احوال کہ جسکا رنگ ہو پنہاں بغایت	کہ جنے بو ہریرہ سے سنا حال مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاویں	کہ ہے ارشاد یہ خیر الورا کا ولیکن عورتوں کے واسطے تو کہ جسکا رنگ غالب بو سے پاویں	کہ مردوں کو وہ بو خوش ہے زیبا مخالف حکم ہو مردوں سے سن لو

۵ عن ابي عثمان النهدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطي احدكم الريحان فلا يرده فانه خرج من الجنة

ابی عثمان نے ایسا کہا ہے کہ یہ ریحان ہے جنت سے آیا کہ وارد جو ہوا ہی لفظ ریحاں	کہ یہ قول جناب مصطفا ہے نہیں انکار کرنا اس سے اچھا درخت ناز بو مقصود ہی یہاں	کہ دیوے گر کوئی ریحان کسو یہاں جو شارح قول نبی ہے لکھا ہے دوسرے شارح نے ایسا	کبھی لینے سے مت انکار کیجو تو اس نے اسطرح تشریح کی کہ ریحاں نام ہے ہر بوئے خوش کا

۶ عن جرير بن عبد الله قال عرضت بين يدي عمر بن الخطاب فالقى جرير رداءه فمشى في ازار فقال له خذ رداءك فقال عمر للقوم ما رايت رجلا احسن من صورة جرير الا ما بلغنا من صورة يوسف

جریر خوبرو سے ماہ سیما فقط لنگی ہی پہنے وہاں سے نکلا کہا پھر قوم سے حضرت عمر نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال اپنا کہا حضرت عمر نے مجھ سے ایسا کوئی احسن نہ دیکھا ہے اس سے کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب	کہ آگے آنکے حضرت عمر کے جریر اپنی ردا کو تو اٹھا لے جریر اسطرح کی رکھتا ہے صورت سنی ہے ہم نے دلکش اور مرغوب	ردا اس نے اٹھائی دوڑ بدن اپنے کو اب یعنی چھپا کہ حسن با صفا وہ بے کدو

باب ما جاء كيف كان كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان کیفیت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں

۱ عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد كسردكم

هٰذا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

کلام سرورِ عالم کا یہ فیض نمایاں ہے		کہ جہل و کفر کے مُردوں کو وہ ابتک جلاتا ہے	
جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار	کہ ایسی تو نہ تھی حضرت کی گفتار	کہ جیسی تم یہ باتیں جلد پیہم	کیا کرتے ہو تو گو بیش یا کم
مگر ایسا کلام مصطفا تھا	کہ ایک ایک حرف آپ سے جدا تھا	جناب پاک محبوب الٰہی	بیاں کرتے تھے با طرز صفائی
کہ اُنکے پاس جو ہوتا تھا بیٹھا			کلام پاک فوراً یاد کرتا

ح ۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

دکھاتا ہے انس اصبح رجال	کہ گفتار نبی کا تھا یہ احوال	کہ اک اک بات کو از روئے تفہیم	کیا کرتے سہ بارہ آپ تقریر
	کہ تا اصحاب عالم کی بتیا	بخوبی اور آسانی سمجھ لیں	

ح ۳ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا قُلْتُ صِفْ لِي
مَنْطِقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ
الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ
وَيَخْتِمُهُ بِاسْمِ اللّٰهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ لَيْسَ بِالْجَافِي
وَلَا الْمُهِينِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا
تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ وَلَا يَغْضَبُ
لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا
وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ
طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ

حسن فرزند حیدر کی روایت	ہوئی اس طرح یہ مروی روایت	کہ ہند ابن ابی ہالہ سے پوچھا	حسن ابن علی نے حال اسکا
کہ تھا کیسا کلام پاک اطہر	جناب سرورِ عالم بیاں کر	کہ تو وصاف ہے حالِ نبی کا	جناب مستطاب احمدی کا
کہا اُنے یہ سبط شاہ دیں سے	وہ رہتے رات دن اندوہگیں تھے	سدا رہتے تھے وہ اندوہ کیساتھ	نہایت فکر میں کٹتے تھے اوقات
نہ تھی راحت جناب مصطفا کو	شفیع عاصیاں خیر الورا کو	بہت خاموش رہتے آپ دن رات	وہ بے حاجت کبھی کہتے نہ تھی بات
بہنگام سخن اللہ کا نام	لیا کرتے با غاز و بانجام	کلام مختصر وہ آپکا تھا	کہ مضمون و معانی سے بھرا تھا
سخن تھا آپکا از بسکہ فاصل	کہ کرتا تھا تمیز حق و باطل	باندازہ مناسب تھی وہ گفتار	کمی بیشی تھا کب سے ہاں سرکار

Marfat.com

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی	نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی	اگر ملتی انھیں تھوڑی بھی نعمت	تو اسکو جانتے باشان عظمت
مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا	کسی کھانیکی گو ہوتا نہ اچھا	اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے	مگر تعریف بھی اسکی نہ کرتے
انھیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا	نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا	ولیکن امر دیں کا ربکا	رسول اللہ آتے تھے غضب میں
جو امر دیں میں ہوتا فرق پیدا	تو وہاں تاب تحمل تھی نہ اصلا	یہانتک آپ ہوتے تھے غضبناک	کہ ہوتے منتقم بے خوف بے باک
پر اپنے واسطے از رہ رحمت	کسی پر خشمگیں ہوتے نہ حضرت	نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے	نہ اپنے واسطے وہ رنج دیتے
سنو یہ اور بھی دستور حضرت	کسی جانب اگر کرتے اشارت	کف دست مبارک سے اشارا	کیا کرتے تھے حضرت بہر ایما
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات	الٹتے تھے ہتھیلی کو اس اوقات	بہنگام سخن دستور یہ تھا	ملاتے تھے کف دست مصفا
ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کر	وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لاکر	کف یمنی سے باطن دست چپ کے	بر انگشت صفا کو مارتے تھے
مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات	کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہاتھ	سو یہ بھی عادت خیر البشر تھی	غرض وقت سخن اسپر نظر تھی
عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو	اگر لاتا کوئی غصہ میں آنکو	تو وہ از رہ فضل عین الطاف	گزرتے جرم سے اسکے وہیں صاف
نہ کلفت اس سے کچھ خاطر میں لاتے	سراسر لطف ہی سے پیش آتے	اگر ہوتا خوشی کا انکے عالم	تو کرتے بند چشم پاک اسدم
بہنگام سرور وقت فرحت	رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت	لب لعل قسیم حوض کوثر	تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر
لب خنداں کا تھا انکے یہ عالم	تبسم سے بھر کے ہنستے تھے کم	بشکل ژالہ وہ دندان شفاف	ہنسی کے وقت ہوتے تھے عیاں صاف

باب ما جاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن جابر بن سمرة قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشة وکان لا یضحک الا تبسما فکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل

لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے		کہ جو کنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنسانا ہے	
صبا لائی لب جاں بخش کو بو	دیا مژدہ فسردہ خاطروں کو	تبسم کا یہ کس کے ذکر آیا	ہمارا غنچہ خاطر کھلایا
اگرچہ با دل ناشاد ہیں ہم	اسیر پنجہ صیاد ہیں ہم	مگر سنکر کسی کا مسکرانا	خوشی کا یاد آتا ہے زمانا
اب ایسی کیفیت حال ہے ہمکو	لبوں میں ہے ہنسی آنکھوں میں آنسو	ہنساتا ہے کسی کا مسکرانا	رلاتا ہے فراق روئے رعنا
بس اے کافی ذکر آگے حکایت	کہ ہے اب عزم اظہار روایت	کہا جابر نے ساق پاک والا	بخوبی تھی عجب باریک و زیبا
کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی	ہنسی اسطرح کی وہ آپ کی تھی	لب خنداں میں باعین تبسم	تبسم تھا تبسم تھا تبسم

Marfat.com

نظر میں جو کی چشم نبی پر	تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر	سیہ چشمی مگر بے سرمہ وہان تھے	وہ مژگان سیہ آرام جان تھے

ح۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ عبد اللہ ہے حارث کا بیٹا	وہ کہتا ہے کوئی میں نے نہ دیکھا	تبسم میں زیادہ شاہ دین سے	جناب رحمت للعالمین سے

ح۳ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ
اٰخِرَ رَجُلٍ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَيُخَبَّأُ
عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا
فَيُقَالُ اَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُوْلُ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا مَا اَرَاهَا
هٰهُنَا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

ابوذر کا کلام معتبر ہی	کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہی	کہا اُسنے کہ فرمایا نبی نے	جناب واقف سر خفی نے
کہ مین اس شخص کو پہچانتا ہون	بہ تحقیق تعرف جانتا ہون	کہ اول ہوگا وہ جنت مین داخل	ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اُسے بھی جانتا ہون مین مقرر	کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر	سنو ہے ایک کا اسطرح احوال	کہ لائینگے اُسے محشر مین فی الحال
فرشتون کو یہ ہوگا حکم صادر	کہ تم اس کو گناہان صغائر	تمامی سامنے لاکر دکھاؤ	مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہین جائیگا اُس مجرم سے پوچھا	بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا	فلانے روز تو نے خطا کی	فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا	کبیرون سے مگر ڈرتا رہے گا	کہ ہون ظاہر اگر وہ جرم پنہان	تو میرا حال ہو کیسا پریشان
غرض اسکے لئے یزدان رحمن	کریگا عین رحمت سے یہ فرمان	کہ اس مجرم نے جو ظاہر بدی کی	بدل دو ہر بدی سے ایک نیکی
کہے گا پھر تو وہ مجرم گنہگار	جو دیکھیگا عیان رحمت کے آثار	کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہان	نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہان
غرض اُسکی یہ ہوگی اس سخن سے	کہ انکو بھی خدا نیکی سے بدلے	ابوذر نے کہا جو وقت حضرت	ہویدا کر چکے یہان تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا	ہنسے اتنا کہ دندان ہوگئے وا	ہنسی کے وقت بالنور تجلا	ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

ح۴ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِكَ

جریر ابن عبد اللہ نے یہان	حقیقت کو کیا اپنی نمایان	کہ مین جس روز سے اسلام لایا	رسول اللہ کی خدمت مین آیا
نہ کرتے تھے کبھی وہ مجھسے پردا	حجاب و قید سے تھا مین مبرا	سوا اسکے مجھے جب دیکھتے تھے	تو حضرت دیکھتے ہی مجھکو ہنستے

ح۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ
اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ

Marfat.com

ليدخل الجنة فيجد الناس قد اخذوا المنازل فيرجع فيقول يا رب قد اخذ الناس المنازل فيقال له اتذكر الزمان الذي كنت فيه فيقول نعم فيقال له تمن فيتمنى فيقال له فان لك الذي تمنيت وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخر بي وانت الملك قال فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

بقول صادق فرزند مسعود	روایت یون ہوئی مذکور و مشہور	کہا اس خادم خیر الورا نے	کہ فرمایا جناب مصطفانے
کہ مین پہچانتا ہون اس بشر کو	کہ مقیم دوزخ و نار و شرر کو	کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا	چھٹے گا آتش دوزخ سے ایسا
کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے	وہ یون نکلے گا اس جا غضب سے	کہ ہوویگا سرینوں پر گھٹتا	چلے گا بسکہ دشواری سے رستا
ملے گا اسکو یوں حکم الٰہی	کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی	کھڑا ہوویگا وہ جنت مین آکر	وہان لوگونکو دیکھیگا نظر بھر
کہ وہ اپنے مکانونمین مکین ہین	مکانات جنان خالی نہین ہین	بھرے وہ دیکھکر ایوان جنت	پھر آویگا بسوئی رب عزت
کہیگا آکے وہ اے رب باری	بھری جنت مین ہے خلقت تمہاری	کوئی خالی نہین ہے قصر و ایوان	بجائے خود ہر اک انسان ہے وہان
خداوند جہان اس سے کہے گا	تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا	کہ جسکے درمیان اسوقت تھا تو	ہوا یعنی وہان سے اب جدا تو
کہیگا وہ کہ اے غفار سبحان	مجھے تو وہ زمانہ یاد ہی ہان	پھر اسکے واسطے یہ حکم ہوگا	کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار	تو اس سے یوں کہیگا رب غفار	کہ لے جو ہے ترے دل کی تمنا	زیادہ دس گنا سے مثل دنیا
غرض سنکر یہ ارشاد عنایت	کہے گا وہ غریق بحر حیرت	کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو کیا تم	کہ دیتے ہو جہان سے دس گنا تم
غرض تم بادشاہ لامکان ہو	خداوند زمین و آسمان ہو	بھلا مجھ بندۂ محتاج کیسات	ہنسی کی آپ فرماتے ہین یہ بات
کہا راوی نے دو عالم کے سرور	یہانتک ذکر لائے جب زبانپر	تو مین نے آپ کو تحقیق دیکھا	ہنسے یہانتک کہ دندان ہوگئے وا

ح ٦ عن علي بن ربيعة قال شهدت عليا اتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلثا والله اكبر ثلثا سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت يا رسول الله قال ان ربك تعالى يعجب من عبده اذا قال رب اغفر لي ذنوبي يعلم انه لا يغفر الذنوب غيره

علی ابن ربیعہ متقی ہے	علی مرتضیٰ کا تابعی ہے	کیا اسنے بیان ہی حال ایسا	کہ مین حضرت علی کے پاس آیا

غرض اُسوقت ہاں حیدرؑ کی حق نما	سواری کے لئے مرکب تھا حاضر	رکا نے میں مرکب میں رکھا پا	تو میں نے سیِ علی کا حال دیکھا
لیا نام خدا اول اُس مضمون سے	کیا آگاہ سب لوگوں کو اُس سے	پڑھا الحمد کو اللہ کے سات	لگے وہ پشت پر اسکے جب [illegible]
پھر اسکے بعد سبحان الذی کو	لگے پڑھنے وہ با آواز نیکو	یہ آیت پڑھ چکے جسوقت ساری	پڑھا الحمد کو پھر تین باری
سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر	لگے پڑھنے پھر استغفار حیدرؑ	ہنسے پھر بعد اسکے شاہ مردان	ہوئے دندان لب خندہ نمایان
کیا یہ عرض پھر بوالحسن سے	کہ میں کس واسطے اب آپ ہنستے	کہا حضرت علی نے مجھ سے ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ میں جسطرح ہنگام سواری	بجا لایا یہ حمد و شکر باری	اسی صورت پڑھے سرکتے جسدم	تو یہ سب پڑھ کے سرور دو عالم
لگے ہنسنے بعنوان دلارا	تو میں نے سرور عالم سے پوچھا	کہ آئی کیوں ہنسی اسوقت تمکو	ہمیں بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو
کہا بس آپ نے ارشاد اُسدم	کہ رب جز و کل خلاق عالم	بعین مرحمت ہوتا ہے خوشنود	کہ جسدم کوئی عبد رب معبود
نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار	کہ مجھکو بخش دے اے رب غفار	خداوند جہان یہ جانتا ہے	کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے
کوئی میرے سوا اسکی خطا کو	نہ بخشے گا نہ بخشے گا سوا ہو	غرض ہو جبکہ راضی رب عزت	ہنساوے کیوں نہ مجھکو عین فرحت

ح عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهُ فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهِ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهِ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهِ بِالرَّجُلِ

بیاں راوی سعد با سعادت	بیان کرتا ہے یہ حال وحقیقت	کہ روز جنگ خندق سرور دیں	ہوئے خنداں بعنوان خوش آئیں
رسول اللہ کے اسوقت دندان	ہوئے شفاف موتی سے نمایاں	کہا پھر سعد سے عامر نے آکر	ہوئے تھے کیوں خندہ زن اسطرح [illegible]
کہا اُسنے کہ بیٹا تھا یہ احوال	کہ آیا ایک کافر لیکے واں ڈھال	سر اپنا ڈھال سے کافر چھپا کر	رہا بکتا بری باتیں ستمگر
ادھر میں خادم خیر الوریٰ تھا	کہ میرا تیر لگتا بے خطا تھا	اُٹھایا اُسنے جسدم فرق ناپاک	تو میں نے تیر مارا اسطرح تاک
کہ بس آکے لگا ماتھے کے اوپر	گرا مردود فوراً کھا کے چکر	قدم جو اٹھ گیا اُس بے حیا کا	سر مردود کافر کا ہوا وا
ہنسے اسدم رسول اللہ ایسا	کہ آتے تھے نظر دندان والا	دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا	کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی کا
کہا اُس نے کہ تیر سعد کھا کر	گرا وہ مرد جب چکر میں آکر	یہ فعل سعد کیا انکو خوش آیا	کہ جسنے آپکو اتنا ہنسایا

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان مین خوش طبعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس باب مین [illegible] حدیثین ہیں ۱۲

١ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ يَعْنِي يُمَازِحُهٗ

مزاح وطیب مین جو آپ فرماتے تھے یارو سے — ہنستاتے تھے انہین ہم کو غم حرماں رلاتا ہے
عجائب بات ہے یہ دل لگی کی — کہ حضرت نے بھی یارو سے ہنسی کی — ولیکن وہ مزاح وطیب کے سات — فضولی کی نفرماتے کبھی بات
انس کہتا ہے حضرت مصطفا نے — کہا مجکو کہ اے دو کان والے — ابو عیسی نے بیان تشریح کی — کہ یہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

٢ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّي صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا — کہ رہتے تھے بہت وہ ہمسے خلطا — باخلاق حسن تھے آپ موصوف — بعنوان مزاح وطیب معروف
عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال — کہ تھا ہر طرح سے ایثار افضال — مرا تھا ایک بھائی مجسے چھوٹا — کہ طائر ایک اس نے پالا
نغر اسکو تو کہتے ہین بتازی — وہ بچہ اوس سے تھا مشغول بازی — غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا — تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اسوقت ایسا — ز راہ طیب اس بچہ سے پوچھا — نغیرا سے جو تیرا اب مر گیا کیا — وہ طائر سات تیرے کر گیا کیا

٣ ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

بیان بوہریرہ سے ہے ہویدا — کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا — کہ تم بھی یا رسول اللہ ہمسے — مزاح طیب کرتے ہو کرم سے
کہا حضرت نے یہ خوبی نبی ہے — مزاح طیب مین بھی راستی ہے — اگر کہتا ہون کچھ طیب کی بات — ہو کرتی ہے وہ تحقیق کے سات

٤ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا — کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا — کہ مجکو کچھ عنایت ہو سواری — کرے تا میرے تن بار داری
کیا ارشاد اس سائل سے ایسا — تجھے مین دونگا بچہ اونٹنی کا — چڑھا دونگا تجھے مین اسکے اوپر — کہا اسنے چڑھونگا آہ کیونکر
کہا پھر آپ نے اس سے ہویدا — کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا

٥ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ وَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَلَا يُبْصِرُهٗ

Marfat.com

فقال من هذا ارسلنی فالتفت فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل لا یألو ما الصق ظھرہ بصدر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین عرفہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری ھذا العبد فقال یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذًا واللہ تجدنی کاسدًا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد

اس کے قول سے ہوتا ہے معلوم	کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم	وہ تھا اک بادیہ کا رہنے والا	محب سید کون و مکان تھا
بہت ہدیہ تحفہ ساتھ لیکر	حضور پاک میں آتا تھا اکثر	جو ہوتی چیز صحرائے عرب سے	وہ لاتا سامنے فخر عرب کے
یہاں سے بھی جناب فخر عالم	روانہ اسکو کرتے شاد و خرم	وہ جب صحرا کی رخصت مانگتا تھا	اسے اسباب دیتے تھے بہت سا
رسول اللہ کا تھا قول ظاہر	ہمارا بادیہ ٹھہرا ہے زاہر	کہ جو صحرا میں ہوتا ہے نمودار	ہمارے واسطے لاتا ہے ہر بار
ہم اسکے واسطے ٹھہری ہیں شہری	کہ ہووے چیز جو اچھی یہاں کی	تو اسکے واسطے موجود کر دیں	روانہ یہاں سے با مقصود کر دیں
غرض یہ ہے کہ ہر صورت سے حضرت	نہایت اس سے رکھتے تھے محبت	بظاہر گرچہ تھا بد شکل زاہر	مگر باطن میں تھا زیبا بظاہر
ہوا تھا اتفاق کار ایسا	کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا	کہ آنکلے وہاں ناگاہ حضرت	اسے پیچھے سے پکڑا کرکے شفقت
یکایک آ پہنچ کے اس کو پکڑا	وہ بے دیکھے ہوئے اس طرح بولا	کہ ہے یہ کون یعنی آ کے جس نے	مجھے پکڑا ہے ہاں اب جلد چھوڑ دے
یہ کہہ کر پھر تامل سے نظر کی	تو صورت دیکھ کر خیر البشر کی	چمٹتا تھا وہ صدر احمدی سے	خلوص جان و اخلاص دلی سے
ہوا تھا محو لطف مصطفا کا	جدا ہونا رکھتا تھا گوارا	پھر اسکے بعد بولے شاہ ابرار	کہ اس بندہ کا ہے کوئی خریدار
کہا زاہر نے سوگند خدا ہے	کہ یہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے	کیا ارشاد پھر حضرت نے اس کو	کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو
	دیا اس طرح فرمایا نبی نے	گمان ہے تو خدا کے پاس سن لے	

وعن الحسن قال اتت عجوز الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یدخلنی الجنۃ فقال یا
ام فلان ان الجنۃ لا تدخلھا عجوز قال فولت تبکی فقال اخبروھا انھا لا تدخلھا وھی عجوز ان اللہ تعالی
یقول انا انشأناھن انشاءً فجعلناھن ابکارا

روایت یہ ہوئی مروی حسن سے	کیا آگاہ حال پیرزن سے	کہ آئی وہ رسول اللہ کے پاس	گذارش کی کہ اب ہے اشرف الناس
مری خاطر دعا کیجیے خدا سے	ملی جنت مجھے تیری دعا سے	خدائے پاک دیوے مجھ کو جنت	تمنا یعنی رکھتی ہوں نہایت
کہا حضرت نے سن ام فلاں تو	ہوئی ہے آ کے خواہاں جناں تو	مقام پیرزن جنت نہیں ہے	بہشت پاک جائے نازنین ہے
سنی اس پیرزن نے جبکہ یہ بات	چلی روتی ہوئی اندوہ کے ساتھ	کیا حضرت نے لوگوں کو اشارا	کہ اس بڑھیا سے کہہ دو آشکارا
کہ ہے جنت مقام نوجوانی	وہاں حاصل ہے عیش جاودانی	نہ ہوگا اس میں داخل کوئی ایسا	کہ جسکے واسطے وہاں ہو بڑھاپا

Marfat.com

اگر یہاں سے کوئی بوڑھا گیا ہے	وہاں وہ نوجوان سی سال کا ہے	خداوند تعالیٰ نے بھی اس کی	کلام پاک میں اپنے خبر دی
زنان اہل جنت کی حقیقت	بیان کرتا ہے ایسے رب عزت	کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے	وجیہ و خوبرو زیبا کریں گے
بر عنائی کرینگے بکر ان کو	رہیں گی شوہروں کی سات خوش خو	وہ شوہر دوست ہونگی با دل شاد	موافق سات انکے اور ہمزاد

باب ما جاء فی صفۃ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے صفت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں نو حدیثیں ہیں

ح ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ يَقُولُ ع وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

بتقریب سخن جو آپنے موزوں کلامی کی		بیاں وہ حال بھی کافی بموزونی سناتا ہے

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے	کیا تھا حال استفسار آ کے	کہ ختم انبیا نے شعر موزوں	کیا بھی تھا زباں سے اپنی مقروں
بوصف حال تمثیل و حکایت	کبھی اشعار بھی پڑھتے تھے حضرت	کہا اس سے یہ ام المومنین نے	پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے
وہ تھا ابن رواحہ کی زباں کا	بہ تمثیل زماں اس کو پڑھا تھا	ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا	ویاتیک بالاخبار من لم تزود
سنو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے	رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے	کرے گا اب اس کو ظاہر جلد ایام	کہ تو غافل رہا اس سے بنا کام
خبر لیکر کہے وہ شخص آیا			نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

ح ٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ع أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ آخره وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلُ

یہاں ہے بو ہریرہ سے روایت	کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت	کہ شاعر کا جو قول راستی ہے	لبید اس شعر کا شاعر مگر ہے
تحقیق بیاں اس نے کہا ہے	کہ جانو جو چیز ہے غیر خدا ہے	وہ ہے بس فانی و بے اصل و باطل	زوال نعمت دنیا ہے حاصل
کیا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر	کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر	اور اسکے باپ کا بھی صلت ہے نام	بزود کہ وہ مشرف ہو باسلام

ح ٣ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجَرٌ إِصْبَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ

بیاں کرتا ہے یہ جندب صحابی	کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی	احد کی جنگ کا یہ ماجرا تھا	کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا
ہوا انگشت سے جسم و داغ خوں	تو فرمانے لگے حضرت یہ موزوں	کہ اے انگشت با خونت رسیدی	بدیدی در رہ حق انچہ دیدی

ح ٤ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

یا ابا عمارۃ فقال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ولی سرعان الناس تلقتہم ہوازن بالنبل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب

انا ابن عبد المطلب

براکے پاس آیا ایک سائل	لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل	کہ تم سب لوگ ہمراہ نبی سے	بوقت جنگ تھے ایکبار بھاگے
برا عازب یار نبی کا	کلام معترض سے دل بھر آیا	لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے	یہ تیرا اعتراض نارسا ہے
رسول اللہ بھاگے تھے نہ زنہار	ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار	صحابہ انکے بھی مجبور رضا تھے	نہایت جان نثار و دل فدا تھے
رہے وہ مستقل با عین جرأت	لڑے جسوقت کفاروں سے حضرت	مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی	انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی
کہ جب ہونے لگا تیروں کا باراں	ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں	ولیکن اس گھڑی ختم رسالت	سواری بغلہ تھی باشان و شوکت
ابو سفیان جو تھا حارث کا بیٹا	رسول اللہ کا وہ ابن عم تھا	عنان مرکب سردار عالم	وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اس دم
رسول اللہ کرتے تھے ارادا	کہ ہو ویں حازم ادبار اعدا	مگر وہ ابن عم خیر الوری کا	زروئے مصلحت تھامے ہوئے تھا
عجب کچھ حال تھا محبوب رب کا	ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا	بعین جرأت و فرط شجاعت	رجز پڑھنے لگے اسوقت حضرت
کہ میں ایسا نبی مصطفا ہوں	کہ صدق و راستی سے بولتا ہوں	بتحقیق بیاں کہتا ہوں ایسا	کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

٥ عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وابن رواحۃ یمشی بین یدیہ وہو یقول

بیان کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ ہے قول انس ہر حال ثابت	کہ ہنگام قضائے عمرہ حضرت	ہوئے داخل میاں مکہ حضرت
تو وہاں ابن رواحہ نام شاعر	کہ تھا وہ شاعر زیبا منظر	پہ دو شعر پڑھتا آگے آگے	چلا آتا تھا حضرت مصطفا کے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ	الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الہام عن مقیلہ	ویذہل الخلیل عن خلیلہ

کرو ہاں راہ خالی قوم کفار	کہ یہاں تشریف لائے شاہ ابرار	بامر محکم تنزیل اس دن	کریں گے قتل تم لوگوں کو گن گن
تمہیں ماریں گے ایسی ضرب بے تر	کہ اڑ جائے تمامی کاسہ سر	پڑیگی تم پہ ایسی مار پر مار	کہ اس شدت میں بھولے یار کو یار
کہا ابن رواحہ سے عمر نے	کہ اشعار تو حضرت کے آگے	میان مکہ یعنی پڑھ رہا ہے	بھلا کب شعر پڑھنی کی یہ جا ہے
کیا ارشاد حضرت نے عمر کو	کہ اس کو روک مت اس دم عمر تو	کہ کفاروں کو اس کا شعر اس دم	زیادہ تیر سے لگتا ہے پیہم

٦ عن جابر بن سمرۃ قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ وکان اصحابہ

Marfat.com

يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ ۔

بیاں کرتا ہے جابرؓ یہ حقیقت	کہ میں سو بار سے زیادہ بکثرت	ہوا ہوں ہم نشین بزم والا	وہاں اصحاب کا جلیل دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی	مگر حضرت ہلاتے تھے گرانی	مضامین زمان جاہلیت	ہوا کرتے تھے شعروں میں صنعت
	کبھی خاموش رہتے آپ سنکے	کبھی کرتے تبسم سات انکے	

٧ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

کہا ہے بوہریرہ مقتدا نے	کہ فرمایا نبی مصطفےٰ نے	کہ اشعار عرب سے قول پوچھا	بیاں ہے یہ لبید خوش زباں کا
	الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل	وکل نعیم لا محالہ زائل	

٨ح عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِي بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے	کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے	ردیف سرور کون و مکاں تھا	پس پشت نبی بیٹھا رواں تھا
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار	امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار	غرض جب تھم کے چپ ہوتا تھا ہر بار	تو فرماتے تھے حضرت اور بھی ہاں
بحکم سید کونین ہر بار	اسی صورت پڑھے جاتا تھا اشعار	برائے خاطر سردار عالم	پڑھے تھے ایکسو اشعار ہیہ
غرض میں پڑھ چکا جب سو اشعار	تو فرمایا یہ مجھ سے آخر کار	کہ شان شعر سے ہے یہ نمایاں	بزودی یہ امیہ ہو مسلماں

٩ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جناب عائشہ کرتی ہیں ظاہر	کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر	جناب مصطفےٰ کا مدح خواں تھا	مدیح خاتم پیغمبراں کا
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر	رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر	کھڑا ہو کر وہ اس منبر پہ ہر دم	بیاں کرتا تھا وصف فخر عالم
و یا کفار کی کرتا مذمت	کہ تھے وہ دشمن ختم نبوت	رسول اللہ فرماتے تھے ایسا	کہ ہے حسان جو ثابت کلام
تو اسکے واسطے باری تعالےٰ	بجبرئیل امیں امداد کرتا	غرض اس کام میں جب تک کہ ہے	مقرر اس پہ تائید ملک

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

باب بیان کلام کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بصورت افسانہ کے آپس اردو وحدیث ہیں ۔

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيثًا فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَأَنَّ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ إِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ .

جنابِ شانِ رحمت صورتِ افسانہ جو باتیں ۔ کیا کرتے تھے اب احوال وہ لکھنے میں آتا ہے

جنابِ عائشہ کرتی ہیں بیاں ہیں ۔ یہاں اس طرح سے افسانہ خواں ہیں ۔ کہ حضرت نے میانِ اہلِ خانہ ۔ سنایا ایک شب سکو فسانہ
تمامی زوجۂ خیر الورا نے ۔ کہا تھا ایک نے یوں مصطفیٰ سے ۔ کہ یہ تو آپ کا ایسا بیاں ہے ۔ خرافہ سے کہ دیتا نشاں ہے
لگے کہنے جنابِ نیک فرجام ۔ خرافہ ہے بھلا کس چیز کا نام ۔ پھر آپ نے انکو یہ پوچھے بتایا ۔ خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا
کیا جنات نے اس کو گرفتار ۔ رہا مدت تلک انمیں بناچار ۔ یہ ہے مذکور ایامِ جہالت ۔ ہوا یہ سانحہ از قبلِ بعثت
پھر اسکے بعد جنات پریشاں ۔ اسے پہونچا گئے با جنسِ انساں ۔ وہ انمیں ایک مدت تک رہا تھا ۔ وہاں کا حال جو دیکھا کیا تھا
بیاں کرتا تھا از روئے عجائب ۔ مقالات و حکایاتِ غرائب ۔ غرض اچنبے فسانہ ہو بندرت ۔ خرافہ سے اسے دیتے ہیں نسبت

حدیثِ امِ زرع

یعنے حدیث خرافہ سے ۱۲

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَلَّا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا ۔

جنابِ عائشہ سے ہے یہ مروی ۔ کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اکٹھی ۔ انہیں سے وہ جگہ رکھتی ہے نسبت ۔ جہاں رہتی تھیں وہ جائے سکونت
کیا آپس میں ان سب نے یہ پیماں ۔ کہ بھید اپنا کرے کوئی نہ پنہاں ۔ جو اپنے شوہروں کی ہو حقیقت ۔ کرے اظہار از روئے صداقت

قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ ۔

کہا اس عورتِ اول نے ایسا ۔ کہ ہے میرا شوہر بس کہ دُبلا ۔ وہ اس صورت سے ہے لاغر سراسر ۔ کہ جیسے ہو شتر کا لحم لاغر
وہ دُبلا گوشت بھی تو کوہ پر ہے ۔ نہ آسانی سے واں ہرگز گذر ہے ۔ نہ موٹا ہے کہ کہیں اس میں نام ۔ کہ لایا جائے وہ واں سے بانجام
یہ تھا عورت کا مقصودِ حکایت ۔ کہ ہے یعنے وہ مردِ بے حمیت

قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ ۔

یہ کی اُس دوسری عورت نے گفتار مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں	کہ کر سکتی نہیں کچھ حال اظہار تو اسکے رازِ پنہاں کھول دوں میں	مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے نہایت دور میرا ماجرا ہے	کہ جسکے وصف میں قاصر زباں ہے یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے
قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ			
کری اُس تیسری نے یہ حکایت زباں گر سامنے اُسکے ہلاؤں	کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت طلاقِ بائنہ فی الفور پاؤں	کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے وگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے	مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے تو کپڑا دے نہ روٹی پیٹ بھر کے
قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ			
کہا اُس عورتِ چارم نے یہ حال	کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال نہ گرمی اُس میں نہ سردی بھری ہے	وہ ہے اس طرز و اس انداز کی سات ملال و بیم سے صافی بری ہے	اُسے گویا تہامہ کی کہوں رات
قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ			
کہی اُس پانچویں عورت نے یہ بات نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر	کہ ہے خاوند کی سیری اوقات تو شکلِ شیر ہوتا ہے دلاور	کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر نہیں ہوتا کسی حالت کا پُرساں	تو سوتا ہے بشکلِ یوز اکثر خیالِ عہد ہے نہ فکرِ پیماں!
قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ			
چھٹی عورت کا ہے یہ ماجرا کہ اسکے سامنے آوے جو کھانا اگر سووے تو ہے یہ عالمِ خواب	کہوں کیا ماجرا عین بجا ہے سبھی کھاوے نہ چھوڑے ایک دانا وہ کپڑے کو لپیٹے شکلِ گرداب نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار	کہا اُس نے کہ میرا زوج عیار اگر پینے کی کوئی چیز پاوے بر و دوش و سر و گردن چھپائے نہ اسکے رنج و راحت سے سروکار	وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار وہ لاجرعہ وہیں دم میں چڑھا دے نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے
قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ			
اب اُسکے ساتویں نے وصفِ شوہر وہ تاریکی میں ہے گمراہِ مطلق مجسم درد ہی رنجور تن ہے	کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر بہنگامِ سخن درماندہ احمق گرفتارِ غم و رنج و محن ہے فقط سر کیا وہ ہے بے مہر ایسا	نہایت ناتواں سستی بھرا ہے کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے بایں اطوار رکھتا ہے یہ بدخو کوئی ثابت نہ چھوڑے عضوِ تن کا	کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا کہ میری زوج میں پیدا نہ کہ ہاتھ آوے تو توڑے تیرے س
قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ			
زنِ ہشتم بیان کرنے لگی صاف	کہ میرا زوج ہے گلزارِ اوصاف	کہوں کیا اُس کی رعنائی کا عالم	عجوبہ حسن و زیبائی کا

Marfat.com

وہ اُس کی بُو خوش تر مشک گویا — کہوں خوبی کا اُس کی حال کیا کیا

قالتِ التاسعۃ زوجی رفیعُ العماد عظیمُ الرماد طویلُ النجاد قریبُ البیتِ مِنَ النّاد

نویں حور نے یہ قصہ ہمیں سنایا	کہ میرا زوج ہے ایوان والا	بلند و مرتفع اُس کا ستون ہے	محل اُس کا برفعت بےستون ہے
یہ بخت و بڑ کا عالم اُس کی بہا ہے	کہ خاکستر کا انبار گراں ہے	وہ قدآور جوانِ خوش لقا ہے	نہایت اُس کا لمبا پرتلا ہے
	عمارت اُس نے ہے ایسی اٹھائی	کہ ہر لوگوں کے وہاں اکثر سمائی	

قالتِ العاشرۃ زوجی مالکٌ وما مالکٌ مالکٌ خیرٌ من ذٰلک لہٗ اِبلٌ کثیراتُ المبارکِ قلیلاتُ المسارحِ اذا سمعن صوتَ المزھرِ ایقنّ انّھنّ ھوالکُ

وہاں دسویں کی باری جبکہ آئی	لگی خاوند کی کرنے بڑائی	کہ کیا اچھا مرے مالک کا دم ہے	وہ مالک مالکِ خیر و کرم ہے
بیاں کیا کیجیئے اونٹوں کی کثرت	کہ رکھتا ہے وہ بے حد و نہایت	کچھ ایسی کثرتِ جنسِ شتر ہے	کہ صحرا اور جنگل اُن سے پُر ہے
انہیں درکار ہے اتنی خس و گاہ	کہ ہے بس تنگ میدان چراگاہ	یہ ہے معمول اُس عالی ہمم کا	کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا
تو اُس مہمان کی خاطر وہ خوش خو	وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو	غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے	کہ جب اُن کو شتربان ہانکتا ہے
تو وہ چوبِ شبان کی سنکے آوازا	سمجھ لیتے ہیں اپنے دل میں یہ راز	کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر	کرینگے ذبح ہم کو اُس کی خاطر

قالتِ الحادیۃ عشرۃ زوجی ابوزرعٍ وما ابوزرعٍ اناس من حُلیٍّ اُذُنَیَّ وملأ من شحمٍ عضدیَّ وبجّحنی فبجحت الیّ نفسی وجدنی فی اھلِ غُنیمۃٍ بشقٍّ فجعلنی فی اھلِ صھیلٍ واطیطٍ ودائسٍ ومُنقٍّ فعندہٗ اقولُ فلا اُقبّحُ وارقدُ فاتصبّحُ واشربُ فاتقمّحُ امُّ ابی زرعٍ فما امُّ ابی زرعٍ عکومُھا رداحٌ وبیتُھا فساحٌ ابنُ ابی زرعٍ فما ابنُ ابی زرعٍ مضجعہٗ کمسلِّ شطبۃٍ وتشبعہٗ ذراعُ الجفرۃِ بنتُ ابی زرعٍ فما بنتُ ابی زرعٍ طوعُ ابیھا وطوعُ اُمّھا وملءُ کسائھا وغیظُ جارتھا جاریۃُ ابی زرعٍ فما جاریۃُ ابی زرعٍ لا تبثُّ حدیثنا تبثیثًا ولا تنقثُ میرتنا تنقیثًا ولا تملأُ بیتنا تعشیشًا قالت خرج ابوزرعٍ والاوطابُ تُمخضُ فلقی امراۃً معھا ولدانِ لھا کالفھدینِ یلعبانِ من تحتِ خصرھا برمّانتینِ فطلّقنی ونکحھا فنکحتُ بعدہٗ رجلًا سریًّا رکب شریًّا واخذ خطّیًّا واراح علیّ نعمًا ثریًّا واعطانی من کلِّ رائحۃٍ زوجًا وقال کلی امَّ زرعٍ ومیری اھلکِ فلو جمعتُ کلَّ شیءٍ اعطانیہ ما بلغ اصغرَ آنیۃِ ابی زرعٍ قالت عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا فقال لی رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کنتُ لکِ کابی زرعٍ لامِّ زرعٍ ٭

کہا اُس گیارویں نے آخر کار	کہ بوزرع وہ منعم مرد زردار	مرا وہ شوہرِ زینت فزا تھا	مرے کانوں کو زیور سے بھرا تھا

Marfat.com

دیا اس طرح کا آرام مجھکو / کہ آئی نہ کبھی پر دونو بازو
رکھا اس نے مجھے خوشحال شاداں / رہی آرام و راحت سے مری جاں

بیاں میں کیا کروں اپنے نسب کا / ہوئی تھی بکریوں والوں میں پیدا
کہ تھے وہ لوگ از بس بے بضاعت / گذر کرتے تھے با تنگی و عسرت

مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا / عروج نشہ دولت دکھایا
یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی / سنی بانگ شتر آواز تازی

سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا / بہت غلہ کا یہاں انبار پایا
ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل / رہی باقی نہ کوئی حسرت دل

سحر تک بے ملال و بے کدورت / بعیش و عیش کرتے استراحت
مجھے جسوقت ہوتی خواہش آب / تو آب سرد دیکر ہوتی سیراب

ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی / وہ کیسی ماں بزرگ خانداں تھی
میسر تھا اسے سامان دولت / تمامی خانہ و ایوان بوسعت

ابی زرع کا کیا اچھا وہ بیٹا / نہایت نازنیں زیبا مصفا
وہ اس کی خوابگاہ بے کدورت / غلاف تیغ ہے گویا بصورت

وہاں وہ نازنیں آرام کرتا / مصفا تیغ کی صورت بدن تھا
خورش درکار ہے جسوقت اسکو / تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو

ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی / مگر ماں باپ کی فرماں بری تھی
وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات / کہ جس کا رشک ہمسایہ کو دن رات

ابی زرع کی لونڈی گلبدن تھی / امین راز دار و بے غبن تھی
کہوں کیا اس سے اگر افسانہ / ابوزرع گیا بیرون خانہ

جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا / جدا کرتے تھے روغن اون کا
ہوا وارد وہاں جسوقت آکر / تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ دو بچے لیے وہ نازنیں تھی / نہایت نازک و زیبا حسیں تھی
وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی / یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی

وہ اسکے جو انار تازہ تر تھے / وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے
غرض دیکھا جو بوزرع نے اسکو / ہوا بس عاشق ہر تار گیسو

اسے وہاں سے اٹھا کر گھر میں لایا / خوشی سے بانوئے خانہ بنایا
مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا / کہوں کیا سوت نے آکر نکالا

کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر / کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تونگر
رئیس قوم تھا مرد سپاہی / لیے نیزے کو گھوڑے پر سواہے

مجھے وہ اپنے گھر جسوقت لایا / سبھی سامان دولت کا دکھایا
کیا اس شوہر ثانی نے حاضر / بزوگاہ شتر کو میری خاطر

سوا اسکے سبھی سامان دولت / عطا مجھ کو کیا اس نے بکثرت
کہا اے ام زرع اس کو آلے / یہ وقت عیش ہے کھالو کھلالے

کہوں کیا اس نے جو مجھکو دیا ہے / اکٹھا گر کروں جو کچھ ملا ہے
ابوزرع کا تھا جو ظرف ادنا / یہ سب اسکے مقابل ہو نہ اصلا

جناب عائشہ با خوش بیانی / بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی
کیا ارشاد ختم المرسلین نے / جناب شافع روز پسیں نے

کہ ام زرع کا جو ماجرا ہے / ابی زرع نے جو اس کو دیا ہے
اسی صورت سے میں بھی تیری خاطر / بہر صورت ہوں دلداری کو حاضر

ہوئی لیکن جدائی انمیں پیدا / اگر میں ہوں تری صورت کا شیدا
مجھے تو سات تیرے ہے نہایت / محبت ہے محبت ہے محبت

بابُ ماجاءَ فی صِفۃِ نومِ رسُولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم

یہ باب ہے بیان میں سونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

ا ح عَنِ البَراءِ بنِ عازِبٍ اَنَّ رسُولَ اللہِ صلے اللہُ علیہِ وسلّمَ کانَ اِذا اَخَذَ مَضجَعَہٗ

كفه اليمنى تحت خده الايمن وقال رب قني عذابك يوم تبعث عبادك

بیانِ خواب وصفِ نوم و ذکرِ استراحت میں		جنابِ سیدِ ابرار کی یہ باب آتا ہے

کہا فرزند عازب نے کہ حضرت	بوقتِ عزمِ خوابِ استراحت	بجائے خوابگاہِ پاکِ زیبا	ہوا کرتے جب تشریف فرما
کفِ دستِ یمین کو شاہِ لولاک	رکھا کرتے تھے زیرِ عارضِ پاک (رخسار)	دعا اس طرح کرتے تھے اُس دم	کہ اے پروردگارِ ربِّ عالم
عذابِ حشر سے مجھ کو بچا لے			قیامت کے تزلزل سے اماں دے

۲ عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه قال اللهم باسمك اموت واحيا فاذا استيقظ قال الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت	کہ تھی سرورِ عالم کی عادت	کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر	تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر
کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی	بسوئے موت میں جاتا ہوں ابھی	حیات و زندگانی بارِ دیگر	مجھے ہو نام سے تیرے میسر
غرض وہ جس گھڑی پھر جاگتے تھے	تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے	کہ ہے شکرِ خداوند تعالےٰ	کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا
سبھوں کو اسکی جانب التجا ہے			وہی بس مالکِ روزِ جزا ہے

۳ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما وقرأ فيهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم مسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما رأسه ووجهه وما اقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات

ہوا ثابت کلامِ عائشہ سے	کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آتے	تو بس دونوں کفِ دستِ مکرم	ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم
وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو	پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو	جو پڑھ چکتے تو انکو پھونک کر آپ	بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ
کفِ دستِ مبارک لیکے سر کو	ملاتے تھے تمامی دوش و بر سے	جو تھا آگے کا اندامِ مبارک	بشکلِ سینہ و رخسار و تارک
پھراتے ہاتھ تھے سارے بدن پر	سرِ والا سے ہر عضوِ تن پر	ہمہ ایسا رہا معمولِ حضرت	کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

۴ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاتاه بلال فاذنه بالصلوة فقام وصلى ولم يتوضأ وفي الحديث قصة ۔

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا!	کہ میں نے انکا یہ حال دیکھا	کہ تھے معروفِ خوابِ استراحت	رسولِ مصطفےٰ دریائے رحمت
صدا آتی گلوئے پاک سے تھی	گلوئے صاحبِ لولاک سے تھی	کہ تھا آپکے سونے کی آواز	گلے سے نیند میں آتی تھی آواز

Marfat.com

پھر آکے وہاں بلال باصفا نے	اذاں دی خادم خیر الوریٰ نے	اٹھے حضرت موذن کی اذاں سے	نماز مختصر پڑھی اخلاص جاں سے
اگرچہ آپ سوتے سے اٹھے تھے	وضو لیکن فرمایا نبی نے	کہ یہ بھی خاصہ خیر الوریٰ تھا	وضو اُنکا نہ تھا سونے سے جاتا
روایت ہے یہ طول حال کی سات			مگر آئی بیاں اجمال کی سات

۵ ح عن ثابت عن انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ مجھکو انس سے حال ثابت	کہ جب ختم رسل محبوب وہاب	قدم لاتے بسوئے جامۂ خواب
تو باطرز سپاس و حمد باری	کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری	کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے	کہ جس نے کھانے پینے کو دیا ہے
وہی مشکل کشا ہے مشکلوں کا	وہی دنیا ہے سونے کے لیے جا	ہماری واسطے مسکن دیا ہے	ہمیں آرام و راحت سے رکھا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی	کہ ہے جائے سکونت کو ترستی	بہت ایسے بھی دنیا میں بشر ہیں	کہ وہ حیراں پریشاں سر بسر ہیں
غرض یہ ہے کہ ہم پر رب عزت			کیا کرتا ہے کیا انعام و رحمت

۶ ح عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه

بیاں کرتا ہے ایسا ابو قتادہ	کہ تھا آپ کا عزم و ارادہ	کہ جو ہنگام شب کی تھی آرام	تو تھا اس طرح کے آرام سے کام
ہتھیلی ہاتھ سیدھی کو اٹھا کے	تو وہ کہنی سیدھی کر رکھتے	کچھ ایسا گر انھیں ہوتا تھا مطلب	کہ کرتے نوم حضرت آخر شب
تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے	کہ رکھتے وہ ہتھیلی زیر سر تھے	ولیکن ساعد دست مکرم	کھڑے کرتے رسول اللہ اس دم

باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان عبادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بیس حدیثیں ہیں

۱ ح عن المغيرة بن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه فقيل له اتتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا

کسے طاقت اُٹھائے سختیاں راہ عبادت کی		رسول اللہ کا جو حوصلہ سختی اُٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت	ہوئی قول مغیرہ سے روایت	کہ تھی ایسی نماز اشرف الناس	کہ دونوں پاؤں گرائے تھے آماس
بہنگام قیام ایسی مشقت	اٹھائی تھی کہ سوجے پائے حضرت	کہا لوگوں نے حضرت مصطفیٰ سے	کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے
قصوروں و تخرتہ ارے	خدا نے پاک بخشے ہیں سارے	کہا حضرت نے لوگوں کو یہ اظہار	ادا کیونکر نہ کیجیے شکر غفار
	وہ منعم جس نے یہ نعمت عطا کی	اسی کی شکر میں محنت ادا کی	

Marfat.com

۲ح عن الأسود بن يزيد قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان ينام أول الليل ثم يقوم فإذا كان من السحر أوتر ثم أتى فراشه فإن كانت له حاجة ألم بأهله فإذا سمع الأذان وثب فإن كان جنبا أفاض عليه من الماء وإلا توضأ وخرج إلى الصلوة

روایت اسود راوی سے آئی	کہ اس نے عائشہ سے التجا کی!	کہ حضرت کی نماز شب سے مجھکو	مفصل اور مشرح جا خبر
انہوں نے یہ کیا اظہار مطلب	کہ سو رہتے تھے حضرت اول شب	مگر پھر خواب سے اٹھتے تھے اس دم	رہا کرتی تھی جب دم رات کچھ کم
نماز وتر اس ہنگام پڑھ کے	تھے اپنے بستر اطہر پہ آتے	اگر حاجت انہیں ہوتی تھی لاحق	تو ہوتی اہل خانہ سے موافق
پھر اسکے بعد جب سنتے اذاں کو	تو کرتے غسل بانداز نیکو	نہ ہوتی تھی اگر غسل کی بات	کرتے غسل اس ہنگام اوقات
	وضو ہی کرکے وہ باہر کو آتے	ادا کرتے نماز صبح کو تھے	

۳ح عن ابن عباس أنه أخبره أنه بات عند ميمونة وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلق فتوضأ منها فأحسن الوضوء ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس فقمت إلى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي ثم أخذ بأذني اليمنى ففتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال معن ست مرات ثم أوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح

یہاں عباس کا بیٹا ہے راوی	یہ اپنے حال سے اسنے خبر دی	کہ میمونہ میری خالہ حقیقی	کہ تھیں وہ زوجہ والا نبی کی
رہا میں ایک شب جا انکے گھر تھا	تو یہ احوال وہاں اس رات گزرا	کہ جب آرام کا ہنگام آیا	مجھے عرض وسادہ پر سلایا
کیا حضرت نے سونے کا ارادہ	تو سوئے آپ بر طول وسادہ	بیاتنگ استراحت آپنے کی	کہ پوری ہوگئی اس رات آدھی
ویا اس دم قریب نصف شب تھی	ویا کچھ ڈھل گئی تھی نصف سے بھی	غرض جاگے شہ لولاک اس دم	ملا ہاتھوں کو بر روئے مکرم
اثر یہ خواب کا باقی رہا تھا	اسے روئے مبارک سے اٹھایا	پھر اسکے بعد بالحسان تکیہ	لگے پڑھنے وہ ان دس آیتوں کو

إن في خلق السموات والأرض واختلاف الليل والنهار لآيات لأولي الألباب الى آخره

ہوئی پڑھنے سے جب حاصل فراغت	تو آئے مشک کی جانب حضرت	لیا مشک معلق سے کچھ اک آب	کیا اس سے وضو با حسن آداب

Marfat.com

نماز شب لگے پڑھنے پھر اُٹھ کر	کھڑا میں بھی ہوا اُنکی برابر	بسوئے دست چپ میں جو کھڑا تھا	تو سید ہاتھ میری سر پہ رکھا
وہ میری کان دہنے کو پکڑ کے	مجھے سید بھی طرف فی الحال لائے	ہوئے پھر آپ مصروف عبادت	ادا کرتے رہے دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چھ۔ اس طرح پڑھ کر	لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر	پھر اُسکے بعد سوئے آکے حضرت	یہاں تک آپ نے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک ہو چکا	موذن بھی اذاں دینے کو آیا	اُٹھے سنکر اذاں فی الحال حضرت	ادا کی جلد اُٹھتی ہی دو رکعت
بزودی پڑھ چکے جب وہ دوگانہ	ہوئے پھر جانب مسجد روانہ	وہاں پھر آکے محبوب الٰہی	لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور	کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور	کہ شب کو سو کے جب اُٹھتے تھے حضرت	پڑھا کرتے تھے وہ تیرا ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ
أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت	کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت	کہ سو جاتے اگر وہ جب کے بیتاب	دیا آنکھوں نہیں ہوتا غلبۂ خواب
تو پڑھتے تھے تہجد کو نہ اُس شب	مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب	وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو	تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ...

بیاں بوہریرہ سے عیاں ہے	کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے	کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو	تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اُٹھ کر دو رکعت	ادا کرے بآسانی و سرعت	کہ ہیں یعنے یہ آداب تہجد	کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے	وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے	کہ یہ ٹھہرا مجھے منظور جس دم	کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبۂ سردار عشر	بشوق دل بنایا تکیۂ سر	دیا خیمہ جناب مصطفا کا	سر مشتاق کا تکیہ بنایا
غرض پڑھنے لگے جب وقت حضرت	نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت	کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت بزودی	طوالت پر نظر پھر آپنے کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت	کہ تھی جس میں طوالت پر طوالت	سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانا	تو وہ اُس دوسری سے مختصر تھا
چہارم بار با تجدید نیت	ہوئے مشغول پھر پڑھ دو رکعت	تو اُس میں کی کمی بار سوم سے	جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت کو باندھا چہارم سی بزودی تھا گزارا چھٹی نیت پھر اسکی بعد کی تھی وہ ان سب سے باسانی پڑھی تھی
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا غرض اس رات کا یہ ماجرا تھا ہوا ثابت مجھے بس یہ کہ جب پڑھیں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

ح عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه اخبره انه سال عائشة رضی الله عنها کیف کانت
صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول الله صلی الله علیه و
سلم لیزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا لا تسال عن حسنهن
وطولهن ثم یصلی اربعا لا تسال عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشة قلت
یا رسول الله اتنام قبل ان توتر قال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے کہ یہ احوال ہاں مجکو بتا دے کہ روزوں کے مہینے میں پیمبر نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کہا اس سے یہ ام مومنین نے جناب زوجہ سردار دین نے کہ ای سائل نماز شب میں حضرت کمی بیشی کی رکھتے تھے نہ عادت
ہوا کرتا تھا روزوں کا مہینا و یا اسکے سوا ہوتا مہینا پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت تو ان گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے رسول اللہ جس حسن ادب سے نپوچھ اب مجھ سے انکی حسن کی بات کہ تھیں کیسی وہ حسن طول کی سات
پھر اسکے بعد بھی وہ چار رکعت پڑھا کرتے تھے باحسن طوالت کہا جاتا نہیں مت پوچھ اصلا کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت نماز وتر ہے جس سے عبادت غرض میں نے کہی یہ بات انسے کہ سو رہتے ہو تم وتروں سے پہلے
کہا ای عائشہ یہ حال میرا میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے اگرچہ آنکھ میں نی بند کی ہے لیکن میرے دل کو آگہی ہے

۹ح عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرة
رکعة یوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع علی شقه الایمن

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں نبی کے بیاں میں درفشاں ہیں کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو ان گیارہ کی تھی تفرقہ ایسی کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی فراغت آپ جب پڑھنے سے ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ کو سوتے

۱۰ح عن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات

بیاں جو عائشہ کا اب یاں ہے خلاف قول سابق بیگماں ہے کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت پڑھا کرتے تہجد نو ہی رکعت

۱۱ح عن حذیفة بن الیمان انه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل قال فلما دخل
فی الصلوة قال الله اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم رکع فکان
رکوعه نحوا من قیامه وکان یقول سبحان ربی العظیم ثم رفع راسه وکان قیامه نحوا من

Marfat.com

رکوعہ وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد وکان سجودہ نحوا من قیامہ وکان یقول سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ ثم رفع راسہ فکان ما بین السجدتین نحوا من السجود وکان یقول رب اغفرلی رب اغفرلی حتی قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ او الانعام

حذیفہ نے یہ بات تھی جو کسی رات نماز شب رسول اللہ کے سات تو وہ کرتا ہے بظاہر صورت حال کہ دیکھی آپ کی میں نے یہ افعال

کہا جب آپ نے اللہ اکبر تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر بقر کو ابتدا سے تا با آخر سنو حال رکوع مصطفائی سہ بارہ جس میں یہ تسبیح کی تھی

سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم

پھر اُسکے بعد جب سر کو اُٹھایا باندازِ رکوع قومہ کیا تھا بوقت قومہ شایان اسرا زبان پاک تھی اس طرح گویا

لربی الحمد لربی الحمد

پھر اُسکے بعد جو سجدہ میں آئے رہے اُہ دیر تک سر کو جھکائے بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی ستائش کی جناب کبریا کی

سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا کیا واں بھی توقف سجدہ کا پڑھا ما بین سجدوں اس دعا کو کہ یارب بخش دے میری تو

رب اغفرلی رب اغفرلی

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار پڑھیں تھیں چار رکعت میں جو یکبار بقر اول پڑھی پھر آل عمران نسا کو بعد تھی وہ مائدہ خواں

باداے نماز چار رکعت رہے اس طرح سے مشغول حضرت ولیکن سورہ انعام کا نام لیا راوی نے بہر رفع ابہام

کہ اس کو شک یہاں پیدا ہوا تھا کہ جائے مائدہ انعام لایا

۱۱ عن عائشۃ قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بآیۃ من القرآن لیلۃ

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت کہ یعنی ایک شب شاہ رسالت رہے مشغول یوں یاد خدا میں عبادت کی جناب کبریا میں

کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار یہ آیت رات بھر پڑھتے تھے ہر بار

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم

۱۲ عن عبد اللہ قال صلیت لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل قائما حتی ھممت بامر سوء قیل لہ وما ھممت بہ قال ھممت ان اقعد وادع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبداللہ ہے مرد صحابی	حقیقت یوں اُس نے بیاں کی	کہ میں جو ایک شب حضرت نبی کا	بہ ہنگام تہجد مقتدی تھا
یہاں تک آپ نے کی تھی درازی	کہ آئی تھی مرے جی میں بُرائی	کہا لوگوں نے یہ احوال سُن کر	کہ تو اپنی بُرائی کو بیاں کر
کہا اُس نے کہ تھا یہ خطرۂ بد	کہ جب محبوبِ حق حضرت محمد	ہوئے مصروف و مشغول عبادت	رہے محو قیام با طوالت
تو اُس دم میرے دل میں سمائی	کہ اب بس کیجئے اُن سے جدائی	نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں	نہ تکلیفِ جماعت اب اُٹھاؤں

١٤ ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

کہا ہے عائشہ نے اور یہ حال	کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی احوال	وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی	ادا کرتے قرأت بیٹھ کر بھی
مگر تھیں بقیہ جس دم آیتیں تیس	و یا باقی رہا کرتی تھیں چالیس	کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت	اُن آیاتوں کو تا اتمام رکعت
رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم	تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم	وہ اسمیں بھی کیا کرتے تھے ایسا	کیا تھا رکعتِ اول میں جیسا

١٥ ح عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

یہ عبداللہ جو راوی خبر کا	جنابِ عائشہ سے اُس نے پوچھا	کہ شاہ دیں قسیم حوض کوثر	نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات	کہ تھے راتوں کو یوں اکثر اوقات	اُنہیں تھی منتہیٰ یہ بات حاصل	کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل
رکوع میں پشت بالا کو جھکاتے	جو ہو جاتی تھی سجدوں سے فراغت	تو ہوتے بس کھڑے فی الفور حضرت	کبھی طرز دگر اُن کا چلن تھا
کبھی طرز دگر اُن کا چلن تھا	نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا	قرأت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر ہی	رکوع و سجدہ بھی کرتے تھے بیٹھے

١٦ ح عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا ◊ ◊ ◊

یہ حفصہ زوجۂ خیر البشر ہیں	بیاں کرتی روایت معتبر ہیں	کہ یعنی تھی نبی کی یہ بھی عادت	کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قرأت
پڑھا کرتے تھے وہ آیات قرآں	بترتیل حروف و حسن ارکاں	بہ تعدیل و بترتیل و مخارج	ادا کرتے قرأت کے مدارج
غرض اس طرح جو پڑھتے تھے سورت	تو ہو جاتی عیاں اُس میں طوالت	جو اُس سورت سے بھی سورت بڑی تھی	وہ اسکے سامنے ہوتی تھی چھوٹی

١٧ ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى

Marfat.com

كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ ؂

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت	تو اُن روزوں شفیع روز محشر	نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

ح ۴۸ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ ؂

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے	کہ میں نے ساتھ ختم المرسلین کے	پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت	پڑھی پھر ظہر سے پیچھے دو رکعت
پس مغرب دو رکعت مصطفےٰ نے	پڑھی تھی گھر میں اے خیر الورا نے	نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی	دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

ح ۴۹ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ؂

ہوا حفصہ سے یہ مذکور و منقول	کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول	کہ ہنگام ظہور صبح حضرت	بزودی تھوڑا پڑھا کرتے دو رکعت
مؤذن تھا اذاں جس وقت دیتا			یہ اس ہنگام شیوہ آپکا تھا

ح ۵۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا	علی مرتضیٰ سے اس نے پوچھا	کہ کچھ حال نماز روز حضرت	مجھے بتلائے شاہ ولایت
کہ دن میں وہ بہ ادائے نوافل	رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل	کہا اس سے جناب بوالحسن نے	علی مرتضیٰ خیبر شکن نے
کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو	ادا جو کر سکے فعل نبی کو	کہا عاصم نے یہ سب کچھ بجا ہے	گروں کا مرے یہ مدعا ہے
اگر ہم میں سے ہو طاقت کسی کو	بجا لاوے وہ افعال نبی کو	کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے	کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے
بلند ہوتا ہے مشرق سے اتنا	کہ وقت عصر جھک جاتا ہے جتنا	پڑھا کرتے تھے دو رکعت کو اس دم	جناب سرور سردار عالم

Marfat.com

پھر اسکے بعد جب خورشید چڑھ کے	وہ اتنا دور ہوتا تھا اُفق سے	کہ وقت ظہر مغرب سے رہے دور	تو اُس دم بھی جناب پاک مغفور
غرض یہ ہے کہ پڑھتے چار رکعت	نماز چاشت ہی جس سے عبارت	پھر اسکے بعد قبل ظہر حضرت	علاوہ اس سے پڑھتے چار رکعت
نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام	تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام	تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار	جناب شاہ دیں سلطان ابرار
مگر پڑھتے بھی چاروں رکعتوں کو	جناب مصطفےٰ کر کر کے دو دو	دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاصل	کیا کرتے جناب عرش منزل
فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے	سلام اُن پر بھی حضرت بھیجتے تھے	تمامی انبیا اور اُن کی اُمت	رہے ہیں بس داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰة الضحیٰ

یہ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۔

ح ١ عن معاذة قالت قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم أربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے		لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے	
معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے	نماز چاشت بھی حضرت تھے پڑھتے	بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت
	وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ	خدا کا جسقدر ہوتا ارادہ	

ح ٢ عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اس طرح آئی روایت	چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

ح ٣ عن أم هانئ قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل فسبح ثماني ركعات ما رأيته صلى صلاة قط أخف منها غير أنه كان يتم الركوع والسجود

زبانِ اُمّ ہانی کا بیاں ہے	کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے	کہ روز فتح مکہ آپ آئے	مرے گھر خیر سے تشریف لائے
وہاں آ کر نہا کے تن کو دھویا	پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا	رکوع سجدہ کر کے جلد حضرت	تو جلدی ہو گئے پڑھ کے فراغت

ح ٤ عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا إلا أن يجيء من مغيبه

بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا	کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا	کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت	کہا اُس نے نہ تھی یہ اُنکی عادت
مگر جب وہ سفر سے پھر کے آتے	بوقتِ چاشت گھر تشریف لاتے	تو پڑھ لیتے تھے ہاں اس روز آ کر	نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

ح ٥ عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها

کہا ہے بوسعید باخبر نے	کہ کرتے حضرت نماز چاشت پڑھتے	باندازِ دوام و طرز دائم	رہا کرتے تھے اس عادت پہ قائم
کیا کرتے تھے ہم آپس میں گفتار	نہ چھوڑیں گے کبھی اسکو وہ زنہار	پھر اسکے بعد مخدومِ دو عالم	یہاں تک اسکو کرتے ترک باہم
	کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا	کہ اب اسکو پڑھینگے وہ نہ اصلا	

ح ۶ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُدْمِنُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدْمِنُ ھٰذِہِ الْاَرْبَعَ الرَّکَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰی تُصَلَّی الظُّھْرُ فَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ خَیْرٌ قُلْتُ اَفِیْ کُلِّھِنَّ قِرَاءَۃٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ ھَلْ فِیْھِنَّ تَسْلِیْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا

ابو ایوب انصاری کی تقریر	بعینہ اب یہاں ممکن ہے تحریر	کہ ہنگام زوالِ شمس حضرت	پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ سے	کہ جب ڈھلتا ہے سورج آسماں سے	پڑھا کرتے ہیں حضرت کیوں یہ چار	ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کہا حضرت نے ہے یہ وقت ایسا	ہوا کرتے ہیں در ہائے فلک وا	نہیں جبتک نمازِ ظہر پڑھتے	کھلے رہتے ہیں دروازے فلک کے
مجھے یہ بات ہے اسوقت مرغوب	کہ میرا کوئی فعلِ احسن و خوب	بسوئے آسماں جاوے زمیں سے	ملے درگاہ رب العالمیں سے
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی	رسول اللہ سے یہ بات پوچھی	اگر پڑھتے ہیں آپ جو چار رکعت	پڑھا کرتے ہیں ان سب میں قراءت
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ ان سب میں قراءت ہے مقرر	ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل	کہ ہے انمیں بھلا تسلیم فاصل
	کہا حضرت نے ہو اس سے خبردار	سلام ان چار میں ہے ایک ہی بار	

ح ۷ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْھَا عِنْدَ الزَّوَالِ

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت	کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت	کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی	کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
کہ میں جس طرح ہوں اسوقت پڑھتا	اسی صورت ...... تھا مولا	کہ با طول و درازی چار رکعت	پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

ح ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ بَیْتِیْ وَالصَّلٰوۃِ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰی مَا اَقْرَبَ بَیْتِیْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا	رسول اللہ سے اسنے کہا تھا	کہ میں ہنگام آرائی نوافل	رہوں گھر میں کہ ہوں مسجد میں داخل
کہا حضرت نے تو دیکھتا ہے	کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہے	ولیکن مجکو ہے محبوب یہ بات	نوافل کو پڑھا کیجیے جس اوقات

Marfat.com

تو پڑھے اسکو اپنے گھر میں آکے | نماز فرض پر مسجد میں جا کے

باب ما جاء في صوم رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

ح عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد افطر قالت وما صام رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا كاملا منذ قدم المدينة الا رمضان

رہا جو کچھ روزہ آپ کا صوم نوافل میں | بتفصیل و بیاں یہاں ترمذی اسکو بتاتا ہے

جناب عائشہ سے یہ خبر ہے
رکھا کرتے تھے وہ روزہ یہاں تک
پھر اسکے بعد جو کرتے تھے افطار
کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام
نہ حضرت لیں گے رکھا ہم برابر

بیان روزہ خیر البشر ہے
کہ ہوتا تھا ہمیں اس بات کا شک
تو روزہ سے نہ تھا انکو سروکار
نہ لیویں گے جناب نیک فرجام
مہینے بھر تلک روزہ مقرر

کہ اکثر بیشتر صوم نوافل
کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے
یہاں تک انکی روزہ چھوٹ جاتا
حقیقت یہ تھا اس سے علاوہ
ولیکن روزہ ماہ مبارک

رکھا کرتے تھے وہ بارغبت دل
نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے
کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا
کہ آئے جب کے وہ سوئے مدینہ
مہینہ بھر تلک رکھتے تھے حضرت

ح عن انس بن مالك انه سئل عن صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يصوم من الشهر حتى نرى ان لا يريد ان يفطر منه ويفطر حتى نرى انه لا يريد ان يصوم منه شيئا وكنت لا تشاء ان تراه من الليل مصليا الا رأيته مصليا ولا نائما الا رأيته نائما

کیا مسئول سائل نے انس کو
کہ جس دم صوم رکھتے یہاں تلک تھے
پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے
کہ ہرگز آپ ہوویں گے نہ صائم
کہ وہ راتوں کو رہتے سب کہ بیدار
پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا

کہ حال روزہ حضرت بتا تو
کہ دلیں ہم کیا کرتے یہ شک تھے
نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے
نہ حضرت ہونگے پھر روزہ کے عادی
پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار
تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا
کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو

انس بولا یہ تھا انکا قرینہ
کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے کبھی وہ
یہاں تک چھوڑتے صوم نوافل
ہو جسطرح حال صوم مذکور
اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں
غرض عادت جناب مصطفا کی
ریاضت میں کبھی رکھتے بدن کو

کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
نہ رکھینگے بس زیادہ اس میں بھی وہ
کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا حاصل
ہو حال نماز شب بھی سطور
تو پاتا آپ کو طاعت میں تب میں
باندار و طریق مختلف تھی

ح عن ام سلمة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان

Marfat.com

عیاں ہے ام سلمہ کی زباں کا	کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا مگر شعباں کو رمضاں سے ملا کر	کہ پیہم متصل دو دو مہینے رکھا کرتے تھے وہ روزہ برابر	رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے

۴ ح عن عائشة قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر اكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم كله

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا	کہ میں نے آپکو ایسا نہ دیکھا مگر شعبان میں ختم رسالت	کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں اکثر رکھا کرتے تھے روزوں کو بکثرت	کسی ایام میں پیہم برابر

۵ ح عن زر عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة

ہوئی منقول زر سے یہ روایت یہ عادت آپکی ہر ماہ میں تھی	کہ عبد اللہ کہتا تھا کہ حضرت ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی	رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات	یکم سے تا سوم با جان آگاہ کما کرتے تھے اکثر صوم کی بات

۶ ح عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس

جناب عائشہ سے ہے روایت	بیاں کرتی ہیں وہ احوال حضرت اسی صورت سے روزہ پیر کے روز	کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر رکھا کرتے تھے با حال دل افروز	رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر

ح عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان تعرض عملي وانا صائم

کلام بو ہریرہ سے عیاں ہے خداوند جہاں کے پاس لاویں غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا	کہ ختم المرسلیں کا یہ بیاں ہے حضور کبریا میں سب دکھاویں پسند آتا ہے ان دو روز بہت تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات	کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن بروز پنجشنبہ بھی مقرر یہ ہے مقصود صوم و روزہ داری کی کہ جاوے صوم بھی اعمال کے ساتھ	تو اس دن میں سبھی اعمال گن گن کریں اعمال حاضر پیش داور کہ جب اعمال جاویں پیش باری

۸ ح عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الاخر الثلثاء والاربعاء والخميس

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا کہ وہ روزہ سے ہوتے جو رحمت اندوز	کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا سنیچر اتوار اور پیر کے روز	کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ	کہ جسمیں آپکا تھا یہ قرینا سہ شنبہ چہار شنبہ پنج شنبہ

Marfat.com

٩ ح عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر أكثر من صيامه في شعبان

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے	کیا مذکور ایسا ماجرا ہے	کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت	رکھا کرتے تھے باعین رغبت
	کسی ایام میں اس سے زیادہ	نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ	

١٠ ح عن معاذة قالت قلت لعائشة رضي الله عنها أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم ثلثة أيام من كل شهر قالت نعم قلت من أيه كان يصوم قالت كان لا يبالي من أيه صام

معاذہ عائشہ کے پاس آ کے	لگے کہنے یہ ام مومناں سے	کہ یعنی تین روزے ہر مہینے	رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے
کہا اس نے کہ ہاں ایسا ہوا ہے	رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے	معاذہ پھر لگے کہنے دوبارا	کہ کیجئے حال یہ بھی آشکارا
وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھے	رکھا کرتے تھے کن روزوں میں ہو کے	شروع ماہ سے یا اوسط ماہ	و یا آخر میں کرتے صوم کی جا
کہا اس نے وہ اس دستور پر تھے	بحال روزہ داری بے خطر تھے	نہ مطلب کچھ انہیں تخصیص سے تھا	رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

١١ ح عن عائشة قالت كان عاشوراء يوما تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وأمر بصيامه فلما افترض رمضان وكان رمضان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن صامه ومن شاء تركه

ہوئی مروی روایت عائشہ سے	سنا راوی نے حضرت عائشہ سے	کہ روزہ ہے جو عاشورے کے دن کا	پسند آیا قریشی قوم کو تھا
غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت	قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت	رسول اللہ کا جب وقت آیا	تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا
گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ	وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ	کیا اصحاب کو بھی اس سے مامور	کہ یہ روزہ رکھا کیجئے بدستور
مگر جب روزہ ماہ مبارک	ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک	تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا	مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا
	رکھے یہ صوم جس کے جی میں آئے	نہیں خوف جو اس روز کھاوے	

١٢ ح عن علقمة قال سألت عائشة رضي الله عنها أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخص من الأيام شيئا قالت كان عمله ديمة وأيكم يطيق ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيق

ہوا ثابت کلام علقمہ سے	کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے	کہ کوئی روز مخصوص عبادت	کیا کرتے بھی تھے ختم رسالت
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات	کہ تھے وہ اس طریق راہ یکتا	کیا کرتے تھے طاعات دوامی	عبادت میں کئی اوقات سامی
	بھلا تم میں ہے کس میں یہ طاقت	کہ انکی طرح ہو مشغول طاعت	

١٣ ح عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي امرأة فقال

Marfat.com

اَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ
فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ اَحَبُّ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	کوئی عورت جو بیٹھی تھی مرے پاس	تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر	مفصل حال کو اسکے عیاں کر	کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے	غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں	سحر کرتی ہے شب کو یاد رب میں	کیا ارشاد حضرت نے یہ سُنکر	کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت	کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاقت	قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی	سکو تم بات یہ راہِ صفا کی
نہیں لاتا ملالت ربِ عزت	تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت	غرض یہ ہے کلام مصطفا کی	کہ جہاں تک کبھی طاعت خدا کی
جہاں تک حوصلہ دلکا اٹھاوے	گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے	بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت	کہ تھی حضرت کو اُس طاعت سے الفت
	کہ جس طاعت میں عامل اُس عمل کا	بطور دائمی شاغل ہو رہتا	

١٤ عَنْ اَبِي صَالِحٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ آکے	جناب اُمِ سلمہ عائشہ سے	کہ مجھ کو اُس عمل کا تم بتا دو	کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب اُمِ سلمہ عائشہ بھی	ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی	خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا	ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
	بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو	ولیکن دائما کرتا ہو اُس کو	

١٥ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ
تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا
يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ
ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةً سُورَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

بیاں کی عوف نے ایسی حقیقت	کہ تھا ایک شب میں ہمراہ حضرت	جناب فخر انبیا نے	کیا مسواک کو اول وضو سے
فراغت ہوئی جب کرکے مسواک	وضو بھی کر اٹھے شاہان لولاک	کھڑے بس ہوگئے با عین تمکین	لگے پڑھنے نماز اسلام شہ دین
اٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ	جناب صاحب لولاک کے ساتھ	نماز احمدی کا حال ظاہر	بیاں کرتا ہوں ہے جو دل میں حاضر
کہ فارغ آپ اپنے [illegible] سے ہو	کیا آغاز پھر سورہ بقر کو	کہوں کیا آپکا طرز قرأت	کہ آتی تھی جہاں رحمت کی آیت

Marfat.com

پھر جاتے تھے اسجا پڑھتے پڑھتے طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت عذاب حق کی تھی جسمیں حقیقت

پھر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے پناہ حق تعالی مانگتے تھے رکوع میں بندہ سلطان ابرار قیام پاک سے کم تھا نہ زنہار

غرض اسدم جھکائی پشت والا رہے حضرت باین الفاظ گویا

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پھر اسکے بعد جب سجدے میں آئے رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے تو اسدم بھی حضور رب باری زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

اٹھے سجدوں سے فارغ جب وہ ہوکر پڑھی پھر دوسری رکعت برابر پڑھی وہاں آل عمران کی قراءت پڑھی پھر تیسری میں اور سورت

چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قراءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قراءت میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسی بتصریح بیاں کیا کیا حدیثیں اب سناتا ہے

جناب ام سلمہ نے کہا ہے کہ یوں قرآن حضرت نے پڑھا ہے قراءت کا یہ آنکی ماجرا تھا کہ ایک ایک حرف آپس سے جدا تھا

ح۲ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا کہ فخر انبیا ختم رسالت ادا کس طرح کرتے تھے قراءت

انس بولا کہ تھی اسطور کی بات پڑھا کرتے تھے حضرت مد کی آیات

ح۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت ہوئی وارد باحوال قراءت بیاں کرتی ہیں حال خوش نوائی کہ قرآن یوں پڑھا کرتے تھے شہ دین

یہ دیکھا آنکا انداز قراءت پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت

ح۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کو کہ اب کچھ ہمیں آگاہ کبھی کر پڑھتے آپ تھے کیسی قراءت بلندی یا کہ پستی کی قراءت

Marfat.com

کہی بنت عائشہ نے اُنسے یہ بات — کہ پڑھتے آپ تھے کس طور سے رات — کبھی پڑھنے میں وہ اسرار کرتے — کبھی آواز کو اظہار کرتے
غرض طرز بلندی اور پستی — قبولِ خاطرِ خیر الوریٰ تھی — کہا سائل نے حمد کبریا ہے — کہ امر دین میں گنجائش کیجا ہے

۵ ح عن ام ہانی قالت کنت اسمع قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل وانا علی عرشی

یہاں راوی ہوئی ہیں ام ہانی — بیاں کرتی ہیں باشیریں بیانی — کہ میں نے آپ کا پڑھنا سنا ہے — قرأت سے جو قرآن کو پڑھا ہے
بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت — تو میں سنتی تھی اپنے گھر قرأت

۶ ح عن معاویۃ بن قرۃ قال سمعت عبد اللہ بن مغفل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ یوم فتحہ وھو یقرأ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال فقرأ ورجع قال وقال معاویۃ بن قرۃ لولا ان یجتمع الناس علی لاخذت لکم فی ذلک الصوت او قال اللحن

بیاں قرہ کی بیٹی نے کیا ہے — کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے — بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا — کہ میں نے سرورِ عالم کو دیکھا
کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ — رسول اللہ روز فتح مکہ — وہ اس دم پڑھ رہے تھے باخوش لحنی — عجب لہجہ سے یہ آیات قرآں

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر الی اٰخرہ

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام و اوقات — نہایت خوش ادا ترصیع کیسات — کہا راوی نے جو مجھنے پہ رو — تو میں ویسی قرأت پڑھ سناؤں
ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر — کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آکر

ح عن قتادۃ قال ما بعث اللہ نبیا الا حسن الوجہ حسن الصوت وکان نبیکم حسن الوجہ حسن الصوت وکان لا یرجع

قتادہ سے ہوئی مروی روایت — بیاں کرتا ہے خلاقِ رسالت — کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا — خوش آوازی ڈھلنے شاں لایا
بحسن صورت و صوت آل آرا — ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا — تمہارے بھی نبی خیر البشر کو — ہوئی حاصل تمامی خوبی رو
ملی انکو خوش آوازی کی دولت — نہ پڑھتے پر مرصع وہ قرأت — بروز فتح جو ترصیع کی تھی — تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

۸ ح عن ابن عباس قال کان قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربما یسمعھا من فی الحجرۃ وھو فی البیت

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات — کہ پڑھتے آپ تھے اس طور کیسات — سنا کرتے قرأت کو وہ اشخاص — کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

باب ما جاء فی بکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے رونے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

۱ ح عن عبد اللہ بن الشخیر قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نعوٰ یُصَلِّی وَلِجَوْفِهٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُکَاءِ

ہوا ثابت بکائے شافع محشر سے یہ کافی — کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر	کہ راوی جبکہ ہے فرزند تکبیر	کہا اس نے سنو میری حقیقت	کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت
کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا	تو وہاں مشغول طاعت انکو پایا	نماز اسوقت جو پڑھتے تھے حضرت	تو تھی بس جوش رقت سے یہ حالت
	درون سید کونین سے وہاں	صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں	

۲ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّیْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
حَتّٰی بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا قَالَ فَرَأَیْتُ عَیْنَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

کہا مسعود کے دانا پسر نے	کہ مجھ سے یوں کہا میرے پدر نے	کہ تو آیات وحی آسمانی	بیاں کر سامنے میرے زبانی
کیا معروض جب بیٹھ پیش حضرت	کہ میرے واسطے کب ہے یہ طاقت	کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل	قرارت کی حقیقت تم کو حاصل
پڑھوں میں آپ کے آگے قرأت	مجھے یعنی نہیں ایسی لیاقت	کیا ارشاد پھر خیر الورا نے	رسول اللہ ختم انبیا نے
کہ میں آیات قرآنی کا سننا	زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا	جو سمجھا آپکے میں مدعا کو	وہیں پڑھنے لگا سورہ نسا کو
	غرض جب پڑھتے پڑھتے پیش حضرت	زباں پہ آگئی میری یہ آیت	
	وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی	هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا	
	تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم	کہ روتے تھے رسول اللہ پیہم	

۳ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَتّٰی لَمْ یَكَدْ یَرْكَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ
یَكَدْ أَنْ یَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ یَكَدْ أَنْ یَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ یَكَدْ أَنْ یَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ یَكَدْ
أَنْ یَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَجَعَلَ یَنْفُخُ وَیَبْكِیْ وَیَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِیْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِیْهِمْ
رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِیْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰی
رَكْعَتَیْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَأَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ فَإِنِ انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا إِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

ہے ابن عمرو عبداللہ کہتا	وہ ہے اس بات کو مذکور کرتا	کہ یعنی ایک دن سورج گہا تھا	زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

غرض یہہ دیکھ کے سورج کی حالت	لگے پڑھنے نماز اُس وقت حضرت	قیام ایسا کیا اس طول کے ساتھ	کہ سمجھے لوگ وہاں اس طرح کی بات
کہ اب شاید کھڑے ہی رہینگے	رکوع و سجدہ کا ہیکو کرینگے	جھکے حضرت جو پھر زانو پہ رکھ ہاتھ	رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ
کہ یہ اُس دم گمان تھا ہر بشر کا	کہ اب قومہ میں آوینگے نہ اصلا	بحالِ قومہ جس دم آپ آئے	تو وہاں اتنا رہے سر کو اٹھائے
کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت	کہ سجدہ کو نہیں جاینگے حضرت	غرض وہ آ گئے سجدہ میں جس دم	جھکائے سر رہے بادیدۂ نم
گمان تھا دیکھکر حال طوالت	نہیں ہونے کی سجدہ سے فراغت	غرض اُس وقت حضرت آہ بھر کر	کہے جاتے تھے یوں بادیدۂ تر

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت	عیاں ہونے لگے آثار رحمت	گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا	جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا
اُٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں	ہوئے مشغول حمد و شکر یزداں	فراغت ہو کے حمد کبریا سے	کہی یہ بات مخلوق خدا سے
کہ ہو جو دیکھتے شمس و قمر کو	نشان قدرت ایزد ہے جانو	یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں	اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں
	تمہیں اُس وقت میں لازم ہے یہ بات	اماں چاہو خدا کی یاد کیساتھ	

۴ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْکِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْکِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْکِیْ اِنَّمَا هِیَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ خَیْرٍ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰی

پسر عباس کا راوی اخبار	یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار	کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر	بعمر خرد ضعیف تن سے لاغر
مرض سے وہ گرفتار محن تھی	قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی	جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر	بغل میں لے لیا اُس کو اٹھا کر
پھر اُس کے بعد جو خاطر میں آیا	نبی نے سامنے اپنے لٹایا	غرض اُس دختر حضرت کی رحلت	ہوئی پیش جناب شان رحمت
وہاں جو ام ایمن تھے یہ دیکھا	لگی رونے کہ وا دردا دریغا	کہا تب آپ نے اُس نیک زن سے	کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے
رسول اللہ سے نزدیک تجھکو	نہیں لازم کرے نوحہ گری کو	کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت	تمہیں بھی دیکھتی ہوں ایسی رقت
کہا حضرت نے رقت مجھکو کب ہے	یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے	کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات	بہر صورت تمامی حال کے ساتھ
بوقت مرگ جب پہلو سے اُس کے	نہایت بیکلی سے جان نکلے	تو اس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری	ادا کرتا ہے حمد و شکر باری

۵ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

Marfat.com

مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تُهْرَاقَانِ

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت	کہ خیر المرسلیں ختم نبوت	بوقت رحلت عثمان مظعون	ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
و عثماں جو پسر مظعون کا تھا	قضائے ایزدی سے جب موا تھا	رسول اللہ نے اُس وقت آکر	دیا بوسہ رُخِ عثماں کے اوپر
ہوئے اس یار کے مرنے پہ گریاں	مگر راوی نے لفظ شک لکھا یہاں	کہ آنکھیں یا جناب مصطفیٰ کی	ہوئی تھیں شدت رقت سے جاری

ح ۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ انْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا	یہاں ختم رسل سرور عالم	جلیس قبر تھے با دیدۂ نم
جنازہ دختر خیر الورا کا	برائے دفن وہاں لا کر رکھا تھا	رسول اللہ تھے با عین رقت	نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے	جناب پاک ختم المرسلیں نے	کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب	ہوا ہووے نہ وہ خواہان مطلب
با اہل خود نہ کی ہو یعنی قربت	اُسے حاصل ہو اس معنی سے قربت	ابو طلحہ ہوا اُس وقت گویا	کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اُسکے لیے پھر حکم حضرت	کہ بو طلحہ برائے دفن میت	شتابی قبر میں یعنی اُتر آ	ابو طلحہ وہیں مرقد میں اُترا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم		جہاں کے منعموں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے	
جناب عائشہ نے یہ خبر ہے	بیان بستر خیر البشر ہے	کہا اُس محرم راز نبی نے	وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
	بنا تھا ستم چرمی سے وہ بستر	بھرا تھا لیف خرما اسکے اندر (چھال)	

ح ۲ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ مَا كَانَ
فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِيْهِ ثِنْتَيْنِ
فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتَهُ اَرْبَعَ ثَنْيَاتٍ كَانَ اَوْطَأَ لَهُ فَثَنَيْنَاهُ لَهُ بِاَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ
فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِاَرْبَعِ
ثَنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ اَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهُ مَنَعَتْنِيْ وَطَاءَتُهُ صَلَاتِي اللَّيْلَةَ

Marfat.com

کلام جعفر صادق زباں ہے
کہ بستر سرور کونین مکاں کا
کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر
کہ ام المؤمنین حضرت نبی کا
وہ بستر واسطے خیر البشر کے
کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات
غرض جب چار تہ کرکے بچھایا
کہا حضرت نبی سے میں نے ایسا
تو میں نے اسلئے بستر تمہارا
بچھایا کر اسے دُھہرا ہی کر کے

کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے
تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا
بھرا تھا لیف خرما سے سراسر
بتقال تمہارے گھر میں فرش خرا کیا تھا
بچھا دیتی تھی دُہرا منا کرکے
کہ وہ سویا کریں آرام کے سات
اُنہوں نے صبح تک آرام پایا
وہی فرش قدیمی آپ کا تھا
بنا کر چار تہ شب کو بچھایا
کہ بہلا ایسا نہ پھر مجکو ضرر دے

کہ کیفیت فراش احمدی کی
کہا سائل سے ام مومنا نے
اسی صورت سے کوئی سائل حال
کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر
بوقت شب جناب نیک فرجام
یہ بستر چار تہ کر کے بچھاؤں
کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات
مگر دل میں یہ آئی تھی یہ بات
جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر
کہ جیسے نرمی بستر نے ہیہات

کسی نے عائشہ سے جا کے پوچھی
رسول اللہ کی آرام جاں نے
گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال
کہ قسم ٹاٹ تھا حضرت کا بستر
کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام
اُنہیں میں یا استراحت سے سلاؤں
بچھایا فرش کیسا آج کی رات
کہ سو دیں آپ کچھ آرام کے سات
کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر
تہجد سے مجھے روکا اسی رات

بَابُ مَاجَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو
کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمر نے
کہ جیسی عیسی مریم کی بابت
محمد بندۂ درگاہ رب ہے

کہ مجھسے یوں کہا خیر البشر نے
نصاریٰ نے کہا ہے بے نہایت
خدا کی بندگی میں روز و شب ہے

کہ میرے واسطے ہنگام تعریف
یہاں تک اُن کے درجہ کو بڑھایا
کہو بندہ مجھے تم اُس خدا کا

نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف
کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا
کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

۲ ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ أَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ

انس راوی بیاں کرتا ہے کہ ایکبا
مجھے لاحق ہوا ہے اک بڑی کام

رسول اللہ کے خلق حسن کا
وہ یعنی آپ سے ہو ویگا انجام
تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا

کہ آئی کوئی عورت پیش حضرت
کہا حضرت نے اُس عورت سے ایسا
کہیگی مجھسے جو حاجت سنونگا

لگی کہنے کہ اے ختم رسالت
مدینہ میں جہاں چاہے بیٹھا جا

Marfat.com

ح ۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا	بیاں کرتا ہے عادات نبی کا	کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت	جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
سنائی بھی یہ طرز انکساری	حمر کی پشت پر کرتے سواری	اگر کوئی غلام بے بضاعت	رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا	کہ عاجز پروری سے مدعا تھا	ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی	تو اسدن بھی یہ انکی طرز دیکھی
حمار برق پیکر زیر راں تھا	خیال رزم قوم کا فراں تھا	کہوں کیا بات ان کی سادگی کی	زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی اچھال
	بجائے زین جو پالاں کسا تھا	تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا	

ح ۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَتْ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ

انس یہ اور جو کرتا بیاں ہے	بیان حلم ختم مرسلاں ہے	کہ تھا دستور یہ خیر الورا کا	کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
اگر ہوتی وہ دعوت اسطرح کی	کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی	بعین رحمت تشریف لاتے	ز روئے حلم نان جو کو کھاتے
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی	کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی	یہودی سے قرض کچھ لے لیا تھا	زرہ کو پاس اسکے رکھدیا تھا
	رہی لاحق یہاں تک تنگئ عسرت	نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت	

ح ۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ

ہوا معلوم یہ قول انس سے	کہ روز حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہ انکی ماجرا تھا	جہاز کہنہ اشتر پر کسا تھا
وہ چادر آپ جو اوڑھے ہوئے تھے	تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے	کہ یہ جو چادر شاہ امم ہے	بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
یہاں بعضوں نے کی ہے یہ بھی گفتا	نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہ ابرا	پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک	کہ بیٹھے جسپہ تھے شایان لولاک
غرض اس دم جناب مصطفےٰ نے	دعا اس طرح کی خیر الورا نے	اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ	

ح ۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ

انس کہتا ہے اب ایسی حقیقت	کہ تھی یاران حضرت کی یہ حالت	نہ رکھتے تھے کسی کو دوست ایسا	بجز ذات محب رب وہاب

Marfat.com

فدا تھے آپ پر سو جان سے بھی	مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے ادا فہمی سے وہ پہچانتے تھے	غرض یہ ہے کہ باایں محبت و الفت کہ ناخوش آپ ہیں ایسی ادا سے	نہ اٹھتے تھے پئے تعظیم حضرت

ح عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا
عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا فقال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألؤ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر فذكر
الحديث بطوله قال الحسن فكتمها الحسين زمانا ثم حدثته فوجدته قد سبقني إليه فسأله
عما سألته عنه ووجدته قد سأل أباه عن مدخله ومخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا
قال الحسين فسألت أبي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان إذا أوى
إلى منزله جزأ دخوله ثلثة أجزاء جزءا لله عز وجل وجزءا لأهله وجزءا لنفسه ثم جزأ جزأه بينه
وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الأمة
إيثار أهل الفضل بإذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين و
منهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والأمة من مسألتهم عنه وإخبارهم
بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وأبلغوني حاجة من لا يستطيع إبلاغها
فإنه من أبلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع إبلاغها ثبت الله قدميه يوم القيمة لا يذكر
عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون إلا عن ذواق
ويخرجون أدلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه إلا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم و
يكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير أن يطوي على
أحد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن
الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الأمر غير مختلف لا يغفل مخافة أن يغفلوا
ويملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم
أفضلهم عنده أعمهم نصيحة وأعظمهم عنده منزلة أحسنهم مواساة وموازرة قال فسألته
عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر الله

Marfat.com

وَإذا انتهی الی قوم جلس حیث ینتهی به المجلس ویأمر بذلك یعطی کل جلسائه بنصیبه لا یحسب
جلیسه ان احدا اکرم علیه منه من جالسه او فاوضه فی حاجة صابره حتی یکون هو المنصرف عنه ومن سأله
حاجة لم یرده الا بها او بمیسور من القول قد وسع الناس بسطه وخلقه فصار لهم ابا وصاروا عنده فی الحق سواء
مجلسه مجلس علم وحلم وحیاء وصبر وامانة لا ترفع فیه الاصوات ولا تؤبن فیه الحرم ولا تنثی فلتاته متعادلین یتفاضلون
فیه بالتقوی متواضعین یوقرون فیه الکبیر ویرحمون فیه الصغیر ویؤثرون ذا الحاجة ویحفظون الغریب

روایت ہے امام متقی سے
کہ حضرت مصطفیٰ کے وصف و شمائل
کہا اُسنے کہ تھے فخر دو عالم
بطولانی حسن سے اس خبر کو
بہت عرض میں نے یہ اخبار
برادر نے مرے مجھسے بھی آ کے
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا ہے
سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے
کہ جو کچھ باپ سے تو نے سنا ہے
ہوا تھا باپ سے میں اپنے سائل
کہا میرے پدر نے مجھسے ایسا
غرض اس حصہ اول میں حضرت
بآخر وہ جو حصہ تیسرا تھا
کہ تھے وہ جو نہایت خاص اصحاب
خواص و عام سے حضرت کے ملا
تو سبھی اہل فضل و علم اکثر
وہاں آتے تھے جو تھے خاص اصحاب
جناب رحمت عالم سبھوں سے

حسن ابن علی سبط نبی سے
بیاں کیجے ہمارے سامنے مِن عن
بزرگ و نامور محمود و اکرم
کہا تھا ہند نے با طرز نیکو
حسین ابن علی سے کی جو پوچھا
سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے
اُسے سب حال حاصل ہو چکا ہے
پدر نے میرے بھائی کو بتانے
سنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے
کہ گھر میں جب نبی آتے تھے تو کل
کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا
خدائے پاک کی کرتے عبادت
مقرر تھا برائے ذات والا
حصہ کس میں آ کر باخلاص
فیوض ظاہر و باطن نہ روکا
باذنِ شاہ دیں آتے وہاں پہ
کوئی رکھتا تھا انہیں ایک حاجت
زروئے مکرمت مشغول رہتے

کہ میں نے ہند سے اک بار پوچھا
سبھی اس بات کی یعنی وجاہت
یہ تھا چہرہ کہ ان کے نور حاصل
حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے
تو پایا اس طرح کہ میں نے احوال
حقیقت اور بھی میں نے یہ پائی
کہ تھے کس طرح وہ گھر میں آتے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی
کہا شبیر نے ہاں اے برادر
تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات
دوم حصہ کے اندر جاودانہ
مگر اس تیسرے حصہ کے اوقات
مشرف ہوتے فیض احمدی سے
رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت
غرض انہیں بقدر فضل اسلام
کوئی دو حاجتوں کا تھا طلبگار
ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات

کہ وہ تھے مدح ختم المرسلیں تھا
سنائے مجھکو کچھ تو نعت حضرت
کہ ہو جیسے فروغ ماہ کامل
چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے
کہ ہند ابن ابی ہالہ سے یہ حال
کہ میرے باپ سے بھی میرے بھائی
وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
بتا مجھکو وہ حال مصطفائی
ہوئی تھی یہ حقیقت اسطرح جب
وہاں تھی آپکی کیا رسم و عادت
کہ تھے خو گر وہ اس اخلاق کے سات
ادا کرتے حقوق اہل خانہ
ہوئے تھے منقسم اس طور کے سات
عوام الناس کو تعلیم کرتے
کہ وہ جو وقت تھا مخصوص صحبت
رسول اللہ فرماتے تھے انعام
کسی کے واسطے حاجات بسیار
رکھا کرتے انہیں اس شغل کے سات

Marfat.com

کسی سے آن کے جو بات پوچھی
بتاتے بات اسکے فائدہ کی

انہیں لازم ہو جو کچھ سکتے بتایں
وہ ان لوگوں کو یہ باتیں سنایں

نہ ہووے گر کسی میں اتنی طاقت
کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت

سنو یہاں در ہے تحقیق کی بات
کہ گر ہووے کوئی حاجات کے سات

تو اس بندہ کی حاجت کوئی لاکر
سناوے خدمت سلطان میں جاکر

قیامت میں خداوند تعالیٰ
رکھے ثابت قدم حاجت رسا کا

غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا
قبول خاطر خیر الوریٰ تھا

نہ ہوتے تھے جدا محبوب رب سے
مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے

کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا
کہ اپنے باپ سے پھر میں نے پوچھا

کیا میرے پدر نے تب یہ مذکور
کہ تھا یہ آپ کا معمول و دستور

کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم
کہ الفت سے رہیں باہم فراہم

شریف قوم جو ہوتے تھے اشخاص
باکرام رسول اللہ تھے خاص

سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈراتے
عذاب کبریا قہر خدا سے

نہ ہوتے وہ کسی سے بیمروت
بحسن خلق فرماتے تھے شفقت

کیا کرتے سبھوں کی پرسش حال
کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال

کلام احسن و بہتر کو حضرت
بتائید سخن دیتے تھے قوت

کلام زشت کی ختم رسالت
کیا کرتے تھے سستی و حقارت

مخالف تھا نہ انکا طور و دستور
امور اختلافی سے رہے دور

اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا
کہ یہ غافل نہ ہو جاویں مبادا

رسول اللہ رہتے تھے بہر حال
امور لاہدی سے فارغ البال

نہ وہ تقصیر مردیں میں کرتے
حد حق سے قدم باہر دہرتے

کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت
نہ رکھتے تھے امور دیں سے غفلت

مواسات و کرم سے پیش آتے
بفضل رحمت و امداد لاتے

کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الناس
کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس

کہ محفل سے مری جو لوگ ہیں دور
رہے مہجور وہ ہو کر کے معذور

تو ہے لازم یہاں جو شخص آئیں
مجھے حاجات انکی سب خبر دیں

غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا
کہ سلطان تک ہوا اسکا گذارا

یہ اسکا مرتبہ نزد خدا ہے
کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہے

نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت
بجز ذکر و بیان اہل حاجت

حضور پاک میں ہوتے تھے داخل
تمامی طالبان علم و فاضل

نکلتے وہاں سے وہ اہل سعادت
تو ہوتے راہی راہ ہدایت

کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے باہر
کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر

زبان پاک کو دیتے ضرورت
تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت

نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا
کہ انمیں صورت نفرت ہو پیدا

شریف قوم کو کرتے تھے والی
بابذال عنایات توالی

وہ اپنی ذات پاک با صفا کے
نگہبان و امین و پاسبان تھے

تفقد آپ کا اصحاب پر تھا
بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا

اگر سنتے کسی سے خیر کی بات
تو آتے پیش وہ تحسین کے سات

ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات
نہ ہوتے ملتفت اس بات کے سات

طریق اوسط و امر میانہ
وہ رکھتے تھے پسند و جاودانہ

نہ ہوتے تھے کبھی امت سے غافل
لگا رہتا بہت اسکی طرف دل

امور دین سے یعنی بغفلت
نہ اپنے دل میں لاویں یہ ملالت

غرض اسباب جو جس کام کا تھا
وہاں رہتا تھا موجود و مہیا

بہ نزدیک شفیع روز محشر
وہی اشخاص تھے بہتر سراسر

بزرگ و نامور وہ شخص تھا وہاں
کہ جو لوگوں سے ہو مصروف احسان

کہا پھر یوں حسین ابن علی نے
کہ میں نے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

Marfat.com

کہ تھا کیا مجلس حضرت کا دستور
لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام
صف آخر میں وہ لیتے تھے آرام
کسی کی تم اگر محفل میں آؤ
سنو یہ اور بھی اعجاز کی بات
بہ نزدیک قسیم حوض کوثر
وہ ایسا شخص حاجتمند آتا
کہ وہ اہل غرض اہل تمنا
دیا اُس سائل حاجت سے حضرت
سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہرباں آپ
کہوں مجلس خیر الوریٰ تھی
یہ تھا بزم امانت کا تقاضا
اگر اُس اہل بزم باصفا سے
برابر تھے سبھی واں پیش حضرت
وہ اہل بزم احباب تواضع
جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر
اگر ہوتا واں وارد مسافر

گرد اس ذکر سے بھی مجکو مسرور
باآغاز و بانجام و باہتمام
نشست صدر محفل سے تھا کام
جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ
انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کے ساتھ
گرامی کون ہے میری برابر
کہ رکھے آپ کو ہمسر اُٹھاتا
وہاں سے آپ ہی تھا پھر کے آیا
کیا کرتے کلام مہر و شفقت
کہ ہو بیٹے پہ جیسے مہرباں باپ
مقام علم دین جائے حیا تھی
کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا
کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے
مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت
ہم رکھتے تھے یہ ادب تواضع
وہ کرتے رحم و شفقت اُسکے اُوپر

جواب ایسا پڑی سے ہی نہ پایا
اگر حضرت کسی محفل میں آتے
کیا کرتے تھے اُمت کو بھی ارشاد
جس مجلس میں حضرت کی گذر تھا
کہ کرتا ہر بشر ایسا گماں تھا
جناب سرور دنیا و دیں کا
تو ہنگام حضور اہل حاجت
سوال اُنسے کیا جس شخص نے جو
یہ حسن خلق بہ صافی بیاں تھا
بانعام شفیع روز محشر
بیاں صبر و سکونت کا کروں کیا
حرام و فحش سے زنہار زنہار
تو اُس تقصیر کا چرچا زباں پر
کہ جو پرہیز و تقویٰ میں علم تھے
کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت
وہ اہل حاجت اہل غرض کی

کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا
جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے
کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
نصیب اُنکو ہوتا بہرہ ور تھا
کہ مجھ پر خاص ہے اکرام اُن کا
جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا
یہانتک صبر فرماتے تھے حضرت
نہ خالی پھیرتے تھے آپ اُس کو
فصاحت جس نے کی لوگوں میں پیدا
سبھی آپس میں تھے یکساں برابر
بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا
نہ اُس مجلس میں کرتا کوئی گفتار
نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر
وہ خاص اُمت خیر الامم تھے
کیا کرتے بہت توقیر و عزت
تمنا دلی کرتے تھے پوری
کیا کرتے تھے اُس کی پاس خاطر

۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَ لَوْ دُعِیْتُ عَلَیْہِ لَاَجَبْتُ

انس ہے رہبر راہ ہدایت
کہ ہدیہ گر کوئی دے لاکے مجکو
و یا وہ پایہ بز کو پکا دے

بیاں کرتا ہے اب ایسی روایت
وہ ہدیہ مختصر گر پائے بز ہو
کھلانے کو لیکر مجھ کو بلا دے

اگر ذرا یا یہ برج کرم سے
تو میں اُسکے تئیں کرلوں اجابت
تو وہ دعوت بھی کرلونگا اجابت

جناب مصطفی حالی ہم نے
نہ پھیرا دل بیعتے از راہ مروت
جیلا جاؤ نہ کھانے سو کو دعوت

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِرَاکِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

Marfat.com

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابرؓ بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر کہ میری یہاں رسول اللہ آئے بعین مرحمت تشریف لائے
یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ کہ آئے بے تکلف پا پیادہ نہ ترکی اسپ ٹنکے زیر ران تھا سواری میں استغنا بھی وہاں تھا

۱۰ عَنْ یُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوسُفَ
وَاَقْعَدَنِیْ فِیْ حِجْرِہٖ وَمَسَحَ عَلٰی رَأْسِیْ

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا کہ حضرت نے رکھا تھا نام میرا کنار پاک میں مجھ کو بٹھا کر پھرایا دست الا میری سر پر
غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

۱۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَہٗ ثَرِیْدًا
عَلَیْہِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ یُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ
ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُصْنَعَ فِیْہِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفےٰ کی یہ نزدیک جناب سرور دین رکھا لا کر ثرید اس نے یہ تمکیں
ثرید اس طرح اس نے رکھا تھا کہ اس پر کچھ کدو بھی چن دیا تھا کدو سے لبکہ تھی حضرت کو رغبت کو کرتے نوش جا بجا ش ہو کر حضرت
انس کہتا ہے اب اپنا ستانا کہ پکتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا اگر ممکن ہو آمیزش کدو کی تو اس میں ڈالدیتا ہوں کبھی
مری اس بات پر یعنی نظر ہے کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

۱۲ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِیْلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ
قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلُبُ شَاتَہٗ وَیَخْدُمُ نَفْسَہٗ

کسی مشتاق حال مصطفےٰ نے کہا تھا یہ جناب عائشہ سے کہ گھر میں آپ کے تھے جس اوقات رہا کرتے تھے وہاں کس شغل کی سات
کہا صدیقہ صادق زباں نے کہ اے سائل کہوں کیا حال تجھ کو جناب مصطفےٰ کیا ہی بشر تھے بعادات بشر ہر طرح پر تھے
چنا کرتے تھے جامہ کے سپش کو غرض یہ ہے نہ تھی نخوت کی وہاں بو وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے غرض ہر کام کو انجام دیتے
یہاں جو واقف حال خبر ہے رہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے کہ جو شاک تن حضرت میں اصلا سپش ہوتے نہ تھے پیدا ہوا
ولیکن عادت محبوب باری کہ تھی عین نیاز و خاکساری تو فرط عجز سلطان معراج لباس اہل بیت و ثوب ازواج
بدست پاک لیکر صاف کرتے اگر ندخار و اسیب سپش سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان خلق اور حسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

۱ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَہٗ حَدِّثْنَا

Marfat.com

أحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا أحدثكم كنت جاره فكان إذا أنزل عليه الوحي بعث إلي فكتبته له فكنا إذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا وإذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا وإذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا أحدثكم عن النبي صلى الله عليه وسلم

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب		بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے	
کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا	کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا	کہ کچھ اشخاص میری پاس آتے	کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے
کبھی میں یہ بات اس قوم کے ساتھ	بھلا تم کو سناؤں کونسی بات	کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں	رہا کرتا تھا یعنے اپنے گھر میں
ہوا کرتا نزول وحی جس دم	تو بولانے مجھے سردار عالم	لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں	رسول اللہ فرماتے جو تھے وہاں
کہوں کیا حسن خلق مصطفائی	کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی	اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا	تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا
اگر ہم ذکر کرتے آخرت کا	تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے	اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم	یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم
اسی صورت غرض ہر حال کرتا	ہمارے ساتھ تھے مصروف اوقات	نہایت لطف و عین مرحمت سے	ہمارے ساتھ تھے مشغول رہتے

۲ عن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على أشر القوم يتألفهم بذلك فكان يقبل بوجهه وحديثه علي حتى ظننت أني خير القوم فقلت يا رسول الله أنا خير أو أبو بكر فقال أبو بكر فقلت يا رسول الله أنا خير أم عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله أنا خير أم عثمان فقال عثمان فلما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت أني

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص	کہ تھا آپ کا انداز اخلاص	شریر قوم تھے جو لوگ مشہور	غرض تالیف تھی انکی بھی منظور
وہ میرے ساتھ تھا باشیریں زبانی	کیا کرتے تھے بیحد مہربانی	کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر	کہ ہوں میں قوم کے لوگوں سے بہتر
یہاں تک اس گماں نے مجکو گھیرا	کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا	بتاؤ اب مجھے یعنے یہ تحقیق	کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق
کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے	کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہے تجھ سے	کہا پھر میں نے یہ خیر البشر سے	کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمر سے
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا	کہا بار سوم پھر آپ سے میں نے	کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے
کہا حضرت نے ہے عثمان بہتر	تری درجے سے او سائل سراسر	عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جس دم	یہ مجھ سے کہہ چکے سردار عالم
یقین آیا مجھے باصدق ایماں	ہوا پر قول سے اپنے پشیماں	کہ یعنی کس لیے پوچھی تھی یہ بات	نہ اُن سے پوچھتا اے کاش ہیہات

۳ عن أنس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي أف قط

Marfat.com

وما قال لشیٔ صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیٔ ترکتہ لم ترکتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حریرا قط ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک
کہوں میں خلق کیا حضرت نبی کا مجھے اُف تک نہیں فرمایا اصلا!
وہاں جس چیز کو میں نے بنایا نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا
جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام
کہوں کیا حسن خلق سرور دیں سزا ہے حمد ہے شایاں تحسیں!
وہ حسن خلق میں کیا ہی حسیں تھے کہ فخر اولیں و آخریں تھے
ملائم جو ہتھیلی تھی نبی کی خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی
کف دست جناب مصطفٰے کو کہو نسبت بھلا کس چیز سے ہو
پسینے کا یہ تھا حضرت کے عالم کہ بوئے عطر تھی اس سے بہت کم
نہ بوئے مشک و عنبر رکھتی تھی نسبت نہ بوئے گلستاں رکھتی تھی نسبت

ح عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان عندہ رجل بہ اثر صفرۃ قال وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکاد یواجہ احدا بشیٔ یکرھہ فلما قام قال للقوم لو قلتم لہ یدع ھذہ الصفرۃ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا
ہوا جس دم جلیس دم والا تو حضرت نے یہ اس کا حال دیکھا
کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر اثر زردی کا ہے کچھ اسکے اوپر
تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا
نہ کہتے اسکے آگے عیب کی بات نہ کرتے اسکو شرمندہ اس وقت
غرض جب اُٹھ گیا وہ شخص والا کیا ارشاد حضرت نے زباں سے
اے لوگو اگر تم میں سے کوئی بیاں کرتا ہے یہ احوال نہ کوئی
تو یہ جواب بیاں سے اُٹھ گیا مرد پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

ح عن عائشۃ انہا قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا
صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح ؛؛

جناب عائشہ شایاں توصیف بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف
کہ وہ مصدر رحمت گستری تھے کلام فحش سے صافی بری تھے
کہوں کیا میں تکلف سے بھی رہنا وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار
اگر بازار میں تشریف لاتے بلند آواز وہاں کب تھے اٹھاتے
بدگوئی جو انکے ساتھ کرتا نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا
وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے سراپا رحمت و عین کرم تھے

ح عن عائشۃ قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ شیئا قط الا
ان یجاھد فی سبیل اللہ ولا ضرب خادما ولا امرأۃ

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے مناقب صاحب معراج کا ہے
کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو
اگر مارا تو مارا امر رب سے بہ ہنگام غزا عین غضب سے
کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا کسی عورت کو عبرت پڑ یہ مارا

Marfat.com

ح۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

روایت عائشہ سے تیسری ہے	بیان حسن خلق احمدی سے	وہ کہتی ہیں نہ دیکھا میں نے اصلا	کہ لیتے ہوں کسی سے آپ بدلا
کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا	عوض لیتے نہ حضرت اس خطا کا	مگر جس دم کوئی فجّار بدخو	روا رکھتا حرام و ناروا کو
تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی	کیا کرتے تبعیت امر رب کی	اگر حضرت بحکم رب غفار	کیے جاتے تھے دو چیزوں میں مختار
تو یہ تھی آپ کی فرخندہ عادات	پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرت	کہ جو دونوں میں آسان تر ہو	گناہ و جرم سے خالی مگر ہو

ح۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ

بہ نزدیک جناب سرور دیں	جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں	کہ دروازہ پر کوئی شخص آکے	طلب گار اجازت تھا نبی سے
کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے	بدی کے بیچ یعنے مستند ہے	پھر اسکے بعد فرمائی اجازت	ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
مخاطب ہو کے اس سے شاہ ابرار	لگے کرنے بحسن خلق گفتار	وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کے	کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے
کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا	غرض تم نے کہا جو کچھ کہ تھا	جو یہ آیا تو حضرت پیش آکر	ملائم گفتگو خلق حسن سے
کہا حضرت نے ہاں اے عائشہ تو	بخوبی یاد رکھنا یعنے اسکو	کہ دنیا میں وہ شخص بدتریں ہے	ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے
سبھی لوگوں سے بد وہ شخص تر ہے	کہ جسکو چھوڑ دیں بدخو سمجھ کر	کلام فحش ہو جس کی زباں پر	کریں پرہیز اس سے لوگ اکثر

ح۹ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي لَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُخَيِّبُ فِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلٰثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يَعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا

Marfat.com

يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

روایت کی شہید کربلا نے	حسین ابن علی مرتضیٰ نے	کہ میں نے سیرت خیر البشر سے	کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے
کہ یعنے جو کوئی مجلس میں آتا	نبی کا حال اُسکے ساتھ کیا تھا	کہا مجھسے علی میرے پدر نے	ندیم محفل خیر البشر نے
کہ تھی بازمرۂ احباب حضرت	کشادہ رو ملائم خو نہایت	دُرشت و درشت خو حضرت نہیں تھے	بحسن خلق ختم المرسلیں تھے
نکرتے تھے بلند آواز حضرت	رہا کرتے تھے با صبر و سکونت	نہ تھی جس چیز کی جانب کو رغبت	کیا کرتے تھے اُس سے آپ غفلت
طبیعت تھی سخاوت پر یہ نوس	کہ ہوتا تھا نہ اُنسے کوئی مانوس	وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل	نہوتی نا اُمیدی اُسکو حاصل
ریا و کبر ولا یعنے سخن سے	مبرا ہی رہے ایسے چلن سے	نکرتے تھے مذمت عیب گوئی	نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی
سخن جو کچھ زباں سے تہا نکلتا	باُمید ثواب آخرت کہتا	کلام پاک فرماتے تھے جس دم	تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم
کہ گویا جانور ہیں اُنکے سر پہ	ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر	یہ اُنکا حال تھا وقت سماعت	کہ ہوجاتے غریق بحر حیرت
مگر خاموش ہوتے آپ جس دم	تو باتیں سب کیا کرتی تھی باہم	ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار	نکرتے تھے سامنے حضرت کے تکرار
کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا	تو اُس ہنگام کا دستور یہ تھا	کہ جب تک وہ بیاں کرتا تہا احوال	تو رہتے سُننے والے ساکت و لال
غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکور	بعین لطف وہاں ہوتا تھا منظور	رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت	ہنسا کرتے تھے جب اصحاب حضرت
اگر کوئی عجائب حال ہوتا	تعجب جانتے اصحاب جس کا	تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے	عجائب چیز وہ پہچانتے تھے
اگر آتا وہاں ایک مسافر	کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر	غریب اہل حاجت کے محابا	بگفتار درشتی پیش آتا
تو اُس جا صبر فرماتے تھے حضرت	کہ ہیں معذور یعنی اہل حاجت	مگر اصحاب حضرت اُس مکاں سے	مُسافر کے تئیں باہر کو لاتے
بحسن خلق عادت آپ کی تھی	کیا کرتے نبی ارشاد یہ بھی	کہ تم گر دیکھ پاؤ اہل حاجت	کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں	رسول اللہ کا اُس جا ثنا خواں	تو وہ حمد مسلماں پیش حضرت	ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص اُن سے بات کرتا	کلام اُس کا نہ کرتے قطع اصلا	اگر وہ بات ہوتی دُور حق سے	تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے
بہ نہی و امر منکر قطع کرتے			دیا حکم قیام امر حق سے

١٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہ ہے تقریر جابر کی زباں کی	کہ جو سائل نے اُنسے چیز مانگی	لب والا پہ حرف لا نہ آیا	دیا اُس چیز کو بار دگر زیبا

Marfat.com

۱۱ح عَنْ ابنِ عبّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ فَیَاْتِیْہِ جِبْرِیْلُ فَیَعْرِضُ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرِیْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ

ہوا مروی بقول ابن عباس رضی	کہ تھے ختم رسالت اجود الناس	بہ نیکی بہترین مردمان سے	بجود و فضل فیاض جہاں تھے
ہمیشہ تھی باندازِ سخاوت	مگر ماہِ مبارک میں بکثرت	وہ ماہِ صوم میں آغاز و انجام	کیا کرتے نہایت خیر و انعام
اسی ایام میں جبریل آتے	کلام اللہ کو حضرت سُناتے	غرض جس وقت بالخیر و کرامات	نبی جبریل سے کرتے ملاقات
تو اُن روزوں عطا جود و سخاوت	رسول اللہ کرتے بے نہایت	بشکلِ آمدِ بادِ بہاری	فیوضِ احمدی ہوتی تھی جاری

۱۲ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہے احوال توکل	کہ تھا یہ آپ کا حالِ توکل	خیالِ جمع تھا نہ فکرِ انبار	رہا دینے دلانے سے سروکار
رسول اللہ کوئی چیز اصلا			نہ رکھتے تھے برائے روزِ فردا

۱۳ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ اَنْ یُّعْطِیَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ وَلٰکِنِ ابْتَعْ عَلَیَّ فَاِذَا جَآءَنِیْ شَیْءٌ قَضَیْتُہٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَعْطَیْتَہٗ فَمَا کَلَّفَکَ اللّٰہُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَیْہِ فَکَرِہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ قَالَ...

کہا حضرت عمر رضی نے حال ایسا	کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا	کیا یوں عرض بحرِ عطا سے	کہ کچھ دلوائیے عین سخا سے
کیا سائل سے حضرت نے ظاہر	نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر	ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا	غرض اُس چیز کو تو مول لا آ
روا اس وقت تو کر لے غرض کو	کرونگا میں ادا تیری قرض	عمر نے تب کیا حضرت سے معروض	کہ تم کس واسطے ہوتے ہو مقروض
اُٹھاتے آپ کیوں ہیں بارِ باری	نہیں جس چیز پر قدرت تمہاری	نہیں تکلیف دیتا ربِ عزت	کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت
سُنا جب آپ نے کہنا عمر رضی کا	تو ایسی بات کو مکروہ جانا	وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار	لگا کہنے کہ اے سلطان ابرار
دیئے جاؤ کیئے جاؤ سخاوت	نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادت	نہ کیجے خوف خطرہ مفلسی کا	کہ ربِ عرش ہے مالک تمہارا
رسول اللہ سنکر مسکرائے	کہ جیسے آثارِ خوشی چہرہ پہ لائے	کہا اُس مردِ انصاری سے ایسا	کہ میں مامور ہوں اسی عمل کا

۱۴ح عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا

Marfat.com

ہوا ہے عائشہؓ سے قول منقول کہ ہدیہ آپ کرلیتے تھے مقبول
مگر یہ حال بھی تو آپ کا تھا کہ اُس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حَیَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَآءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْہِہٖ ؕ

حیا و شرم سُن کر افتخار آفرینش کی
حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بُوسعیدِ متقی کا کہ انداز تھا شرم نبی کا
کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو بعین شرمگینی باحیا ہو
زیادہ اُس سے بھی خیر الوریٰ تھے کمال شرم سے عین حیا تھے
اگر ناخوش کوئی شی جانتے تھے تو ہم اس طرح سے پہچانتے تھے
کہ ہو جاتا روئے مصطفےٰ پر تغیر کا اثر ظاہر سراسر
مگر شرم و حیا کے اقتضا سے وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

۲۔ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ مَانَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَارَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات کہ تھی حضرت نبی کس شرم کی ذات
یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا کہ میں نے بھی ستر اُنکا نہ دیکھا

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حِجَامَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے پچھنی لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

۱۔ عَنْ اَنَسٍ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنْ کَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَمَہٗ اَبُوْطَیْبَۃَ فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّکَلَّمَ اَھْلَہٗ فَوَضَعُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَاتَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَآئِکُمُ الْحِجَامَۃُ

ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا
کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا کہ ہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا
انس بولا باظہار حقیقت کہ سن او سائل حال حجامت
جناب سرور دنیا و دیں کی ابوطیبہ نے تھی پچھنی لگائی
اُسی حضرت نے ازراہ عنایت دیا دو صاع بھر غلہ باجرت
سفارش اور کی مالک سے اُسکے کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے
تو اُس معمول سے اب کم لیا کر یہ اُس مملوک پر احساں کیا کر
پھر اُسکے بعد فرمانے لگے یوں کہ ہے اچھی دوا لینا رہو خوں
حجامت کرکے خوں لینا بجا ہے کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

۲۔ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَمَرَنِیْ فَاَعْطَیْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ ؕ

Marfat.com

ہوا منقول حیدر کی زباں سے کہ تھی حضرت نے جب کھنچی لگائی تو مجھکو حکم فرمایا اُس ہنگام کہ دی حجام کو اب حق حجام
سُنی جب بات یہ حضرت نبی کی تو میں نے اُجرت حجام دی دی

۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَبَیْنَ الْکَتِفَیْنِ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِہٖ

یہ عباس ابن عم حضرت بیاں کرتے ہیں یوں حال حجامت کہ تھی جب آپ نے کھنچی لگا کر لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگ گردن کا حضرت نے لیا خون میان شانہ سے بھی لیا خون ہوئی جب خون لینے سے فراغت عطا حجام کو کی اُس کی اُجرت
اگر ہوتا حرام ناروا کام نہ دیتے آپ ہرگز مزد حجام

۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَہٗ وَسَاَلَہٗ کَمْ خَرَاجُکَ فَقَالَ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ فَوَضَعَ عَنْہُ صَاعًا وَاَعْطَاہُ اَجْرَہٗ

کیا ابن عمرؓ نے ذکر اس کا کہ ایک حجام حضرت نے بلایا حجامت کر چکا جس وقت حجام تو حضرت نے یہ فرمایا اُس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روی معمول مقرر کس قدر ٹھہرا ہے محصول کہا اُس نے کہ مجھ سے میرا مولا خراج تین صاع ہے روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو دیا کر آج سے دو صاع اُسکو پھر اُسکے بعد از روی عنایت عطا کی پاس سے اپنے بھی اُجرت

۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاھِلِ وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَۃَ وَتِسْعَ عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ۔

انس کہتا تھا حضرت کی عادت کہ کرتے دونو شانو میں حجامت رگ گردن سے بھی لیتے لہو تھے جناب مصطفےٰ محبوب رب کے
کیا کرتے شفیع روز محشر حجامت تین تاریخوں کے اندر وہ سترویں ہے یا انیسویں ہے پھر اُسکے بعد یا اکیسویں ہے

۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ

انس یہ اور کہتا ہے حقیقت کہ در حالت احرام تھے حضرت غرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا کہ پشت پا سے اپنے خوں لیا تھا
مَلَل ہے اُس جگہ کا نام مشہور وہاں کا میں سناتا ہوں یہ مذکور کہ اُس منزل میں جب آئے تھے حضرت ہوئی تھی آپ مصروف حجامت

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان اسمائے مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ

Marfat.com

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ﴿

درود رحمت وصلوات پڑھنا اب مناسب ہے		کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آچکا ہے

جبیر ابن معطم نے کہا ہے	زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے	کہ تھے تقسیم حوض کوثر	کہ میری واسطے ہیں نام اکثر
محمد نام میرا اور احمد	کہ ہیں میری لئے اوصاف بیحد	ہوا موسوم میں باسم ماحی	کہ یعنے کفر کی تھی جو سیاہی
تو وہ ظلمت سبھی میری ہی آگے	مٹائی حق تعالےٰ نے جہاں سے	مرا جو نام ہے حاشر مقرر	اُٹھیں گے لوگ سب میری قدم پر
یہ میرا نام عاقب اسلیئے ہے	کہ اب دورِ رسالت ہوچکا ہے	مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے	یہ منصب ہاں تھا میری تئیں ہے

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَأَنَا الْمُقَفِّى وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ﴿

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات	کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات	بہنگامے کہ در راہِ مدینہ	چلے جاتے تھے وہ شاہِ مدینہ
کہا یہ آپنے مجھ سے اُس ہنگام	محمد اور احمد ہے مرا نام	نبی رحمتِ کونین ہوں میں	نبی توبہ ثقلین ہوں میں
کہ ہے توبہ مری اُمت کی مقبول	بدرگاہِ خدائے پاک موصول	مقفّی اس لیے ہے نام میرا	کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا
نبی حاشر روزِ جزا ہوں	سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں	نبی لملحمہ توصیف آئی	کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی
بوقتِ جنگ با اہل شقاوت			اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

بیادِ عیش خیر المرسلیں اب کافی مسکیں		ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	رہی کیا عسرت اوقات و نمات	کہ تھے جو اہلبیت مصطفےٰ ہم	تو ہم پر یہ رہا تنگی کا عالم
مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال	کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال	نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے	کہ جس کے واسطے آتش جلاتے
یہ ہم پر شدت و عسرت مگر تھی			چھوہاروں اور پانی پر گذر تھی

۲ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ ﴿

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا	کہ ہم نے آپ سے شکوہ کیا تھا	کہ ماری بھوک کے ہم نے شکم پر	رکھا باندھ کر اک ایک پتھر
شکم سے ہم نے جامہ بھی اُٹھایا	رسول اللہ کو پتھر دکھایا	جناب سید کون و مکاں نے	شفیق و دستگیر بیکساں نے

Marfat.com

٢٣ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ
فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا
اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ
خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا
اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰی حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰی نَخْلَةٍ فَجَاءَ
بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِیْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ فَاْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّیْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ
اِلَی امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ
بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ
بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِیَ

کہا ہے بوہریرہ نے یہ احوال
کہ ختم المرسلیں فرخندہ افعال

کہوں کیا میں کہ اُس ہنگام اوقات
کوئی اُن سے نکر سکتا ملاقات

کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا
کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا

مجھے منظور تھا تسلیم کرنا
فقط اسواسطے حاضر ہوا تھا

عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات
کہ تم آئے ہو اب کس کام کو سات

غرض یہ گفتگو جب ہو چکی تو
گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو

وہ گلہ بکریوں کا اُسکے یہاں تھا
کہ عین مالداری کا نشاں تھا

سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا
ابی ہیثم کو اُسکے گھر نہ پایا

کہا اُسنے کہ ایسا ماجرا ہے
کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے

وہ لایا اس طرح سے مشک پر آب
کہ اُسکے بوجھ سے تھا سخت بیتاب

فدا ہوں آپ پر سے میری ماں باپ
زہے قسمت کہ یعنی آئے یہاں آپ

چلا پھر بعد اُسکے اُن کو لیکر
لبوئے باغ وہ فرخندہ اختر

گیا پھر وہ لبوئے نخل خرما
وہاں سے خوشۂ تر لیکے آیا

کیا ارشاد حضرت نے اُس ہنگام
کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام

کہا اُس نے کہ محبوب الٰہی
تیری خاطر میں ایسی بات آئی

تمہارے واسطے میں توڑ لایا
کہ جسمیں طرح کا مرغوب خرما

غرض کہائے انہوں نے خوشۂ تر
پیا وہ آب شیریں اُسکا دیا پھر

کہ میں کہتا قسم ہے اُس خدا کی
یہ قدرت میں جس کی جان میری

سوال اُس کا بروز حشر ہوگا
یہاں جو کچھ مزا تم نے اُٹھایا

یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے
کہ آئے آج کھانے میں تمہارے

ابو ہیثم ہوا وہاں سے روانہ
کہ تا اُسکے لیئے پکوائے کھانا

نہ ہرگز ذبح اُس بکری کو کیجیو
ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہے

پکڑ کر سامنے حضرت کے لایا
انہوں نے اُس کی خاطر وہ بھی کہا

نکل آئے یکایک گھر سے باہر
نہ تھا وہ وقت آنے کا مقرر

غرض باہر وہ جب تشریف لائے
تو اُنکے سامنے بوبکر آئے

کہا اُس نے کہ میں اب آگیا ہوں
کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں

پھر اُسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا
کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا

عمر بولے مجھے اے فخر عالم
تمہارے پاس لائی بھوک اسدم

ابی ہیثم وہ مرد بہرہ ور تھا
بخوبی صاحب باغ و شجر تھا

اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں
نہ تھا خادم ولیکن اُسکے گھر میں

کہی یہ بات اُس کی اہلیہ نے
کہ کہاں خاوند ہے تیرا بتا دے

نہ گذری تھی انہیں کچھ دیر باہر
کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر

رکھی جب مشک اُسنے دوش پر سے
تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے

غرض از راہ تعظیم و مدارات
ملایا اُسنے اُنکے ہاتھ سے ہات

وہ نخلستان میں جسوقت آیا
بچھونا واسطے اُنکے بچھایا

رکھا اُنکو حضور مصطفےٰ میں
حضور شافع روز جزا میں

مناسب تھا تجھے اس طرح لاتا
کہ کرلیتا جُدا کچے سے پکا

کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشۂ تر
کچھ اک پختہ ہوئے ہیں کچھ ہیں گدر

تو اُن خوشوں سے چن چن آپ کھاویں
مذاق دل سے کیفیت اُٹھاویں

پسند آئی جو یہ نعمت نہایت
تو فرمانے لگے اُسوقت حضرت

کہ تمنے آج یہ نعمت جو کھائی
مزے سے اس کی کیفیت اُٹھائی

یہ سایہ سرد میٹھے جسکے نیچے
یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکے

غرض پوچھیں گے تم سے حشر کے دن
سبھی اس نعمتوں کو گن گن

کیا اُسوقت حضرت نے یہ ارشاد
کہ رکھنا چاہیئے اس بات کو یاد

کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر
نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نر

ابو ہیثم سے پھر حضرت نے پوچھا
کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

Marfat.com

کہا اس نے نہیں کوئی پرستار
تو اس ہنگام میری پاس آنا
نہ اُنکے ساتھ بردہ تیسرا تہا
ابو ہیثم نے کی عرض اُن سے
کہا پھر آپنے اس سے بخوبی
کہ جس بردہ کا دیکھا میں نے چال
ابو ہیثم پھر اپنے گھر کو آیا
نہیں ممکن بجالاوی اُسی تو
کہ یہاں حق نے نبی ایسا نہ بہیجا
تو اُن دو میں سے ہے یہ ایک کا حال
غرض جس شخص کو اُسکے خدا نے
رسول اللہ کا مقصود ارشاد
کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے

کہا حضرت نے اب ہنا خبردار
تجہہ میں ایک خادم بخشدونگا
ابو ہیثم یہ چرچا سنکے آیا
کہ جو بہتر ہو انمیں سے وہ دیجی
کہ مجہہ سے اب جو تو نے مشورت کی
کہ پڑہتا تہا نماز رب متعال
یہ سارا حال بی بی کو سُنایا
یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اسکو
خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا
سکہاتا ہے اُسی نیکی کے افعال
بچایا اُس شریر نا سزا سے
دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد

کہ تو جسوقت یہ احوال سن لی
پھر اُسکے بعد تھوڑی روز گذرے
کیا حضرت نے یہ ارشاد اسکو
پسند خاطر والا جو آوے
امین موتمن جو مجہہ کو سمجہا
ولیکن تجہہ سے کرتا ہوں نصیحت
ابو ہیثم سے بولی اُس کی عورت
کیا فی الفور ابو ہیثم نے آزاد
کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز
وہ ہے گا دوسرا جو صاحب راز
رہا محفوظ وہ بند جہاں میں
کہ تھی وہ جو ابو ہیثم کی بی بی

کہ آئی میری یہاں قیدی کہیں سے
کہ دو بردہ کسی جانب سے آئی
کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو
ابو ہیثم اسی کو لیکو جاوے
تو میں کہتا ہوں اس بردہ کو لیجا
کہ رہنا اس پہ مصروف رعایت
کہ جو کچہہ آپنے کی ہے نصیحت
وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد
برای مشورت ہو وین دمساز
بتاتا ہے اُسے اطوار ناساز
بری کاموں سے ایزدکی اماں میں
وہ تھی اُس کی مشیر راہ نیکی
کہ بردہ کردیا آزاد اس نے

۴۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَغْزُوْ فِی الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِیْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ یُعَزِّرُوْنَنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِلْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد
غزا میں جس نے اول تیر پہینکا
بحکم شاہ دیں کرتی غزا تھے
وہ یا حبلہ ہمیں کہانے کو ملتا
کہ وقت دفع حاجات ضروری
باخراب یہ کیسا ماجرا ہے

بیاں کرتا ہے یہ احوال روداد
وہ تیر انداز پہلے سب میں تہا
مگر عسرت میں ایسی مبتلا تھے
کہ وہ میوہ درخت خار کا تہا
بشکل پشک بز یا پشک نکلتی
مجہے قوم اسد کہتی برا ہے

کہ میں اسلام میں ایسا بشر ہوں
بیاں کرتا ہوں میں اُسوقت کا حال
ہمیں کہانا میسر تھا نہ کچہہ ہاں
یہاں تک پات پتی کی خورش تھی
ہوا کرتا تھا بس فضلہ اجابت
کیے جو میں نے راہ دیں میں افعال

کیا اول خدا کی راہ میں خون
کہ جب تہوڑی رہی سے اصحاب خوش افعال
مگر کہاتی رہی برگ درختاں
کہ ہم سب کی یہ حالت ہوگئی تھی
رہی اس طرح کی لاحق صعوبت
گئی برباد کیا میری وہ افعال

Marfat.com

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسًا أَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ
قَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصٰى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنٰى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ
فَأَقْبَلُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوا مَا هٰذِهِ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوا
حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيرِ فَقَالُوا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوا فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ
قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَ
بَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُونَ الْأُمَ…

شویس خالد بن عمیر راوی	ہوئی گویا یہ تقریر مساوی	کہ عتبہ وہ جو تھا غزوان کا بیٹا	عمر نے اُس کو نائب کرکے بھیجا
کہی ہنگام رخصت اس سے یہ بات	کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات	کیے سرعت چلے جاؤ وہاں تک	عرب کی حد کشور ہے جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ	وہاں سے بڑھ کے تم آگے نہ جاؤ	غرض عتبہ ہوا واں سے روانہ	لیئے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مربد تلک لوگوں نے آہنگ	نظر آیا اُنہیں ایک تودہ سنگ	ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا	کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے وہاں سے بھی بڑھ کر	ہوئے وارد غرض چھوٹے سے پل پر	وہاں کرنے لگے آپس میں گور	ہوئے تھے ہم اسی منزل کے مامور
اُنہوں نے کی غرض اُسجا اقامت	وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت	کیا راوی نے یہاں چھوٹا سا اقام	کہ تھا اُسکے تئیں اس بات سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت	بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت	کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ	بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جس وقت ہمراہ نبی تھا	کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا	ہمراہ نبی ہم آدمی سات	بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں اپنے لیے تھا	میسر تھا مگر تو نکا کھانا	یہاں تک ہم نے کھائے برگ اشجار	کہ باچھیں ہوگئیں تھیں ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر	کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر	رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی	شریک اُس میں ہوئے ہم دونوں ساجھی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت	کہ اُن روزوں میں تھی عسرت نہایت	پھر آیا جو کشائش کا زمانہ	تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اُس جگہ وہ سات اشخاص	تو اُن ساتوں میں اب ایک ایک ہی خاص	امیر شہر ہے صاحب خدم ہے	بسامان امارت محتشم ہے
رہے ہیں اور جو اشخاص باقی	ہماری بعد دیکھو گے کہ وہ بھی	ریاست میں امیر شہر ہونگے	امارت میں کبھی رئیس دہر ہونگے

ح عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَ
لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي
وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ

Marfat.com

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے	کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے	خدا کی راہ میں جو میں نے سختی	اٹھائی ہے اٹھائیگا نہ کوئی
ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا	نہ پاوے گا کوئی یہ رنج اصلا	گئے یوں میری اوپر تیس ان رات	کہ کہانیکو نہ آیا اس قدر ہات
کہ وہ کھانکو کوئی جاندار کہاوے	خیال بھوک کو جیسے بھلاوے	بلال اسوقت تھا ہمراہ میرے	یہی تکلیف تھی اس کو بھی گھیرے
اگر تھوڑا سا کہانا ہات آتا	بلال اپنی بغل میں تہا چھپاتا	وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی	بغل میں اس کی چھپ جاتی بخوبی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهٗ غَدَاءٌ وَّلَا عَشَاءٌ مِنْ
خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہے حقیقت	کہ تھا یہ آپکا حال معیشت	کہ انکے پاس کہانا رات دن کا	رہا کرتا نہ تھا ہرگز اکٹھا
نہ نان و لحم کو اتنا وہ پاتے	کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کھاتے	ولیکن شافع روز قیامت	یہ صورت دیکھتے وقت ضیافت

ح عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَّكَانَ نِعْمَ
الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا
بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَّلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اَرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل	کہ تھا جو عبد رحمٰن یار نوفل	وہ کیسا یار یار ہمنشیں تھا	وہ کیسا ہمنشین ہم بزم دین تھا
بیان کرتا ہے قصہ ایکدن کا	کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا	گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے	پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے
رکھا پھر اس نے کاسہ ایک لاکر	کہ نان و لحم تہا کاسے کے اندر	غرض جب رکھ چکا لاکر یہ کہانا	تو وہ یار نبی پھر خوب رویا
سوال اس سے کیا ہمنے اس وقت	کہ تم کو ہے رلاتی کونسی بات	کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم	کہ دنیا سے گئے سردار عالم
ولیکن آپنے تا وقت رحلت	اٹھائی آہ کیا سختی صعوبت	نکھائی نان جو بھی سیر ہیہات	انہوں نے اپنی اہلبیت کے ساتھ
گماں اسکا نہیں مجھکو کبھی ہے	کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی تھی	بھلا میرے لیئے ہے کونسا کام	مجھے ہے کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ
عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی			باضداد روایت اب یہاں راوی بتاتا ہے

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال
گئے فردوس کو جب اس جہاں سے
رہے مکہ میں حضرت سیزدہ سال
غرض تیرہ برس تک انکے اوپر
نزول وحی تھا مکہ کے اندر
تریسٹھ سال کی حضرت نبی تھے

۲ح عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ

جریر راوی احوال حضرت
کہ جب دنیا سے فرمائی تھی رحلت
بیان کرتا ہے ایسا حال حضرت
تریسٹھ سال کی تھی عمر حضرت
کہ بوسفیاں کے بیٹے سے سنا ہے
تریسٹھ سال کی بوبکر کی بھی
بوقت خطبہ یہ اس نے کہا ہے
تریسٹھ سال کی عمر عمر کی بھی
تریسٹھ سال کا اب میں ہوا ہوں
امید موت یعنی کر رہا ہوں

۳ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے
کہ جس دن آپ دنیا سے سدھارے
تریسٹھ سال کی عمر نبی تھی
کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۴ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

کہا عباس کے دانا پسر نے
کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۵ح عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

کیا دغفل نے بھی مذکور ایسا
کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم
کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رلاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے
رسول اللہ گر مانع نہوتے
محبت آپکے ماتم میں رولو
انس نے یہ خبر کیسی سنائی
انس کرتا ہے یہ تقریر غم
ولیکن آخری میری نظر تھی
اجڑتا ہمصفیر و گلستاں ہے
سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے
مژہ میں اشک کے موتی پرولو
کہ فوج غم نے کی ہم پر چڑھائی
کہ میرے کی نظر حضرت پہ اسدم
الم سوئے رخ خیر البشر تھی
جناب سرور عالم کی رحلت
کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے
اگر کچھ الفت خیر الورا ہے
نظر میں چھا گیا سامان غم کا
کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا
کہ پڑا تھا آہ کیسی در کے مقابل
قیامت ہے قیامت ہے قیامت
فقط رو دنی ہی کی رخصت ملی ہے
مقام گریہ ہے رو دنی کی جا ہے
مژہ پر آگیا دامان الم کا
جو اکثر سامنے لٹکا ہوا تھا
انہی کی روح اطہر کے مقابل

Marfat.com

کیوں کیا مصحفِ رخسار کا حال
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارہ
اب آگے کیا کہوں ہے جائے رقت

بشکلِ صفحۂ مصحف ہوا حال
کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ
کہ جانو نہیں تم ثابت ہی رہنا
کہ جب نزدیک آیا وقتِ رحلت
یہ ہے روزِ دوشنبہ کی حقیقت

عجب اک نور روئے پاک پر تھا
سمجھ کر انکو سرخیلِ صحابہ
پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق
مقابل در کے اس پردے کو چھوڑا
اسی دن آپ نے فرمائی رحلت

ہدایت کا نمونہ سر بسر تھا
ہوا تھا جمع ہر خیلِ صحابہ
امامت انکی کرتے تھے بہ تحقیق
کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا

ح ۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ اِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ باجانِ غمگین
دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا

بیاں کرتی ہیں یہ حالِ دین
کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا
پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو

کہ جب ہنگامِ رحلت سر پر آیا
منگا کر طشت پھر خیر الوریٰ نے
گئے گلگشت گلزارِ جناں کو

مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
فراغت بول کی کی مصطفیٰ نے

ح ۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات
دھرا تھا پاس انکے کاسۂ آب
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا
دیا حضرت بھی فرماتے اس اوقات

نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ
کہ ہوتے جب وہ بیتاب بیتاب
غرض اب وقت ہے تیری مدد کا
بجائے منکرات موت سکرات

کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو
تو اس پانی سے کرکے ہاتھ کو تر
مدد کر منکرات موت پر تو
یہاں راوی جو دونوں لفظ لایا

بحالِ قربِ رحلت مصطفیٰ کو
پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
شدائد کے تئیں آسان کر تو
سماعت میں مرے شک ہو گیا تھا

ح ۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ با دیدۂ نم

بیاں کرتی ہیں یہ احوالِ پرغم
تو مجھ کو رشک پھر اس پر نہ آیا

کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا
کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا

بظاہر جو نبی کی جان پر تھی

ح ۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ اُدْفُنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

جناب عائشہ نے آہ پیہم
اٹھائے دل پہ کیا صدمۂ غم
مصیبت کا عجب احوال دیکھا
بعین درد کیا کیا حال دیکھا

Marfat.com

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی
کہا بوبکر نے پیر و جواں سے
بوقت انتقال دار محنت
غرض یہ ہے جناب نیک فرجام

ہوئے فردوس کو جس وقت راہی
سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے
وہ اس مسکن سے رکھتا ہی محبت
جہاں کرتے ہیں اپنی ہنگام آرام

رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں
کہ جو کوئی نبی یہاں سے گیا ہے
کہ جسمیں چاہتا ہے دفن ہونا
وہیں پر چاہیئے مدفن بنانا

کہ کیجے دفن انکو کس مکاں میں
تو اس جانیکا ایسا ماجرا ہے
قیامت تک بعین عیش سونا
وہیں ختم رسالت کو سلانا

ح ٦ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ اَبَا بَكرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعدَ مَا مَاتَ

کہا عباس کی بیٹے نے ایسا
لیا بوسہ جبین مصطفا کا

کیا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا

کہ جسدن آپنے فرمائی رحلت

تو بوبکر نے باعین الفت
جبین افتخار انبیا کا

ح ٧ عَن عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعدَ وَفَاتِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ بَينَ عَينَيهِ وَوَضَعَ يَدَيهِ عَلَى سَاعِدَيهِ وَقَالَ وَا نَبِيَّاهُ وَا صَفِيَّاهُ وَا خَلِيلَاهُ

عجب پر درد قول عائشہ ہے
میان چشم حضرت رکھ دہن کو

اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے
رکھے ساعد پہ انکے ہاتھ دونو
برائے سید و سردار ثقلین

کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تحقیق
کہا پھر وا انبیا وا اصفیا
یکے صدیق نے اسطرح کی بین

تو اسدم آئے تھا بوبکر صدیق
کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا

ح ٨ عَن اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ اليَومُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ اَضَاءَ مِنهَا كُلُّ شَيءٍ فَلَمَّا كَانَ اليَومُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اَظلَمَ مِنهَا كُلُّ شَيءٍ وَمَا نَفَضنَا اَيدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِي دَفنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَنكَرنَا قُلُوبَنَا

کہا راوی انس نے آپ جس روز
بیان کیا تجھے اسدن کی حالت
اداسی تیرگی کا تھا یہ عالم

مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز
کہ جسدن آپنے فرمائی رحلت
دلوں پہ چھا گئی تھی ظلمت غم
کہ آپس میں تغیری آگئی تھی

عجائب روز وہ زینت فزا تھا
شب غم کا اندھیرا ہو گیا تھا
ابھی ہم تھے بدفن شاہ لولاک
دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی

مدینہ مطلع نور و ضیا تھا
مگر بخت مدینہ سو گیا تھا
ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک

ح ٩ عَن عَائِشَةَ قَالَت تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَومَ الاِثنَينِ

یہ قول عائشہ ہے کیا جگر سوز

کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز

ح ١٠ عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِيهِ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَومَ الاِثنَينِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ اليَومَ وَلَيلَةَ الثُّلَثَاءِ وَيَومَ الثُّلَثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيلِ وَقَالَ سُفيَانُ وَقَالَ غَيرُهُ يُسمَعُ صَوتُ المَسَاحِي مِن آخِرِ اللَّيلِ

Marfat.com

امام جعفر صادق بیاں نے توقف دفن میں اس دن ہوا تھا تو اُس شب میں بجے تھے دفن حضرت تو اُس دم کان میں آنے لگی تھی	روایت کی ہے یوں اللہ سے اپنے سہ شنبہ کی بھی شب نے تفہ کیا تھا جناب شافع روز قیامت صدا آواز کسی پھاوڑے کی	کہ وہ دن تو مقرر بہر کا تھا نہ مرقد میں رکھا منگل کے دن بھی کہی سفیان نے اوروں کی یہ بات لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار	کہ جس دن آپ نے دنیا کو چھوڑا ولیکن چارشنبہ کی جو شب تھی کہ جس دم چارشنبہ کی ڈھلی رات برائے خوابگاہ شاہ ابرار

ح ۱۱ عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء

ابی سلمہ سے یوں آئی روایت	ہوئی روز دوشنبہ موت حضرت	ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھی	ابھی نہ قبر میں رکھے گئے تھے

ح ۱۲ عن سالم بن عبيد وكانت له صحبة قال اغمي على رسول الله صلى الله عليه
وسلم في مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن
ومروا ابا بكر فليصل للناس او قال بالناس ثم اغمي عليه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن
ومروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة ان ابي رجل اسيف اذا قام ذلك
المقام يبكي فلا يستطيع فلو امرت غيره قال ثم اغمي عليه فافاق فقال مروا
بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل بالناس فانكن صواحب او
صواحبات يوسف قال فامر بلال فاذن وامر ابو بكر فصلى بالناس ثم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة فقال انظروا لي من اتكئ عليه
فجاءت بريرة ورجل اخر فاتكا عليهما فلما راه ابو بكر ذهب لينكص فاوما
اليه ان يثبت مكانه حتى قضى ابو بكر صلاته ثم ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قبض فقال عمر والله لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي هذا قال وكان الناس اميين لم يكن
فيهم نبي قبله فامسك الناس فقالوا يا سالم انطلق الى صاحب رسول الله صلى الله
عليه وسلم فادعه فاتيت ابا بكر وهو في المسجد فاتيته ابكي دهشا فلما
راني قال لي اقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت ان عمر يقول لا اسمع
احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي

Marfat.com

هذا فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال يا ايها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال انك
ميت وانهم ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله اقبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله أيصلى على رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون
ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا
يا صاحب رسول الله أيدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا اين قال في
المكان الذي قبض الله فيه روحه فان الله لم يقبض روحه الا في مكان
طيب فعلموا انه قد صدق ثم امرهم ان يغسله بنو ابيه واجتمع المهاجرون يتشاورون
فقالوا انطلق بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم معنا في هذا الامر فقالت الانصار
منا امير ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين
اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما قال ثم بسط يده
فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة

ہوا منقول سالم کی زبانی	کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی	گر آئی جب مرض کی انپہ شدت	ہوئے بیہوش کچھ اسوقت حضرت
افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی	تو یہ بات آپنے لوگوں سے پوچھی	کہ کیا وقت نماز آیا ہے سرور	کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر
کہا کہدو بلال اسدم اذاں دے	نماز آکر ابو بکر اب پڑھا دے	کرے بوبکر لوگوں کی امامت	رہے یعنی بجا قید جماعت
پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی	ہوئی پھر انکو لاحق بیہوشی سی	ہوئے جب آپ اس حالت سے ہشیار	کیا ارشاد ویسا ہی بتکرار
سُنا جب عائشہ نے حکم انکا	کہا بس نرم دل ہے باپ میرا	وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت	نہ دیکھیگا وہاں پھر تمکو حضرت
نہوگا اسکے دل پر یہ گوارا	نہایت درد سے رونے لگے گا	اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ	تو بہتر تھا کہ ہے محزون وہ باپ
غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت	ہوئی لاحق بحال پاک حضرت	ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار	تو کی پھر آپنے ویسی ہی گفتار
کوئی یعنی کہو بوبکر آوے	نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے	بسوئے عائشہ کر کے اشارا	کیا ارشاد یہ بھی آشکارا
کہ تم جواب یہ باتیں کر رہی ہو	مثال صاحبات یوسفی ہو	کہ یعنی دل میں ہے وہ بات محجوب	بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں خوب
غرض پہنچا موذن کو جو ارشاد	اذاں اسنے کہی با جان ناشاد	سنا صدیق نے جو حکم حضرت	بپاس امر حضرت کی امامت

Marfat.com

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا | مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو | کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو

سنا یہ آپکا جو قول ظاہر | بریدہ وہاں ہوئے فی الفور حاضر
وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا | کہ تکیہ آپ نے آ نہ لگایا

ہوئے اسطور سے باہر برآمد | جناب شاہ دیں حضرت محمد
ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے | ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھرے

کیا بس آپنے انکو اشارا | کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا
غرض صدیق غمگیں نے بنا کام | نماز اپنی کو پہنچایا باتمام

پھر اس کے بعد یہ کہتا ہے راوی | ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی
کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا | کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ شیدا

یہ انکو جوشش الفت تھی آئی | کہ سوگند خدائے پاک کھائی
کہ گر کوئی کہے گا یہ زباں سے | کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے

تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تلوار | کروں گا مار کر اسکو نگونسار
جو تھے موجود اشخاص وہ سبھا | تحیر ہو گیا انکو سراپا

کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر | ندیکھا تھا نہ آیا تھا وہانپر
تو وہ اسواسطے فوت نبی سے | بہت حیراں تھے شستہ کھڑے تھے

کہا سالم سے پھر لوگوں نے ایسا | کہ تو یار نبی کو جا بلا لا
بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت | گیا میں آیا بنزد یار حضرت

تو وہ بوبکر جو یار نبی تھے | وہ اس ہنگام تھے مسجد میں بیٹھے
گیا میں پاس انکے زار و گریاں | نہایت مضطرب حیراں پریشاں

مجھے صدیق نے جس وقت دیکھا | کہا حضرت کو جنت کی گیا
کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے | عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے

کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت | کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت
تو میں فی الفور قتل اسکو کرونگا | اماں دم لینے کی ہر گز نہ دونگا

اٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ | کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ
وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا | ہجوم و ازدحام مرداں تھا

کہا صدیق نے سنتے ہو لوگو | ذرا آنیکا مجھکو راستا دو
ملا رستہ تو وہ یار پیمبر | گیا نزد شفیع روز محشر

بعین بیقراری گر پڑا وہاں | پریشاں حال حیراں چشم گریاں
چھوا بھر تن جناب شاہ دیں کا | لیا بوسہ جبین نازنین کا

سنبھلکر پھر پڑھے تسکین آیت | سنائی پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگوں نے تب وہ یار حضرت | ہوئی کیا آپ کی تحقیق رحلت
کہا صدیق نے لوگوں سے سن لو | سدھارے آپ فردوس بریں کو

یہ سنکر جب سب لوگوں نے جانا | کہ جنت کو ہوئے حضرت روانہ
یقیں اس بات کا جب انکو آیا | تو یہ صدیق سے احوال پوچھا

کہ کیا ہم سب نماز میت اسدم | پڑھیں باقلب محزوں چشم پرنم
کہا صدیق نے لوگوں سے پڑھ لو | نماز میت ختم رسل کو

کہا لوگوں نے کیفیت بتادو | پڑھیں کس طرح سے اسکا پتادو
کیا صدیق نے ان سب کو ارشاد | کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد

کہ تم سب میں سے اک قوم آوے | نماز اسطرح سے جو پڑھکے جاوے
شروع ابتدا تکبیر سے ہو | پڑھیں پھر وہ درود باصفا کو

دعا سے جبکہ ہوجاوے فراغت | تو باہر کو نکل آوے وہ میت
غرض پھر دوسرے جو لوگ آویں | اسی صورت سے وہ بھی پڑھتے جاویں

Marfat.com

کہا بوبکر نے خیر الوریٰ کو ۔ کریں گے دفن دیں کے پیشوا کو
کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے ۔ کہ جائے فوت ختم مرسلاں ہے
بخوبی ہے وہ جا طیب و پاک ۔ وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک
ہوئی موقوف جب تکرار گفتار ۔ ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار
لکھا ہے شارح غسل نبی نے ۔ دیا تھا غسل عباس و علی نے
کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس ۔ قرابت میں قریب اشرف الناس
یہاں اجمال تھا راوی کو منظور ۔ کہ اب کرنے لگا کچھ اور مذکور
کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات ۔ چلو انصار کی جا تم اس اوقات
کہ ہو قائم مگر امر خلافت ۔ سبھی اشخاص آویں بہر بیعت
کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ ۔ مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ
کہ ہے کس کے لئے یہ بات حاصل ۔ کہ ہو اس تین خصلت میں سے فاضل
گئے تھے غار میں حضرت جس اوقات ۔ بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ
کہا تھا غار میں اے یار ہمدم ۔ نکر اس وقت میں زنہار تو غم
کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات ۔ کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے ساتھ
عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا ۔ کف صدیق پر بیعت کو لایا
کہ جو اشخاص بھی حاضر وہاں تھے ۔ سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر

کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتا دو ۔ کریں گے کس مکاں میں دفن انکو
خدا نے روح اطہر کو بدن سے ۔ نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے
غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا ۔ بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا
غرض مصروف غسل مصطفیٰ تھے ۔ چچا حضرت کے اور ابن چچا کے
ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل ۔ قثم بھی تھا بکار غسل داخل
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر ۔ معاون تھے بغسل ذات اطہر
کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیران ۔ ہوئے آپس میں گرم مشورت وان
کہ تا انصار کو ہم مشورت میں ۔ کریں اپنا شریک اس مصلحت میں
غرض انصار سے جب مشورت کی ۔ تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی
جواب انکو دیا حضرت عمر نے ۔ نبی کے یار مخلص باخبر نے
خدا نے اسطرح کس کو کہا ہے ۔ کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے
فضیلت دوسری یہ برملا ہے ۔ کہ اسکو امر لاتحزن کیا ہے
فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا ۔ کہا بوبکر سے حضرت نے اسی جا
ہوئی جب اسکی ثابت یہ فضیلت ۔ تو ہے صدیق شایان خلافت
ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت ۔ پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت
کہ کی صدیق سے ان سبکی بیعت ۔ باخلاص دل و حسن عقیدت

ح ۱۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا اَلْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انس کہتا ہے یہ با دیدہ نم ۔ کہ یعنی شدت و سختی کا عالم
جناب فاطمہ بنت شہ دین ۔ نہایت مضطرب محزون و غمگین
یہ سنکر اسنے بولے شاہ معراج ۔ کہ ہے سختی جو تیرے باپ کی آج
وہ ہے لاحق ترے بابا ہی کو ۔ نہیں جس چیز سے چارہ کسیکو

رسول اللہ پر درد و دریغا ۔ بیاں کیا کیجئے گزرا سو گزرا
یہ کہتی تھیں کہ کیا ہی کرب و محنت ۔ ہوئی لاحق بجان پاک حضرت
پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی ۔ یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی
قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے ۔ کہ جسپر موت کا صدمہ نہیں ہے

Marfat.com

۱۴ ح عن ابن عباس انه حدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك فانا فرط لامتي لن يصابوا بمثلي

کہا فرزند نے عباس کے حال	کہ حضرت سے سنا میں نے یہ احوال	زبان اطہر و اقدس نبی کی	بابِ گفتار یعنی درفشاں تھی
کہ امت میں سے میری جس کسی کے	مریں دو بچے آگے باپ ماں کے	خدا مادر پدر کو اُنکے جنت	کریگا اُنکے باعث سے عنایت
کہا تب عائشہ نے یہ بھی کہدو	کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو	فرط وہ ایک بھی ہوویگا کیوں جی	کہا حضرت نے او توفیق والی
وہ بچہ ایک جسکا مر گیا ہے	غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہے	جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا	کہ ہو جو اُمتی ایسا تمہارا
کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم	نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم	تو اُسکا حال کیا ہوگا وہاں پر	وسیلہ کونسا ہے روز محشر
کہا حضرت نے میں اُسکا فرط ہوں	دل امت میری غم سے ہو لخوں	اُٹھائی میری فرقت کی مصیبت	کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

جہاں میں شور محشر گھر بگھر ہے	غزل	قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر میں یار و نالاں	زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے	رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا	اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکاں سے	سر شوریدہ عین درد سر ہے	اندھیرا کیوں نہو سارے جہاں میں	چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے
نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن	رگ گل چشم تر میں نشتر ہے	کسی کے روئے اطہر کا تصور	ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے
کہاں تک صدمۂ فرقت اُٹھاویں	کدھر او جذبۂ آہ سحر ہے	تڑپتا ہے تب فرقت میں کالفی	کوئی وہاں تک نہیں کرتا خبر ہے

باب ما جاء في ميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان میراث نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن عمرو بن الحارث اخي جويرية له صحبة قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

رسول اللہ کی میراث	عین ترک دنیا ہے	مجنوں کو یہ چرچا جب	دُنیا سے چھڑاتا ہے
بیان کرتا ہے عمرو ایسا ہوا تھا	کہ حضرت نے نہ کچھ اسباب چھوڑا	مگر وہ تھے جو اُنکے پاس ہتھیار	کہ ہوتے تھے بوقت جنگ درکار
دیا بغلہ کہ ہنگام سواری	کہ جاتا تھا بعین راہواری	و یا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی	کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

۲ ح عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكر رضي الله عنهما فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ولكني اعول من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوله وانفق على من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق عليه

بیان بوہریرہ ہے بتحقیق	کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق	کہا اُس نائب خیر الوریٰ سے	جناب فاطمہ خیر النسا نے
کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا	بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا	کہا صدیق نے بنت نبی سے	مرے فرزند و زن وارث ہیں میرے
کہا یہ بات سن کے فاطمہ نے	جناب نور چشم مصطفا نے	کہ اے صدیق ہے اسکا سبب کیا	کہ یوں ترکہ نہیں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے	کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفا سے	کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے	تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہے
وہی یعنی فقط صدقہ و خیرات	نہیں ہے اس میں کچھ تشکیک کی بات	ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا	خبرگیراں ہونگا اُس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری	کرونگا اُسکی میں تیمارداری	دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان	کرونگا میں بھی حاضر اسکا سامان

ح عن ابي البختري ان العباس وعليا جاءا الى عمر يختصمان يقول كل واحد منهما لصاحبه انت كذا انت كذا فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد نشدتكم بالله اسمعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل مال نبي صدقة الا ما اطعمه انا لا نورث وفي الحديث قصة

یہاں راوی بدر ہے بختری کا	کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا	کہ یعنی ایکدن عباس و حیدر	ہوئے حاضر عمر کے پاس آکر
ہوا تھا اس لیے وہاں انکا آنا	کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا	ہم انمیں کچھ ایسی گفتگو تھی	کہ آئی رنجش خاطر کی بو تھی
جو آئے مرتضیٰ ہمراہ عباس	تو اُس ہنگام میں حضرت عمر پاس	زبیر و طلحہ و سعد عبدرحمان	یہ چاروں جنتی اصحاب تھے وہاں
عمر نے انسے ایسی التجا کی	کہ ہے تجھکو قسم اپنے خدا کی	کہ تمنے یہ سنا ہے مصطفا سے	کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہے	وہ ترکہ وارثوں کو نا روا ہے	مگر اُس مال سے جو کچھ کھلاؤ	مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حق عاملاں ہے	روا اس مال سے دینا وہاں ہے	ہمارے مال میں لیکن وراثت	کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہاں ہے جو راوی روایت	بیاں کرتا ہے وہ ایسی حقیقت	کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ	نہ کی تقریر یہاں لیکن زیادہ

ح عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا فهو صدقة

زبان عائشہ سے ہے یہ مذکور	کہ حضرت نے کہا تھا ایسے دستور	کہ ہم سے جو کہ رہ جاتا ہے ترکہ	نہ سمجھو اُس کو ورثہ ہے وہ صدقہ

ح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقتسم ورثتي دينارا ولا درهما ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا	کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا	کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم	کہ مجھ سے جو لیتے دینار و درہم
مرے وارث اسکو مال وراثت	نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت	مگر نفقہ مری ازواج کو دیں	حقوق اپنی مرے عامل بھی لیں
	جو ان خرچوں سے رہے جاوے زیادہ	بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ	

ح عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَیْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی	روایت اس نے کی ہے ایسی بیاں کی	کہ میں آیا عمر کے پاس جس دم	تو سعد و عبد رحمٰن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے	علی عباس بھی تشریف لائے	کہ اس ہنگام عباس و علی میں	بہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئی وارد جو وہاں عباس و حیدر	عمر اس بات کو لائے زباں پر	کہ ہیں طلحہ سعد و عبدرحماں	قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے	زمیں بھی امر سے اسکے بجا ہے	کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم	کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑیں سے ہو جاتی ہے جو شی	وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے	لیا تینوں نے نام ایزد پاک	کہ جسکے حکم میں ہے دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے	رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے	حدیثوں کی کتابوں میں یہ مذکور	طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِیْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِی الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ

زبان عائشہ سے ہے یہ اخبار	کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینار	کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا	گئے ایسے مجرد بیش مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے	مجھے شک ہے سنا تھا یہ کہ نہیں بھی	کہ حضرت نے بوقت ترک دنیا	غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ رُؤْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

مدد کرتا ہے جس کی طالع بیدار اسے کافی		رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار ہوتا ہے	
بیان رویت حضرت نبی ہے	یہ حالت طالب بیدار کی ہے	ہوا جاتا ہے دل غمسے دوبارہ	کہ تھا ممکن کسی کا یہاں نظارہ

Marfat.com

ولیکن بخت ایسا سو گیا ہے	ہمیں دیدار مشکل ہو گیا ہے	کہوں کیا آہ مایوسی کی میں بات	گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات
کہ اپنے روئے اقدس کو نہ دیکھا	اور اس ابروئے مقوس کو نہ دیکھا	یہ خوبی طالع ناساز کی تھی	نہ دیکھا روئے اطہر خواب میں بھی
تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے	کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے	خدائے معطی و وہاب و جواد	عجب کیا ہے اگر مجھ کو کرے شاد
کہ اس روئے مبارک کو دکھا دے	غم حرمان ہجراں سے چھڑا دے	بس اب اسکا فی الم کردہ مقصود	کہ لکھنی ہے حدیث ابن مسعود
بیاں کرتا ہے وہ راوی استاد	کہ یوں حضرت نے فرمایا ہے ارشاد	کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت	مجھے گو اس نے دیکھا بالضرورت
	کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود	نہیں ہوتا مری صورت میں موجود	

۲ح عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی
فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِی

کلام بوہریرہ معتمد ہے	زبان پاک سے اسکو سند ہے	وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا	کہ جسنے خواب میں ہو مجھ کو دیکھا
مجھی کو اسنے دیکھا ہے بتحقیق	کہ شیطاں کو نہیں حاصل یہ توفیق	کہ میری شکل کی تصویر لاوے	و یا تشبیہ میری سی بناوے

۳ح وَعَنْ کُلَیْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِی فِی
الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُنِی قَالَ اَبِی فَحَدَّثْتُ بِهٖ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَاَیْتُهٗ
فَذَکَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ کَانَ یُشْبِهُهٗ ۔

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا	کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا	وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے	کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے
وہ اسکا خواب سچا ہے بتصدیق	بیاں کرتا ہے وہ تحقیق تحقیق	کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت	کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت
کلیب ایسا بیاں کرتا ہے لوگو	کہ عبداللہ سے کی میں نے گفتگو	کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا	حسن ابن علی کی شکل میں تھا
یہ سنکر مجھ سے عبداللہ بولے	کہ یعنی یہ بجا دیکھا ہے تو نے	کہ تھی حضرت حسن کو بسکہ حاصل	رسول اللہ سے تشبیہ کامل

۴ح عَنْ یَزِیْدَ الْفَارِسِیِّ وَکَانَ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّی رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَکَ رَجُلًا
بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَی الْبَیَاضِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضَّحِکِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ

Marfat.com

الوجه فكلما رأيت لحيته ما بين هذه إلى هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا أدري ما كان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأيته في اليقظة ما استطعت أن تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہے نام	کہ تھا وہ کاتبِ مصحف اُس ایام	کہا اُس نے کہ میں نے خواب میں تھا	جنابِ سرورِ عالم کو دیکھا
ہوا حاضر بنزد ابن عباس	کہا یہ خواب اُن سے بے کم وکاست	کہا عباس کی بیٹی نے اُسدم	کہ فرماتے تھے یوں سردارِ عالم
کہ شیطاں میں نہیں ہرگز یہ طاقت	کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت	غرض سوتے میں جسنے مجکو دیکھا	مجھی کو اُسنے دیکھا بے محابا
ہوئے پھر مجھسے عبداللہ مخاطب	کہ ہاں سنتا ہوں اوصحف کے کاتب	کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا	بیاں کچھ وصف کر سکتا ہے اُسکا
کہا میں نے کہ تھا وہ مرد ایسا	خوش اندامی میں وسط جسم والا	نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام	رکھے تھا اعتدال حال سے کام
وہ تھی جو گندمی رنگت بدن کی	دمکتا اس میں تھا نور سپیدی	سیہ چشمی کا عالم آنکھ پر تھا	لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا
عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال	مگر تدویر سے تھا فارغ البال	عریض و خوشنما ریش مبارک	کہ تھے اس گوش سے اُس گوش تک
وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا	بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا	کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر	کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر
غرض ہے نہیں میں جانتا ہوں	کہ یعنی جو بیاں کر کے سناؤں	پھر عبداللہ نے یہ بات سنکے	کہا ایسا یزید فارسی سے
کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا	جو بیداری میں بھی تک دیکھ پاتا	زیادہ اس سے کر سکتا نہ تعریف	بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

ح ٥ عن أبو قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في النوم فقد رأى الحق

بیانِ بو قتادہ بھی بجا ہے	کہ اُسنے آپ سے ایسا سنا ہے	کہ یعنی جس کسی نے مجھ کو دیکھا	تو یہ جانو کہ اُسنے حق کو دیکھا
	میاں خواب بھی حضرت کی صورت	ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت	

ح عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتخيل بي قال ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة

انس نے بھی کیا مذکور ایسا	کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا	کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجکو	بلاشک مجکو دیکھا ہے یہ سن لو
سبب یہ ہے کہ شیطاں بد فعال	نہیں سکتا کہ باندھے میری تمثال	کیا ارشاد یہ بھی آپ نے ہے	کہ مومن خواب میں بھی جو کچھ دیکھے
حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت	نبوت سے اُسے حاصل ہے نسبت	نبوت کے چھ حصے اور چالیس	اگر کہیے تو ہوتے ہیں چھیالیس
تو اُس سے ایک حصہ وہ بجا ہے	کہ مومن خواب میں جو دیکھتا ہے	خدا نے ہمکو دکھلائے یہ ایام	کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام
	لیے ہیں اور جو دو قول باقی	انکو بھی کیجئے اتمام کافی	

ح عن محمد بن علي قال سمعت أبي يقول قال عبد الله بن المبارك إذا ابتليت بالقضاء فعليك بالأثر

Marfat.com

بیاں ابن مبارک نے کیا ہے	کہ یہ دردِ مصیبت کی دوا ہے عجب یہ شافی و کافی دوا ہے	جو تو امرِ قضا میں مبتلا ہو مریضانِ مصیبت کی شفا ہے	تلاوت کر حدیثِ مصطفا کو
۸ عن ابن سیرین قال هذا الحدیث دینٌ فانظروا عمّن تاخذون دینکم			
بیاں کرتا ہے ایسا ابن سیریں	کہ ہے یہ جو حدیثِ سرورِ دیں کرو اب لے کسی سے دین حاصل	یہ عینِ دین ہے دیکھو عزیزو کہ ہو یعنی وہ دینداری میں کامل	تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو .
بس اب کافی یہ ہنگامِ دعا ہے	غزل		کہ تو نظمِ شمائل لکھ چکا ہے
لکھا ہے وصفِ محبوبِ خدا کا درود لکھے تیرے ربِ متعال کیا جو نظم میں نظمِ احادیث	خدا کا فضل ہی تیرا صلا ہے کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے نہ پکڑے وہ خطا میری بکی	عطا کر فضل و رحمت سے الٰہی مجھے بھی تو نہ کر محروم و مایوس کہ اس تقصیر کو بھی بخش دیوے کہ بندہ کی زباں عینِ خطا ہے	دلِ مشتاق کا جو مدعا ہے غنی ہیں آپ یہ بندہ گدا ہے کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
	قطعۂ تاریخ		
ہوئی اتمام جو نظمِ شمائل	بہارِ خلد اس کا نام رکھا	کہی کافی نے حسبِ حال تاریخ ۱۲۵۸ھ	بیاں ہے عادت و خوئے نبی کا

تمت

کتب ردِّ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مراد آباد

طابع

مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

ناشر

مولانا مولوی محمد یونس صاحب

Marfat.com

لا یُرَدُّ الطِّیبُ فَاِنَّہٗ خَفِیفُ الْمَحْمِلِ

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ دربارہ جواز صندل مزارات طیبات اولیائے عظام علمائے اسلام وصلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت جواز بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثباتِ استحسان و استحباب ہے

مسمّٰی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عِطْرُ الصَّنْدَلِ فِی اَنَّہَا یَجُوْزُ عَلٰی قَبْرِ الْوَلِیِّ الصَّنْدَلُ

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فیصل در استحسان صندل

۱۳۴۹ھ

رسالہ میں عجب رد وہابیت مکمل ہے
وہابی ہیچ کھائیں سکو پڑھ کر اسمیں بل ہے
وہ ہیں وود جو صندل چڑھانیکو کہیں بدعت
مگر سب سنیوں کیواسطے خوشبوئے صندل ہے

مرتبہ

حامیٔ سنیت ماحیٔ دیوبندیت حضرت مولانا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالیٰ

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں بو طبع سے آراستہ ہوا

بار اول ۱۰۰۰

قیمت فیجلد ۲/

Marfat.com

۴۸۶
۹۲

جمیع حمد وسپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا وقائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور معطر درود اور مہکتے سلام کی نچھاور اسکی سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اسکی عطا سے اُسکے تمام خزانوں کا مالک ومختار ہے اور اُنکی آل واصحاب پر اور جملہ اتباع واحزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلماء محمد عباس میاں خلف مولٰنا حاجی محمد علی میاں صدیقی سُنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا ہے کہ حضور پُرنور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آئیگا جو تمھارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سُنی ہونگی نہ تمھارے باپ دادا نے وہ اگلے بزرگان دین پر لعن وطعن کرینگے اور انکی زبان شیریں ہوگی مگر اُنکے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے قرآن پڑھینگے مگر وہ انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکلجائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے اُن سے دور رہنا اُن کو اپنے سے دور رکھنا ایسا نہو کہ وہ تم کو گمراہ کردیں ایسا نہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈالدیں حضور عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقہ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو جھوٹا عیب لگاتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل اور شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونیکو جائز بتاتا ہے اور بات بات پر سُنی مسلمانوں کو کافر ومشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے دُم چھلوں کا ایک بڑا مرکز ہے ایک نظم بزبان گجراتی شائع ہوئی جسمیں اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کو بت بنایا اور بزرگان دین کی قبروں پر صندل لگانیکو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل چڑھانیکو جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات بابرکات میں استفتا روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے اپنے سُنی بھائیوں کی خدمتمیں پیش کرتا ہے۔ فقیر اپنے رب کریم جل جلالہٗ کی حمد بجالاتا ہے کہ بعونہ اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وباعانۃ غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسنے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول فیصل در استحسان صندل اس گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرادیا میرے تمام سُنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھکر فیض اُٹھائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دھوراجی الفقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفرلہ لال بازار [illegible]

Marfat.com

دیوبندی صندل نامہ

فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل | مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل
نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی | نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل
فعل بوبکرؓ و عمرؓ یہ نہیں ہرگز لوگو | قول عثمانؓ کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل
نہ علیؓ نے نہیں اسکے لیے کچھ فرمایا | نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل
تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت | کوئی بتلائے ہمیں ان سے چڑھانا صندل
تابعینوں[لہ] میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے | نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل
مالک و شافعی احمد کہ امام اعظم | ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل
سہروردی ہو کہ چشتی ہو کہ نقشبندی[سہ] | کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمسکو | غوث اعظمؒ نے بتایا ہے لگانا صندل
ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو | ہاتھ اس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل
نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز | یہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل
جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز | ہی حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل
چیز جو قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام | دیکھو زنہار تبرک نہ بنانا صندل
اپنے ہاتھوں سے بنا اے مومنو اسکو گھسنا | نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل
اس کو لا سکتے نہیں حور و ملائک غلماں | کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو | فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

لہ لگانا فصاحت کے خلاف اور اردو میں متروک ہے ۱۲ محمد طیب عفی عنہ ۔ کہ تابع کی جمع تابعین دیوبندی مولاناؤں نے الٹی جمع الجمع تابعینوں بنا ڈالی ۱۲ محمد طیب عفی عنہ

سہ مصرع وزن ہی سے ساقط ہے دیوبندی فاضلوں کی لیاقت کا یہ حال ہے ۱۲ محمد طیب عفی عنہ ۔ کہ چڑھانا فصاحت کے خلاف اور اردوئے معلی میں متروک ہے

یہ ہے دیوبندی اردو دانی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔ اردو بولنی کی تمیز نہیں اور مسلمانوں پر کفر و شرک تھوپنے کا حوصلہ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ محمد طیب عفی عنہ

حکم اسے عقل شریعت کا سنادو سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوٹ :۔ جن شخصوں کو اس صندل نامہ میں کوئی بھی بات کا شرک شبہ ہو یا جو لوگ صندل لگانیکو جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئیں اور قرآن حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں ۔ المشتہر :۔ انجمن اصلاح الکلام کے ممبران راندیر سورت

پتہ :۔ ایم ۔ ایم ۔ عربیہ راندیر ۔ مسلم گجرات پریس سورت

Marfat.com

اور صحابہ و تابعین سے بہیئت کذائی ثابت نہیں لہذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف شرع ہیں واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبل المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین | مہر | الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ

فتویٰ علمائے خانقاہ ماہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم دارقطنی نے ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جراءت نہ کرو۔ اور حدود مقرر کیں اُن سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی اُنھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو اُن سے بحث نہ کرو (اُنھیں اپنی طرف سے فرض و حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمھارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یہ بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ شریعت نے اُسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب او السنۃ او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزارات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائیکہ کفر و شرک) ہونے پر کتاب و سنت و اجماع اُمت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

Marfat.com

پیش کرسکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افتراء کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری
الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ واولئک ھم الکذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و
احکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

۱۲ ؍ ۱۵ھ

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون الوہاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت، راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلیے انکے ساتھ تشبہ کیوجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہے مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلیے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صـ ۱۶۴ میں لکھتے ہیں

جس شے شعار میں تشبہ ہے اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہے جیسا مثلاً تمام وردی

نصاری میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہوا اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہی کلامہ اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر ان کے پیشوا کی کتاب مسلم نے قصہ طے کردیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندوؤں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملاکر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر ان کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صـ ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ میں

اخذ بتکلف ہے سو قصد اور فعل تکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہے کہ اگر

Marfat.com

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرے ورنہ اب بعد علم متشبہ

ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا (انتہی بلفظہ) اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہے اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور نادانستگی کی حالت میں یہ فعل کرتا رہے تو جب تک اُسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اُس وقت تک وہ متشبہ نہ ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا دہابیوں کے پیشوا کی تحریر کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب اُن کو ثبوت تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آب زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو ہر صاحب عقل اسکے جواب میں سوا بریں عقل و دانش بہ باید گریست کے کیا کہے گا۔ اب رہی یہ بات کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے کا حکم دیا نہ اُن کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہٰذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرون ثلٰثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اس قاعدہ سے دہابیوں کے مدارس ان کے وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت وحرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے اسی طرح ان کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام کے کھانے خود ان کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت وحرام ہو جائینگے کیونکہ قرون ثلٰثہ میں ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلٰثہ میں نہو یہ لوگ اُسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ چیزیں بھی حرام و بدعت ہو گئیں مگر انھوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

Marfat.com

ہے اُسے عرف میں اُدٗبا نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو اسکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوایا اور کہا ہٰذہ لام سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا یہ بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صہ ۶۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن و بگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں برہمیں قیاس باید کرد

سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنے حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے پس درخوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہو گیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نانذیری اپنے امام پر کیا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور نانذیری وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لے حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۸ پر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کرنیوالوں کو ابوجہل کے برابر کا فر و مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم سچی ہے تو امام الوہابیہ مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک کہکر خود کافر مرتد ہو گیا اور اگر تقویۃ الایمان سچی ہے تو امام الوہابیہ نذر و نیاز کو جائز کہکر اپنے ہی فتوے سے ابوجہل کے برابر کا فر و مشرک ہو گیا۔ بہر حال دیو کے بندوں کے دونوں راستے انکا امام بند کر چکا۔ فللہ الحمد ۱۲ محمد طیب

وہ حلال و طیب ہیں۔ جو شخص انھیں حرام بتائے اوس سے دلیل حرمت پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یٰایھا الذین اٰمنوا لاتحرموا ما احل لکم ولا تعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ اُن پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالی نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی بشروطہ الشرائط ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد عبد الرشید فتحپوری مدرس و مفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ

فتوی علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام و علماء و صلحاء رحمھم اللہ تعالے پر تعظیما و اعزازا جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم و عزت اولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت وجماعت کو بزرگان دین اولیائے کرام و علماء و صلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیما وتادبا ایسا کرتے ہیں اور عوام کے لیے انکی عزت و جلال کا اظہار کرتے ہیں یہی اُن کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہدینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریف میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء و علماء و صلحاء رحمھم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اور اسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

Marfat.com

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام اور خادمان اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے۔ تفسیر روح البیان جلد اول ص ۸۷۹ ان البدعة الحسنة الموافقة لمقصود الشرع تسمی سنة فبناء القباب علی قبور العلماء والاولیاء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثیاب علی قبورهم امر جائز اذا کان المقصد بذلك التعظیم والاجلال فی اعین العامة لا یحتقروا صاحب هذا القبر وکذا ایقاد القنادیل والشمع عند قبور الاولیاء والصلحاء من باب التعظیم والاجلال ایضا والمقصد فیها مقصد حسن ونذر الزیت والشمع للاولیاء یوقد عند قبورهم تعظیما لهم ومحبة فیهم بلفظه

ترجمہ:۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبّوں کا بنانا جائز ہے۔ جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے اور یہی نیک مقصود ہے صندل چڑھانے کا۔ ۲۔ شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۲۹ مطبوعہ مصر

ذالی الوالد فتشرح علی شرح الدرر من مسائل متفرقة اخراج الشموع الی راس القبور بدعة واتلاف مال کذا فی البزازیة وهذا اذا خلا من فائدة واما اذا کان موضع القبور مسجدا او علی طریق او کان هناك احد جالس او کان قبر ولی من الاولیاء او عالم من المحققین تعظیما لروحه المشرقة علی تراب جسده کاشراق الشمس علی الارض اعلاما للناس انه ولی لیتبرکوا به ویدعوا الله عنده فیستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منه والاعمال بالنیات

ترجمہ کہا والد نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں سے کہ قبروں کے سرہانے چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا قبر کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

Marfat.com

پر ہے مثل آفتاب روشن کے زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہ اس سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول فرمائے پس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر ہے اور یہی صورت ہے اولیاء کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں۔ ۳۲۔ شرح سفر السعادت شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صہ ۲۰۲ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبر ہا مساجد بنا کنند یا بر گور ہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کرد اھ عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف ذکر کرد حق است احادیث صحیحہ دریں باب وارد و اصل سنت در زمان نبوت و خلفائے راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں این تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہدہ و مقابر مشائخ عظماء دیدہ چیز ہا افزودند ازانجا ابہت و شوکت اہل اسلام و ارباب صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہندوستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشاں است و بسا اعمال و افعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ در آخر زماں از مستحسنات گشتہ و دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشاں موجب برکت و لورانیت و صفا است و زیارت مقامات متبرکہ و دعا درانجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس و تادب ہماں حکم است کہ در حیات بود الخ بلفظہ، ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد مقابر میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و نار کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال کر کے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کر کے اکثر چیزوں کو زیادہ کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان، و شوکت اہل اسلام اور نیکو کاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفار

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں ان چیزوں کی
ترویج اور ملحوظِ شان ان مقامات کا باعثِ رعب و انقیاد کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور
طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہوگئے اور دفن
کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور اُن کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور
صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے
حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیت دعا
کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام ان کے استقبال اور جلوس
میں ایسا ہی حکم ہے جیسا اُن کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی

مقیم لودھیانہ ۷ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ [مہر]

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق- کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہوسکتی جب تک کہ شریعت میں
اسکی ممانعت ثابت نہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں والاصل ان
لامنع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ
والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے
جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں
حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالیٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث
ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ما ترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ
فرمایا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم الآیۃ تو یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں
کے متعلق قرآن و حدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن و حدیث سے
جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہوگی اور جس کی برائی ثابت ہو وہ بری اور جسکی نسبت

Marfat.com

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے
ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ
الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ط صندل چڑھانے کی
ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا
اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتوی مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب۔ صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں
ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین اور یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے یونہی جو چیز
قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے
اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالے اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۱۳۲۹ھ

فتوی علماء کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم
اقوالنا واقلامنا عن الزلل والخطاء اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز
اور مباح ہے اور بنیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر و ثواب ہے اسلیے کہ شریعت مطہرہ
نے اس فعل کو صراحۃً و اشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ
کوئی ممنوع چیز اسمیں جزئی ہو کر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان
تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو نا جائز کہنے والے پر لازم
ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے
یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ممانعت ثابت یا کہ اقوال صحابہ کرام سے یا کہ اقوال

Marfat.com

تابعین وتبع تابعین وائمہ دین سے جب کسی سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو
اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی
نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس
کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحۃً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت
ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوبی سمجھنا چاہئیے
کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ قرآن خبر بلزومہ
کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں
بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین ومحدثین واقوال فقہاء سے صراحۃً ثابت ہے اب
اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم
رب العالمین ارشاد فرماتا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا خداوند عالم
وہ ذات ہے کہ جسنے تمہارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے
ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جبتک
کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آگئی تو وہ چیز حرام ہوگئی
ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ اے ایمان والو ان چیزوں کے بارے میں دریافت
نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرمادی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑجاؤ)
جن کو کہ خداوند تعالے معاف فرماچکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت
کروگے تو ظاہر کردی جائینگی الخ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرمادی گئی
ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا ہو وہ درجہ معافی
میں ہے تو صندل جبکہ اسکی حرمت یا کہ اباحت شریعت میں صریح نہ ہوئی تو اس قاعدہ سے جائز ہو

ٹھہرانا کہ ناجائز۔ جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے۔ مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی جائے وعن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفوا رواہ فی جامع الاصول یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ ان چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا ان کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو۔ ان حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور جو چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی قادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب سنیے اقوال محدثین ومفسرین وفقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالے تفسیر ات احمدیہ ص۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی الآیۃ دلیل علی کون الاباحۃ اصلاً فی الاشیاء خلاصہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیز وہ اصل اباحت ہے تفسیر بیضاوی ص۹۵ میں ہے وھو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعۃ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے تفسیر روح البیان ص۹۰ میں ہے وقد یستدل بھذا علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہوتا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں ص۱۹ واحتج بھذا الحدیث من قال الاصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر

Marfat.com

قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت کی دلیل قایم ہو جائے ردالمحتار صفحہ ۹۸ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ۔ یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ واقوال محدثین ومفسرین وفقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام نہ فرمایا اور ان کا ذکر نہ آیا وہ جائز اور مباح ہیں لہذا صندل کسی قبر پر ملنا چونکہ قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہذا بالکل جائز ہی اب اگر اس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ صفحہ ۲۵ میں ہے فانھا تنقلب بالنیات حسنات کما انھا قد تنقلب سیئات یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صندل کو مزارات اولیاء کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارت گاہِ خاص وعام ہیں تو اس جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اس سے خوشبو حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے صاحب قبور اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بدون الحیاۃ ممتنع اس حدیث شریف میں میت کے قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصاً اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے ولذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں بل احیاء ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال نعم ان للانبیاء تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل لبعض ورثتہم فی الشہداء والاولیاء والعلماء الحظ الادنی بحفظ ابدانہم الظاہرۃ بل بالتلذذ بالصلوۃ والقرأۃ وغیرہما بنوع من الطاہر الی القیام کچھ آگے جاکر فرماتے ہیں یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملئکۃ یعنی تمام مردے کلام وسلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض ورثاء یعنے شہداء اولیاء اور علمائے کرام کو حیات انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے ان کے ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوت قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہذا خود صاحب قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام و ناجائز کہنا سراسر جہالت ہے ہاں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ یہ کام حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین وائمہ دین کے زمانوں میں نہ ہوا لہذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز وحرام تو یہ بھی ناجائز وحرام ہے ایں

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ
یعنے مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اس میں اس بدعت کے نکالنے
والے اور اس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ
فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ
ایجاد کیا اس کو اس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اس پر عمل کرے اس کا ثواب ملیگا
بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب اور کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صریح
کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفہم
کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذہب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس
و کالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ ملخصاً بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور
رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب
ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا
مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو صندل کو فقط بدعت کہکر
حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے صفحہ ۱۲۵ بدانکہ ہر چہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است و از انچہ موافق اصول و سنت اوست و قیاس کردہ شدہ
بر آں آنرا بدعت حسنہ گویند و آنچہ مخالف آں باشد بدعت و ضلالت خوانند و کل
بدعۃ ضلالۃ محمول بر ایں است و بعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم و تعلم نحو و بعض
مستحسن و مستحب و بعض مکروہ و بعض مباح ملخص جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے
بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت و قواعد کے مطابق ہے اور
اس پر قیاس کی گئی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اسکو بدعت ضلالہ
کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے باقی ترجمہ مثل
سابق رد المحتار میں ہے صفحہ ۵۲۴ وَ الَّا فَقَدْ تَكُوْنُ وَاجِبَةً وَمَنْدُوْبَةً وَمَكْرُوْهَةً وَمُبَاحَةً

Marfat.com

ترجمہ اسی کی مثل کہ جو اوپر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین وفقہاء کے اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کہ سیئہ ہو وہ ضرور ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر اور بدعت سئیہ ہے کہ جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہوا اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس وتعظیم اولیائے کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہوگا بتایئے کہ مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اوس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھادے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا اور جس سے خفا ہوئے اوس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ اس ہٹ دھرمی سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا شرعاً

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو اور اس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو انس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مردے کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار صـ۸۴۲ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا ان باتوں کا جن کا ہمارے زمانہ میں رواج ہوگیا ہے یعنے آس وغیرہ خوشبو دار چیزوں کی شاخیں قبر پر رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبودار چیزوں کا قبر پر رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزمان احمد یار خاں مدرس مدرسہ سکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۳ رمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودوی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا نہ حرام ہے اور نہ منع۔ کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنے جائز جبتک کہ شرع شریف مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا رد المحتار میں ہے دصرح بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ یعنی علمائے حنفیہ وشافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ اے ایمان والو اس چیز کو حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ وکتب فقہیہ میں کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ مصنف رسائل تعلیم المسلمین و بشیر رسول کریم

فتوی پیلی بھیت

الجواب اللہم ہدایۃ الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے مزارات طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اسکے ساتھ نعت شریف یا اشعار منقبت بزرگان دین رضی اللہ تعالے عنہم پڑھنا یقیناً جائز ومباح ہے شریعت مطہرہ سے اسکی مما لعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے کونسی آیت یا حدیث میں اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت واکابر طریقت رضی اللہ تعالے عنہم میں سے کس بزرگ نے کس کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذ اللہ اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کرائے آللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ ؕ۔ (اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل اٹھانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ہٰذَا حَلٰلٌ وَّہٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ اور جن چیزوں کو تمھاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں ان کو مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائینگے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

لئے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اُسکے گشت کرانے کو منع نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بار ثبوت اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا تو دل سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتوں کو نہ پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اُس زمانہ میں پوچھو گے جسوقت قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کر چکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا حلم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر بس نہ کرکے کوئی پوچھتا اُسکے سوال کی وجہ سے منع فرما دی جاتی اب کہ قرآن عظیم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس میں اب تبدیل نہ ہوگی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے واللہ الحمد اور اللہ عزوجل فرماتا ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی میرا رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اُسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اس سے باز رہو یہ آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ فرائض و واجبات مستحبات ہیں اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو درمیان میں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔ حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اُٹھانے کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی رانڈیر ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبہٹی انڈ وہی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اُٹھانے کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام سے صندل اُٹھانے کی اس کیفیت کا عدم جواز بتائے ورنہ اپنے گھر میں مونھ چھپائے آئندہ سے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ یعنی جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہٖ تعالیٰ احادیث کریمہ اُن آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر اور صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی رانڈیری سے پوچھتے ہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اُس طریقہ سے اُٹھانا جو ہم بیان کر چکے قرآن عظیم و حدیث کریم میں کہیں اُسکی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

Marfat.com

بنے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں صندل اُٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کہے نہیں تو احادیث و آیت نے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا رانڈیری شرع سے جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے واللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب تو جب صندل اُٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانانِ اہلِ سنت اوسے نیتِ حسن محمود سے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخلِ سنت ہے اگرچہ زمانۂ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۂ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں یسمون بفعلھم السنة الحسنة وان کانت بدعة اھل السنة لا اھل البدعة لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من سن سنة حسنة فسمی المتبدع المحسن مستنا فادخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنة فقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی ابتداع السنة الحسنة الی یوم الدین وانہ ماجور علیھا مع العاملین لھا ابدا معا فیدخل فی السنة کل حدث مستحسن قال الامام النووی کان لہ مثل اجور تابعیہ سواء کان ھو الذی ابتدأہ او کان منسوبا الیہ وسواء کان عبادة او ادبا او غیر ذالک اھ ملتقطا یعنی نیک بات اگرچہ بدعت و نو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشادِ اقدس میں قیامت تک نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور سکھایا کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب پائیگا اور قیامت تک جتنے اوس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب اُسے ملیگا خواہ اُسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اُسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور واللہ الحمد آتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ علماء صلحاء مشائخ کے

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس معمول ہے پھر کسی عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافہ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے واللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو ان کی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نئی نہیں آن سے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں وللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر رہے کہ کسی مقبول بارگاہ والہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرنی منگا کر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب ان بزرگ کی روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقہ یقیناً بلاشک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور در حقیقت

Marfat.com

ذکرِ ملک عزیز وہاب ہے جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن و افضل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اور اوس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگانِ دین نے ایجاد فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت انکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اسطرح ساری آبادی میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہو جائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور مزار پر حاضر ہوں صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن و مستحب ہیں وللہ الحمد شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنانِ اسلام جلیں بھنیں اُنکے دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرا دیتی ہے مستحب و مستحسن باعثِ ثواب فرما دیتی ہے اگرچہ فی نفسہٖ وہ شئے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر اُن کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے لیکن اُن کو اُتار کر پاؤں دھونا افضل ہے مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلئے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اُس کو جلانے کے لیے موزوں پہ مسح کرنا ہی افضل ہے اور اُسوقت اسی میں زیادہ ثواب ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اُس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمۃ المسلمین الفقہاء الکرام فی مصنفاتہم

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیبُہُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَۃٌ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَلَا یَطَئُونَ مَوْطِئًا یَّغِیظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِینَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر اُن میں سے ہر ایک بات کے بدلے میں اُن کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل لگا کر چادر اوڑھانے سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنانِ حضرت الہیہ و اعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم و غصہ میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعتِ شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل و گاگر و چادر اٹھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے و للہ الحمد۔

قال الراندیری موسو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہو گئی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی بھی کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہو جائیگا کہ کڑھی کھانا گجراتی میں بات چیت کرنا گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوں کے طریقے ہیں اور انہیں نمونو پر راندیری جی نہ بد حکین وہ ذرا عقل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ اُن کا پاخانہ پیشاب بند ہو جائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہو گا کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت اُنکے پیچھے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

ہوئے ہیں اُن پر باب ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں اور کہیں کہ یہ تمام باتیں
اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہمیں
موافقتِ مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اب ٹھکانے
سے آگئے کسی قوم کے ساتھ تشبہ اُسی بات میں ہو سکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو
یا اوس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل
نہیں اور بالفرض ہوتا بھی تو اُن کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنی مسلمان اُنکی موافقت
کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن و حدیث سے ہے نہ
صحابہ و تابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نہ مشائخ
چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھانا حرام ہے اقول یہ راندیری کی ہوس
خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم و حدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ طیبہ
پر صندل چڑھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا جائز و مستحسن و مستحب و ثواب و باعث خوشنودی ذی الجلال
والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن و حدیث
سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ
دعوتوں میں شیرمال قورمہ اڑاتے مزغ مسلم کھاتے گھاس کا حلوا تنجن مزعفر وغیرہ سبھی
ہڑپ کر جاتے ہیں مگر کبھی اپنی اس انوکھی بانکی ترچھی البیلی رسیلی نرالی اچھوتی دلیل کو یاد
نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ
صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و اولیائے عارفین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اِن کھانوں کا
کھانا ثابت ہے انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کر رہی ہے کیسی کور باطنی ہے کہ اپنے
پیٹ بھرنے کے لیے قرآن و حدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کی جلالت دیکھ کر اپنی بوٹیاں چباتے اور غیظ و غضب کی آگ میں بھن جاتے
ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ٥ قال الراندیری جو خدا کے نہیں جائز ہی

Marfat.com

کسی کی بھی نیاز اقول مگر دیو بندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابو جہل کے برابر مشرک ہے (دیکھو دیو بندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) اسی وہابی دھرم میں بزرگانِ دین کا عرس کرنے والا کافر و مشرک ہے (دیکھو دیو بندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۸ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور انبیٹھی و رانڈیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہوگئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولنا روم کی نیاز بھی کیجاویگی گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آں حضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا (الی قولہ) جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اوس دن کو خیال رکھے اور اُس میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی نیاز جائز ہے اسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد شریف جائز ہے بوقت ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

Marfat.com

نیازِ اولیاء اور میلاد شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عرس دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے اِسمیں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیاز اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیاز اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ اُن ناجائز باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیاز اولیاء و عرس بزرگان دین کو جائز کہکر اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ اُن سب کو اپنا دینی پیشوا مان کر بھی ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں راندیری جی بولو اور جلد بولو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر مُنڈا کر حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی و تھانوی کے کافر مشرک جہنمی ہونے پر ایمان لاتے ہو یا اِن پانچوں کو مسلمان کہکر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیت ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کر دیا اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مخلصی کرائینگے۔ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ قال الراندیری چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہوتی ہے حرام اقول دلا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو معاذ اللہ بُت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بُت کے چڑھاوے کی طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ اُنہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام اجل سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذالك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء فيمن دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

Marfat.com

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں راندیری جی اب سمجھے نذرِ اولیاء نذرِ فقہی نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیاء پر تصدق ہے واقول ثانیاً راندیری جی اپنے گھر کے اندر کی بھی خبر ہے تمھارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تیوہار ہولی یا دیوالی میں اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے کیوں راندیری جی اب تمھارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں تو تبرکِ مزاراتِ اولیا کو کس موںھ سے حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمھارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی نے فتاوے رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۴۵ پر لکھا۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں مسلمان سنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ذکر شہادت بروایت صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز کے شربت کے حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ دکھائی نہ دیا کیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شہادت بروایات صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت اِن باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں گمہ ہے یہ کہ دیو کے بندوں کو مہادیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذلھم اللہ تعالیٰ قال الراندیری جو شخص

صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مرد میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائے۔ اقول ارے بیدینو! صندل کے جواز اور عدم جواز پر بحث کرنے کے لیے اسقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے ۲۶۸ دوسو اڑسٹھ علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمھارے اِن کفریات پر مطلع ہو کر تمھارے کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں اُن سب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین شریف و الصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو اعقیدہ دن کے گندو ابھی تو چھندہ و صندل یا گاگر یا چادر یا عرس کو تمھیں حرام کرانے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

دیوبندیت و وہابیت کے کالے ٹیلے تو مٹا و اسکے بعد پھر جس مسئلہ پر تمھاری خواہش
ہو گی سُنّیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ و بعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھاری
دہن دوزی و سر کوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ و
السلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار و آلہ واصحابہ الاخیار
وابنہ الغوث الاعظم واولیاء امتہ الاطہار وعلینا وعلی سائر امتہ الی یوم القرار اٰمین
واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالہ بفمہ وامر برقمہ وصححہ
بقلمہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبدٌ من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء
الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد ن المدعو بحشمت علی خان
القادری الرضوی الملکھنوی غفر لہ ولابویہ ولاخویہ ولاہلہ ربہ المولی القوی بجاہ النبی والولی علیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

فتویٰ علمائے بریلی شریف

مہر

الجواب بحمدہٖ ونصلی علی رسولہ الکریم صندل چڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں
لاسکتا قائلِ جواز متمسک بالاصل ہے کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے
خالی دعویٰ کب قابلِ قبول اہلِ خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اُسے حرام بتاتا ہو
مکروہ کہتا ہے ۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اُس کی حرمت میں پیش نہیں
کی جاسکتی یونہی دعویٰ کراہت باطل کہ بتصریح علماء حکم کراہت کیلئے بھی دلیل خاص درکار
لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر
شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن و حدیث نے اس کی ممانعت
فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اُسے حرام و مکروہ بتانا نری شرادت
گڑھنا شریعت طاہرہ پر افتراء کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت
حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملٰئکۃ السمٰوات والارض
جو بے علم فتویٰ دے ملعون ملائکہ زمین و آسمان ٹھہرے تو اُس کا کیا پوچھنا جو غلط و

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ

مہر

صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب عبد العزیز غفرلہٗ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی

صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہٗ سمتی پوری لقد اصاب من احاب سردار علی غفرلہ۔

صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہ لقد اصاب من احاب فقیر تقدس علی رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذلک کذلک ابرار حسن صدیقی ذلک کذلک و انی مصدق لذلک فقیر محمد سردار احمد غفرلہٗ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالےٰ اعلم۔

فقیر محمد عبد الولی حسنی رحمانی لکھنوی عفاعنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی والاستاذی شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق و صواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے میرا کیا منھ کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں البتہ راندیری صندل نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم:- دوزخی ہو گئے تم کفر جو بانا صندل

ہے یہ شوکت و عظمت سے اٹھانا صندل ۔۔۔ باوضو تربت اقدس پہ لگانا صندل
ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت ۔۔۔ مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل
حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا ۔۔۔ ہم نے اس واسطے مندوب ہے مانا صندل

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند — مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل
دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ — اسلیے جائز و بہتر ہے پھرانا صندل
منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں — کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل
منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں — نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل
نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو — کوئی کہتا نہیں ممنوع اُٹھانا صندل
حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل — کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل
غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا — قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل
دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں — اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل
مستحب جانتے ہیں ربّ و نبی کے بندے — دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل
اولیا سے جسے نسبت ہو تبرک ہے وہ شئے — اے مسلماں تو تبرک بھی بنانا صندل
اولیا کے لیے جائز ہے شریعت میں نیاز — ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل
دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو — لاؤ ایماں تو پھر ہم کو سنانا صندل
پیر جی عرس کو جائز کہیں کافر بنے تم — دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

راندیر وڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم راندیری و احمد بزرگ راندیری و عبدالرحیم راندیری و عزیز گل کابلی و مہدی حسین شاہجہاں پوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے ملا غوث اکبر تھانوی کو مرد بناؤ۔ اسکے

Marfat.com

پاؤں کی مہندی چھڑاؤ۔ اُس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیرانِ بیشۂ سنت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر و ارتداد پر تھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہو گی تو پھر تمہیں مرد کے بچے بن کر آگے آؤ سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرہ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیو پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالۂ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم اُنھیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو ورقیاں چھ ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے تسکین بالغ کردینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمد للہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی نوری دانا پوری غفرلہٗ ذنبہٗ المعنوی و الصوری یکے از اراکینِ انجمن نوجوانانِ اہلسنت بریارنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلا شک و شبہ مزاراتِ طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے اُس طریقہ سے جو فتوائے ہیلی بھیت میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ پکا بیدین اور بلا حیا ہے۔ آپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور اس

Marfat.com

قسم کے مسائل فرعیہ پر ہنگامہ دیوبندی بیحیائی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے اپنے فتاوی مبارکہ میں ان تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔ لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انہیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فقیر محمد نور احمد قادری اسلام آبادی

الجواب صحیح
فقیر عبدالرحمن بنگالی اسلام آبادی
ساکن مہورہ

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم میکھل فقیرہاٹ اہلحضاری
چاٹگام

الجواب:۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جلانا بیشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح ہے۔ فقط
احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تتمہ

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولٰنا حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی زیدمجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کامل پہ نوازہ صندل — عزّ و توقیر ہے رازِ صندل
نفع زائر کے لئے ہم نے کیا — عطر و خوشبو سے گذا صندل
منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی — اصل اباحت میں مجاز صندل
شوخ نجدی کو سنا دو خنجر — دیکھ ظاہر ہے جواز صندل

۱۳ ھ ۵۱

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل ۔ اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل
نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے ۔ شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل
وہ گنے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار ۔ جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل
جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی ۔ اسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل
تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بن جائیں ۔ چاہیے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل
آج کل دیو کے بندوں نے یونہیں لکھا ہے ۔ مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل
جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل ۔ اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل
اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت ایسی ۔ کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہی چڑھانا صندل
کونسی آیت قرآن ہے مانع اس سے ۔ منع کب ہی یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل
یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اس کو حرام ۔ کس بنا پر نہیں جائز ہے چڑھانا صندل
کوئی بولے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے ۔ کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا ۔ شرک ہے قبر پہ گھس گھس کے چڑھانا صندل
تو بتا قادری چشتی نے سہروردی نے ۔ نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل
جسکے ناپاک دھرم میں ہے کوا بھی حلال ۔ اسکو جائز نہیں قبروں پر چڑھانا صندل
جنکے مذہب میں یہ ہے کہ خدا جھوٹا ہو ۔ اسکے دل پر تو گراں گزرتا ہے چڑھانا صندل
کہتے ہیں علم نبی کو جو ہے بہائم جیسا ۔ ان عقیدوں میں برا ہے یہ چڑھانا صندل

Marfat.com

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت
اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل

علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے
اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان
قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

اپنی رحمت کا الٰہی انہیں دے یہ صدقہ
اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل

دیو کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا
اہل سنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

تو تو ہر وقت یہ کرتا رہے اے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات و سلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک و شبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف و صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم اور آئمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کردیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران پتھر والی بلڈنگ قطب پور بازار بھڑوچ

نعیمی کتب خانہ

۵ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار، لاہور۔
فون: 042-37248927

Marfat.com